عمرہ اور حج



لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ

’’میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں،
بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں‘‘

عمرہ اور حج

عبدالرشید آرکیٹکٹ، لندن

عمرہ اور حج



لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط
اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ ط لَا شَرِیۡکَ لَکَ

’’میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں،
بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں‘‘

عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن

Email : contact.arashid@gmail.com

فہرست مضامین

پیش لفظ

حج کا جونظام سعودی حکومت نے رائج کیا ہے اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ شروع میں ہی آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ آپ کا حج پر کیا خرچ آئے گا۔ کیونکہ اس حج کے پیکیج میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سفر، رہائش اور کھانے پینے کا خرچ شامل ہے جو آپ کو پہلے ادا کرنا پڑتا ہے اس خرچ کے علاوہ آپ کو صرف ذاتی استعمال اور تحفے تحائف کے لئے رقم کی ضرورت ہوگی۔ جو آپ اپنے حالات کے مطابق انتظام کر سکتے ہیں۔

بنیادی طور پر حج ایک روحانی سفر ہے اور یہ سفر ایک بہت ہی اہم اور بلند مقام کی اہمیت کا حامل ہے آپ کو علم ہی ہے کہ جتنا بڑا انعام اور رتبہ حاصل کرنا ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ محنت درکار ہے اور بڑی بڑی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حج کا بھی یہی حال ہے۔ حج کے دوران آپ کو بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ گھنٹوں بسوں میں ہی بیٹھے رہنا پڑے گا۔ سفر کی تھکاوٹ اور بہت ساری تکالیف آئیں گی۔ صحیح رنگ میں صبر وتحمل کا امتحان ہوگا۔ لوگ مختلف مما لک سے آتے ہیں زبان اور تہذیب وعادات کا فرق۔ بعض دفعہ بدکلامی ہوجاتی ہے۔ دھکے لگتے ہیں۔ آپ کو حسن اخلاق اور عفو ودرگزر سے کام لینا ہوگا۔ تاہم گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر اتنے بڑے انسانوں کے مجمع میں (ہر سال تقریباً ۳۵ لاکھ حاجی ہوتے ہیں) ایک یا دو ناخوشگوار واقعے ہو بھی جائیں تو کوئی بات نہیں۔ ہر ایک کی نیت ٹھیک ہوتی ہے صرف خندہ پیشانی سے نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ انشاء اللہ آپ کو اس کا اجر دیگا۔ یہ ایک امتحان کا موقعہ ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس امتحان سے گزر کر ایک نیک انسان کے رنگ میں باہر آئیں گے۔

جب میں حج کے جانے سے پہلے کتابوں کا مطالعہ کر رہا تھا تو ایک کتاب میں بڑے دلچسپ انداز میں مصنف نے حج کے مراحل کو بیان کیا تھا۔ انہوں نے لکھا کہ گھر سے غسل کر کے روانہ ہونا مردہ کو غسل دینے کے مترادف ہے۔ احرام کا باندھنا کفن کے برابر ہے۔ رشتہ دار جب حج کے لئے الوداع کہنے کے لئے آتے ہیں تو آپ کا جنازہ چھوڑنے کے مترادف ہے۔ ہوائی جہاز کا سفر قبر کا

سفر ہے۔حج کے بعد کسٹم میں سے گزر کر جانا قیامت کے دِن حساب کتاب ہے۔حج سے واپسی رشتہ داروں کا خوشی منانا اس کے مساوی ہے کہ خدا نے آپ کو دوبارہ جنم دیا ہے اور آپ ایک بچے کی طرح اپنے گناہوں سے بالکل پاک ہوکر واپس لوٹے ہیں۔خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ جب حج سے واپس آئیں تو خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحیح رنگ میں اسلامی اصولوں کے مطابق آپ کو بقایا زندگی گزارنے کی توفیق دے۔آمین

جب خاکسار کو حج کا ویزہ مل گیا تو عمرہ اور حج کے متعلق ایک دو کتابچے گھر میں موجود تھے۔ان کو پڑھا ایک دونئی کتابیں پاکستان سے منگوائیں۔اس کتاب کا حج کے متعلق اپنا ہی ایک مختلف انداز تھا اور یہ پتہ کرنا بہت مشکل ہوگیا تھا کہ کس کتاب سے رہنمائی لی جائے۔جب خاکسار حج ادا کر کے واپس آیا تو ارادہ کیا کہ حج کے متعلق ایک ایسا کتابچہ تشکیل دوں جو صرف عمرہ اور حج کے متعلق بنیادی معلومات دے۔کیونکہ حاجیوں کے پاس فلاسفی اور تاریخی باتوں کو پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔ اور یہ کتاب حاجیوں کی آسان اور سادہ رنگ میں رہنمائی کر سکے، یہ حقیر کوشش اسی سمت میں ایک قدم ہے۔سورۃ فاتحہ اور درود شریف کا ورد سے بہتر کوئی دُعا نہیں۔اور یا پھر اپنی مادری زبان میں قلبی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے روتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں مانگتے رہیں۔

قیام مکہ اور مدینہ کے ایام میری زندگی کے بہترین ایام تھے۔وہاں کوئی بھی چیز ایسی نظر نہیں آئی جسے دیکھ کر قلب میں ایک خاص کیفیت پیدا نہ ہوئی ہو۔خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت وجلال کے نشان مجھے نظر آتے تھے۔میں بیت الحرام مین بیٹھ کر جب کعبۃ اللہ کو دیکھتا اور مدینہ منور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف پر نظر ڈالتا تو اس زمانہ کی گزری ہوئی تاریخ میری آنکھوں کے سامنے آجاتی۔یہی وہ مقام ہیں جن کو دیکھ کر بار بار وہاں جانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

خاکسار کی اہلیہ حلیمہ رشید صاحبہ (M.A. History) بھی حج کے دوران خاکسار کے ہمراہ تھیں، اس مسودہ کے تیار کرنے میں ان کی مدد کا مشکور ہوں۔دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کوشش کو قبول فرمائے۔آمین

عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن۔۱۴ اگست ۲۰۱۶

تاریخ کعبہ

کعبہ کی تعمیر کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں۔فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی قبل کعبہ کی تعمیر ہوئی۔کرۂ عرض پر یہ سب سے پہلی عمارت ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے قائم کی گئی۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (آل عمران آیت 97.98)

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾

’’بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور ہدایت تمام جہاں کے لئے۔اس میں کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم اور جو اس میں داخل ہوا وہ مامون ہے اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔خانہ کعبہ کا حج کرنا جو اس گھر تک آنے کی قدرت رکھتا ہو۔ پھر جو کفر کرے (یعنی قدرت کے باوجود نہ آئے) تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔‘‘

حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر طوفان نوح تک وقتاً فوقتاً حسبِ ضرورت کعبہ کی مرمت ہوتی رہی۔لیکن طوفان نوح میں یہ عمارت غرق ہوگئی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تیسری بار حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ملنے وادی بکہ میں آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا ہے۔تم بھی میری مدد کرو۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹے نے مل کر اس کی تعمیر کی۔اور اسماعیل پتھر لاتے اور ابراہیم علیہ السلام پتھروں کو قرینے سے جماتے جاتے تھے۔انہوں نے کعبہ شریف کا ایک دروازہ مشرق اور دوسرا مغرب جانب رکھا۔تا کہ ایک دروازہ سے لوگ اندر داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائیں۔ان دروازوں کی دہلیزیں زمین کے برابر تھیں۔قرآن کریم میں اس کا ذکر سورۂ البقرہ آیت ۱۲۷ میں اس طرح ملتا ہے:

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

(البقرہ آیت 128)

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اُٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیلؑ بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے) کہ اے ہمارے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی (ہے جو) بہت سُننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں کعبہ کے ابتدائی آثار تو مٹ چکے تھے۔ مگر فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ مقام بتا دیا تھا جہاں تعمیر ہوئی تھی۔ ہزاروں سالوں کے حوادث نے اس کو بے نشان کر دیا تھا۔ البتہ اب وہ ایک ٹیلہ یا ابھری ہوئی زمین کی شکل میں موجود تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے اس کو کھودنا شروع کیا۔ تو سابقہ بنیادیں نظر آنے لگیں۔ انہوں نے انہیں بنیادوں پر از سرنو بیت اللہ کی تعمیر کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر ثانی سے فارغ ہوئے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۙ﴿۲۷﴾ (الحج آیت: 28.27)

اور (یاد کر) جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقعہ دیا (اور کہا) کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر۔ اور تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس لایا کریں پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہوگئی ہو۔ (ایسی سواریاں) دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔

مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ

(میری آواز نہیں پہنچے گی۔) فرمایا:

عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر پکارا۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ بَنٰی لَكُمْ بَیْتًا وَ كَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ۔

اے لوگو! تحقیق۔ ''تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے گھر بنایا
اور تم پر حج فرض کیا۔ پس خدا کے حکم کی تعمیل کرو''

یہ پتھر آج تک موجود ہے اور مقامِ ابراہیم کہلاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت جب مرورِ ایام سے ضائع ہوگئی تو تیسری بار بنی جرہم نے جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے سسرال سے تعلق رکھتے تھے اس کو ازسرِ نو تعمیر کیا۔ چوتھی بار اسے عمالقہ نے جو مصر اور شام کا بادشاہ تھا بنایا۔ پانچویں مرتبہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بعثت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کا کچھ حصہ آگ سے جل جانے پر اہل مکہ نے اپنی طرف پر اس کی تعمیر کا انتظام کیا۔ اس موقعہ پر رفعِ نازع کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر تمام قبائل کے نمائندوں نے اُٹھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے دیوار میں رکھ دیا۔ قریش نے جو تعمیر کی۔ اس میں حطیم کو خانہ کعبہ کی عمارت سے باہر کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں یہ تمنا ظاہر فرمائی تھی کہ اگر وہ آئندہ سال زندہ رہے تو کعبۃ اللہ کو ازسرِ نو حضرت ابراہیمؑ کی بنیاد پر تعمیر فرمائیں گے۔ اور جو حصہ کفارِ قریش نے کعبہ سے باہر چھوڑ دیا ہے اس کو بھی خانہ کعبہ میں شامل کر لیا جائے گا۔ مگر بقضائے الٰہی آئندہ سال حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وصال فرما گئے۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب وہ ۶۴ھ میں امیر المؤمنین منتخب ہوئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش

کے مطابق کعبہ کو قدیم ابراہیمی طرز پر تعمیر کرادیا۔لیکن جب حجاج بن یوسف نے لشکر کشی کر کے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا تو اس نے ان کی بنائی ہوئی عمارت کو ناپسند کرتے ہوئے حطیم کی طرف کی دیوار کو شہید کر کے قریش ہی کی بنیاد پر عمارت قائم کر دی۔

جب گیارھویں صدی ہجری میں یہ عمارت بھی سیلاب سے خستہ ہو گئی۔تو سلطان مراد علیہ الرحمۃ اللہ نے ۱۰۴۰ھ میں خاص اہتمام سے اس کو ازسرِ نو اُنہی قریش والی بنیادوں پر تعمیر کیا۔ جو آج تک اُسی صورت میں موجود ہے۔موجود عمارت کالے رنگ کے بڑے بڑے پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔اس کی کرسی مسجد کے صحت سے چھ فٹ اونچی ہے۔عرض تقریباً ۵۵ فٹ لمبائی، ۳۳ فٹ چوڑائی اور تقریباً ۴۵ فٹ اونچائی ہے۔مشرقی دیوار میں حجراسود والے کونے سے تقریباً دو گز ہٹ کر سونے کا بنا ہوا دروازہ ہے۔اس عمارت کے اردگرد نماز کے لئے صفیں دائرے کی شکل میں بنائی جاتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جس بارے میں کوئی حکم الٰہی موجود نہ ہوتا اس میں اہلِ کتاب سے موافقت فرماتے۔نماز آغازِ نبوت ہی میں فرض ہو چکی تھی۔مگر قبلہ کے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہوا تھا۔اس لئے مکہ ۱۳ سالہ اقامت کے عرصہ میں بیت المقدس ہی کو قبلہ بنائے رکھا۔ مدینہ میں پہنچ کر بھی یہی عمل رہا۔مگر ہجرت کے دوسرے سال کعبہ کو قبلہ بنانے کے متعلق حکم الٰہی نازل ہوا۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ

بے شک ہم آپ کا (بیت المقدس کے قبلہ ہونے کے ایام میں کعبہ قبلہ مقرر ہونے کے لئے)

آسمان کی طرف منہ کر کے دیکھ رہے ہیں اور جو قبلہ (کعبہ) آپ کو پسند ہے، وہی مقرر کر دیں گے۔ سو اب نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کر لیا کیجئے۔ اور سب مسلمان بھی جہاں کہیں ہوں، اُسی کی طرف منہ کر لیا کریں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل کتاب یقیناً جانتے ہیں کہ تحویل قبلہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حق ہے اللہ کی طرف سے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

یہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلی منشا کے مطابق تھا۔ آپ دِل سے چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا قبلہ وہ مسجد بنائی جائے جس کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جسے مکعّب شکل کی عمارت ہونے کی وجہ سے کعبہ اور صرف عبادت کے لئے بنائے جانے کی وجہ سے بیت اللہ اور عظمت وحُرمت کی وجہ سے مسجد الحرام کہا جاتا ہے۔

۶ ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک خواب مسلمانوں کو سنایا اور فرمایا۔ ''میں نے دیکھا۔'' گویا میں اور مسلمان مکہ پہنچ گئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔'' مسلمانوں نے جو کعبہ کے طواف کے لئے بے قرار تھے۔ اسی سال رسولِ خدا کو سفرِ مکہ کے لئے آمادہ کر لیا۔ مدینہ سے چلتے وقت مسلمانوں نے کوئی سامانِ جنگ ساتھ نہ لیا۔ صرف قربانی کیلئے اونٹ لئے اور سفر بھی ذیقعدہ کے مہینے میں کیا۔ اس مہینے میں عرب قدیم رواج کے مطابق ہرگز جنگ نہ کیا کرتے تھے اور دشمن کو بھی بلا روک ٹوک مکہ میں آنے کی اجازت ہوتی تھی۔ جب مکہ ۱۹ میل رہ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ حدیبیہ سے قریش کو اپنے آنے کی اطلاع بھیجی اور آگے بڑھنے کی اجازت چاہی۔

حضرت عثمان غنی ذُوالنورینؓ سفیر بنا کر بھیجے گئے۔ ان کی واپسی میں تاخیر ہوئی تو مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ قریش نے حضرت عثمان غنیؓ کو شہید یا قید کر دیا ہے۔ اس پر رسولِ خُدا نے اس بے سروسامان جمعیت سے جان نثاری کی بیعت لی کہ اگر لڑنا پڑا تو ثابت قدم رہیں گے۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سو تھی۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کا اس طرح ذکر ہے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۝ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ط

کچھ شک نہیں کہ جب مسلمان مقام حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعتِ جہاد کررہے تھے۔ اللہ ان سے بہت راضی ہوا۔ اوران کی حسنِ نیت اور خلوص وحب اسلام کو معلوم کر کے ان کے دلوں میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں پر اطمینان دلا دیا اوراس کے بعد فوراً ہی انہیں خیبر کے یہودیوں پر فتح دے دی۔

اس بیعت کا حال سُن کر قریش ڈر گئے اور صلح پر آمادہ ہوگئے۔ معاہدہ صلح کی ایک شرط کی رو سے مسلمانوں کو دوسرے سال ۷ھ میں مکہ پہنچ کر عمرہ کرنے کا حق دیا گیا۔ اس لئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سال ۷ھ دو ہزار صحابہ کو لے کر مکہ پہنچے اور عمرہ کے لئے تین دِن تک مکہ میں رہے اور پھر سارے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

حج کی فرضیت

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

اور اللہ کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے۔ بشرطیکہ وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو۔

(آل عمران:98)

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔ جو ۹ھ میں فرض ہوا۔ اسی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو امیر الحاج بنایا اور تین سو صحابہؓ کو ان کے ہمراہ کیا۔ تا کہ سب کو حج کروائیں۔ ان کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کو روانہ کیا کہ وہ سورۂ آل عمران کا اعلان کریں۔ ابو بکر صدیقؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور علی مرتضیٰؓ نے سورۂ آل عمران کی پہلی چالیس آیتوں کو مع ان احکام کے پڑھ کر سُنایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۱۰ھ میں رسول خدا نے حج کا ارادہ فرمایا۔ جملہ اطراف میں اطلاع بھیج دی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے جانے والے ہیں۔ اس اطلاع کے بعد انبوہ در انبوہ خلقت مدینہ طیبہ میں جمع ہوگئی۔ اس جمِ غفیر میں ہر درجہ و ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

۲۶/ذیقعدہ ۱۰ھ شنبہ کا دِن تھا۔ حضور ﷺ نے ظہر کی نماز مدینہ شریف میں ادا کی۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ارکانِ حج تعلیم فرمائے۔ نمازِ ظہر کے بعد آپ نے سر میں تیل ڈالا۔ کنگھا کیا۔ چادر اوڑھی اور سفر کو روانہ ہوئے۔ گویا ظہر اور عصر کے درمیان سفر کیا۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نماز قصر کر کے پڑھی شب کو وہاں قیام فرمایا۔ یہاں آپ نے پانچ نمازیں ادا کیں۔ یعنی عصر، مغرب، عشاء اور دوسرے دِن کی نماز فجر اور ظہر۔ صبح کو آپ نے خطمی اور اُشنان (ایک قسم کی گھاس) سے غسل کیا۔ حضرت عائشہؓ خوشبو لائیں۔ جس میں مشک ملا ہوا تھا۔ یہ خوشبو آپ ﷺ کے بدن اور سر مبارک پر ملی گئی۔ غسل کے بعد تہمند باندھا اور چادر اوڑھی۔ یہ عمل ظُہر کے بعد ہوا۔ اِحرام باندھنے کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوئے تو سب سے پہلے تلبیہ پڑھا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

میں حاضر ہوں۔ سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں اور ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

کا ترانہ بلند کیا۔ دوسری مرتبہ اس وقت لبیک کہی جب اونٹنی کھڑی ہوگئی اور آپ روانہ ہو گئے اس کے بعد جب آپ بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو لبیک کہی۔ جب مکہ معظّمہ کے قریب پہنچے تو وادی طویٰ میں قیام فرمایا۔ یہ یک شنبہ کی شب اور ذی الحجہ کی تین تاریخ تھی۔ دوسرے روز صبح کی نماز ادا فرما کر غسل کیا اور بالائے مکہ سے اس سارے ہجوم کو لے کر مکہ شریف میں داخل ہوئے۔ اب آفتاب نکلے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔ آپ دروازہ بنی شیبہ پر پہنچے اور جب آپ کی نظر کعبہ شریف پر

پڑی تو آپ نے تکبیر اور یہ دُعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰھُمَّ زَدْ بَيْتَكَ ھٰذَا تَعظِيماً وَ تَشْرِيفاً وَ زِدْ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ وَ تَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجَّتِهٖ وَ عُمْرَتِهٖ

اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! اب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرمادے۔ اے ہمارے رب! تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے۔ اے جلال اور بزرگی کے مالک! اے اللہ اپنے اس گھر کی موجودہ عظمت وشرافت اور رعب کو اور زیادہ کر اور اس کی تعظیم اور بزرگی کو حج اور عمرہ سے زیادہ بڑھا۔

جب مسجد کے اندر داخل ہوئے تو سیدھے کعبہ شریف کی طرف تشریف لے گئے اور حجر اسود کے مقابل آئے تو سلام کیا۔ مگر ہاتھوں کو نہ اٹھایا اور روز روشن میں کعبۃ اللہ کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ کے جلال کو آشکار فرمایا۔ طواف شروع کرتے وقت خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف تھا۔ دورانِ طواف میں حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان فرمایا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! دے ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

آپ ﷺ اوّل کے تین چکروں میں جلدی چلے اور پاؤں کو نزدیک نزدیک رکھا۔ جیسا کہ پہلوان چلا کرتے ہیں۔ اور رِدائے مبارک کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا (یعنی داہنا کندھا کھلا رکھا) باقی چار چکروں میں آہستہ چلے اور ہر بار حجرِ اسود کے مقابل آکر بوجہ کثرتِ ہجوم اس لکڑی سے جو دست مبارک میں تھی، حجراسود کی طرف اشارہ کرتے اور اس کو چوم لیتے (وہ لکڑی ایک عصا تھا، جس کا سرا اوپر سے مڑا ہوا تھا) حجراسود کو بوسہ دیتے تو لب مبارک کو اس پر رکھتے۔ احادیث میں آیا ہے کہ کبھی اپنے لبوں کو اس پر رکھتے اور کبھی دستِ مبارک کو اس پر رکھتے اور پھر ہاتھوں کو چومتے اور اِستلام کے وقت اللہ اکبر فرماتے اور کبھی حجر اسود پر پیشانی بھی رکھتے اور اس پر سجدہ کر کے بوسہ دیتے۔

طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقامِ ابراہیم پر یہ پڑھتے ہوئے تشریف لائے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

اور (حکم دیا) کہ بنالو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز

اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں **قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ** اور دوسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد** پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حجراسود کی طرف تشریف لائے اور استلام کیا۔ زیارت کعبۃ اللہ سے فارغ ہو کر صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے۔ ان کی چوٹیوں پر چڑھ کر اور کعبہ کی طرف رُخ کر کے یہ کلمات پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

’’کوئی معبود نہیں سوائے ایک اللہ کے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا

کیا۔اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمن جتھوں کو خودا کیلئے ہی نے شکست دی۔''

اور ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی فرمائی۔آٹھویں ذی الحجہ کو قیام گاہِ مکہ سے روانہ ہو کر منیٰ ٹھہرے۔ظہر،عصر،مغرب،عشااور صبح کی نمازیں منیٰ میں ادافرمائیں۔

نویں ذی الحجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ آفتاب کے بعد وادی نمرہ میں آکر اترے۔اس وادی کے ایک جانب عرفات اور دوسری جانب مزدلفہ ہے۔دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات میں تشریف لائے۔تمام میدان لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک شخص تکبیر وتہلیل تمجید و تقدیس میں مصروف تھا۔اس قت ایک لاکھ چوالیس ہزار (یا چوبیس ہزار) کا مجمع احکام الٰہی کی تعمیل کے لئے ہمہ تن حاضر تھا۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر چڑھ کر اور قضواء نامی ایک اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ کا آغاز فرمایا۔

خطبۂ حجۃ الوداع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات کے ایک طرف پہاڑی پر چڑھ کر ایک اونٹنی پر سوار ہو کر جو تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا:۔

أيها الناس اسمعوا قولي، فإني لا أدري لعلي لا ألقاكم بعد عامي هذا بهذا الموقف أبدا ، أيها الناس إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام إلى أن تلقوا ربكم كحرمة يومكم هذا ، وكحرمة شهركم هذا ، وإنكم ستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم وقد بلغت، فمن كان عنده أمانة فليؤدها إلى من ائتمنه عليها ، وإن كل ربا موضوع ولكن لكم رءوس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون . قضى الله أنه لا ربا ، وإن ربا عباس بن عبد المطلب

موضوع كله وأن كل دم كان فى الجاهلية موضوع وإن أول دمائكم أضع دم ابن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب، وكان مسترضعا فى بنى ليث فقتلته هذيل فهو أول ما أبدأ به من دماء الجاهلية . أما بعد أيها الناس فإن الشيطان قد يئس من أن يعبد بأرضكم هذه أبدا ، ولكنه إن يطع فيما سوى ذلك فقد رضى به بما تحقرون من أعمالكم فاحذروه على دينكم أيها الناس إن النسىء زيادة فى الكفر يضل به الذين كفروا ، يحلونه عاما ويحرمونه عاما ، ليواطئوا عدة ما حرم الله فيحلوا ما حرم الله ويحرموا ما أحل الله . إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والأرض وإن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا ، منها أربعة حرم ثلاثة متوالية ورجب مضر ، الذى بين جمادى وشعبان . أما بعد أيها الناس ، فإن لكم على نسائكم حقا ، ولهن عليكم حقا ، لكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه وعليهن أن لا يأتين بفاحشة مبينة فإن فعلن فإن الله قد أذن لكم أن تهجروهن فى المضاجع وتضربوهن ضربا غير مبرح فإن انتهين فلهن رزقهن

وكسوتهن بالمعروف واستوصوا بالنساء خيرا ، فإنهن عندكم عوان لا يملكن لأنفسهن شيئا ، وإنكم إنما أخذتموهن بأمانة الله واستحللتم فروجهن بكلمات الله فاعقلوا أيها الناس قولي ، فإني قد بلغت ، وقد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبدا ، أمرا بينا ، كتاب الله وسنة نبيه . أيها الناس اسمعوا قولي واعقلوه تعلمن أن كل مسلم أخ للمسلم وأن المسلمين إخوة فلا يحل لامرء من أخيه إلا ما أعطاه عن طيب نفس منه فلا تظلمن أنفسكم اللهم هل بلغت ؟ فذكر لي أن الناس قالوا : اللهم نعم فقال رسول "الله صلى الله عليه وسلم " اللهم اشهد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کا اردو ترجمہ

’’لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہو نگے ۔لوگو! تمہارے خون،تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دِن کی ، اس شہر کی ، اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائیگا۔خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں ۔ جاہلیت کے قتل وخون ریزی کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں ۔ پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے۔یعنی ابن ربیعۃ

بن الحارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا۔ میں چھوڑتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانہ کا سود ملیا میٹ کر دیا گیا۔ پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے۔ وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ خدا کا حج بجالاؤ۔ اور تم میں سے جو صاحب امر ہوں۔ ان کی اطاعت کرو۔ جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کی فردوسِ بریں میں داخل ہوگے۔ لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائیگا۔ مجھے ذرا بتادو کہ تم کیا جواب دوگے؟ سب نے کہا کہ ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچادیئے۔ آپ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے ہم کو کھوٹے کھرے کی اچھی طرح پہچان کرادی۔ (اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ کو اُٹھایا) آسمان کی طرف انگلی اُٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے (فرماتے تھے) اے خُدا! سُن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں)۔ اے خُدا گواہ رہنا (کہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے خداوند! شاہد رہ (کہ یہ سب کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں)۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ سب باتیں ان لوگوں کو پہنچا دینا جو اس وقت یہاں موجود نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی جگہ یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ آیت:4)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے اسلام کا دین پسند فرمایا۔

اس کے بعد حضور اونٹنی سے اُترے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اذان دو۔ اذان دی گئی اور آپ نے نمازِ ظہر وعصر ملا کر قصر کے ساتھ پڑھائی۔ اور جو اہل مکہ آپ کے ساتھ آئے تھے ۔ انہوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز قصر ہی پڑھی ۔ نماز سے فارغ ہو کر قصواء (حضور کی اونٹنی) پر سوار ہوئے اور میدانِ عرفات میں آئے ۔ وہاں دامنِ کوہ میں بڑے بڑے پتھروں پر روبقبلہ اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور دعا وزاری شروع کی ۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا جس جگہ ہم کھڑے ہیں یہی جگہ مخصوص نہیں ہے ۔ جہاں چاہئے کھڑے ہو۔ عرفات میں آپ دُعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اُٹھاتے تھے اور اس طرح دعا مانگتے تھے جیسے کوئی مسکین روٹی طلب کرتا ہے۔

جب غروب آفتاب پر آپ روانہ ہوئے تو اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قصوا کے پیچھے سوار کیا اور اونٹنی کی مہار اتنی کھینچے رہے کہ اس کا سر زمین سے لگتا تھا اور راستہ میں فرماتے تھے کہ اے لوگو! آہستہ چلو۔ دوڑنا ٹھیک نہیں اور بھاگ دوڑ پرہیزگاری کے خلاف ہے۔

جس طرح آپ عید گاہ جاتے وقت ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے ۔ یہاں سے واپسی پر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی طریقہ اختیار کیا۔ راستہ میں کسی جگہ جب میدان آجاتا تھا تو اونٹنی کو کسی قدر تیز کر لیتے تھے اور راستہ میں تلبیہ فرماتے تھے۔ اثناء راہ میں حضور نے وضو کیا تو اُسامہ نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز پڑھیں گے؟

تو فرمایا: **اَلصَّلوٰۃ اَمَامَکَ** نماز آگے ہے۔ پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچے۔ پھر وضو فرمایا اذان کہی گئی اور اسباب اتارنے اور اقامت کرنے سے پہلے مغرب ادا کی اور اسباب اتار کر دوسری اقامت کہی گئی اور عشاء کی نماز بھی پڑھی گئی ۔ نمازِ عشا کی اذان نہیں کہی۔ نماز مغرب اور عشا کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور وہیں آرام کیا۔ اس کے بعد تہجد کی کوئی نماز نہیں پڑھی ۔ صبح ہونے پر نماز صبح اوّل وقت پڑھی۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مشعر الحرام میں آئے (مشعر الحرام وہ جگہ ہے جہاں اب ایک گنبد بنا ہوا ہے) اور وہاں قیام فرمایا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور دُعا وتضرع وزاری میں مشغول ہوئے اور تکبیر وتہلیل اور ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکلنے کے قریب ہوا تو قصویٰ پر سوار ہوئے اور آپ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور اسامہ بن زیدؓ قریش کے ساتھ پیدل چلے۔ فضلؓ سے راستہ میں فرمایا کہ رمی کے واسطے کنکریاں چُن لو۔ انہوں نے سات کنکریاں چُن کر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے ان کی گرد جھاڑی اور فرمایا:

اَمۡثَالَ هٰٓؤُلَآءِ فَارۡمُوۡا وَاِيَّاكُمۡ وَالۡغُلُوَّ فِى الدِّيۡنِ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنۡ كَانَ قَبۡلَكُمۡ بِالۡغُلُوِّ فِى الدِّيۡنِ۔

ایسی ہی کنکریاں پھینکا کرو اور بچتے رہو دین میں لغو کام سے۔ تم سے پہلے لوگ دین میں لغو کام کرنے سے ہلاک ہو گئے۔ منیٰ پہنچے تو وادی کے نشیب میں جمرۃ العقبہ کی رمی کے واسطے کھڑے ہوئے۔ اس طرح شہر منیٰ دائیں طرف رہا اور مکہ شریف بائیں جانب۔ تو آپ نے سواری پر سے ایک ایک کر کے کنکریاں جمرہ پر ماریں۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھتے تھے۔ پہلے کنکری پر تلبیہ موقوف کر دی۔ اس وقت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زیدؓ بھی ساتھ تھے۔ ایک اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے اور دوسرا چھتری لگائے ہوئے تھا۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ پڑھا تمام لوگوں کو آپ کی آواز خیموں کے اندر تک پہنچتی تھی اور یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا۔ اس خطبہ میں آپ نے نحر (قربانی) کے دن کا حال بیان فرمایا اور اس دِن کی فضیلت بتائی اور فرمایا کہ حج کے ارکان سیکھ لو، شاید میں دوسری بار حج نہ کر سکوں اور فرمایا کہ جو کچھ کتاب اللہ میں لکھا ہے وہ سب مانو۔

آپ نے مہاجرین و انصار کو طلب کیا اور فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ اور فرمایا۔ ''جان لو کہ جو شخص گناہ کرتا ہے اس کی جواب دہی اسی کے ذمے ہے۔ اور فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں۔ وہ غیر حاضر لوگوں کو بھی احکام بتا دیں۔''

ذبح گاہ

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ذبح گاہ پر آئے۔(یہ جگہ بھی وہیں قریب ہی ہے)وہاں ایک سو اونٹ ٹانگیں باندھے کھڑے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے تریسٹھ اونٹ ذبح فرمائے۔باقی کے اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح کئے۔آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ گوشت اور کھال اور جھول کو مسکینوں میں تقسیم کردو اور قصائی کو اس میں سے کچھ نہ دینا۔اس کو علیحدہ اُجرت دی جائے گی۔

جب قربانی سے فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باآواز بلند کہا:

مِنیٰ کُلُّهَا مَنْحَرٌ وَفِجَاجُ مَكَّةَ كُلُّهَا مَنْحَرٌ

وادی منیٰ سب قربان گاہ ہے۔مکہ کے تمام راستے قربان گاہ ہیں

اس کے بعد حجام کو بلا کر سر مبارک منڈوایا۔معمر بن عبداللہ بن فضلہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حجامت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْمَرُ اَمْكَنَكَ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ شُحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ يَدِكَ الْمُوْسىٰ فَقَالَ مَعْمَرُ اِنَّ ذٰلِكَ لِمَنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيَّ

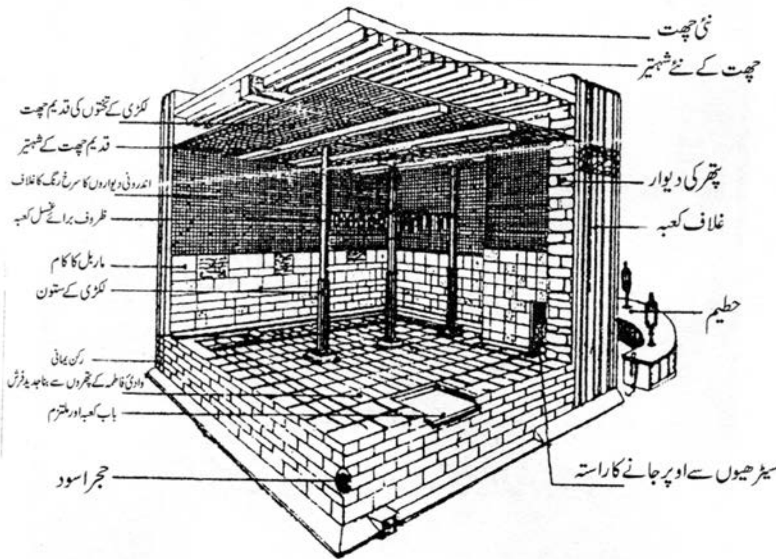
(اے معمر! اختیار دیا تجھ کو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کی لَو کے درمیان کا اور تیرے ہاتھ میں اُسترا ہے پس کہا معمر نے یہ خدا تعالیٰ کی نعمت ہے مجھ پر)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کو اشارہ کیا کہ داہنی طرف سے مونڈنا شروع کرے۔جب اس سے فارغ ہوئے تو ناخن ترشوائے۔اس کے بعد زوال سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ گئے اور طوافِ زیارت کیا۔طواف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر کیا(بعض کا خیال ہے کہ بوجہ کثرتِ ازدحام ایسا کیا گیا۔تاکہ سب آپؐ کو دیکھ سکیں اور طواف سیکھیں۔اور بعض کہتے ہیں کہ پائے مبارک میں زخم تھا اور ضرورتاً سواری پر طواف کیا۔

اس کے بعد چاہِ زمزم پر آئے۔حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد زمزم کا پانی کھینچتے تھے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگوں کا ہجوم بہت ہو جائے گا تو میں خود پانی کھینچتا۔پھر ایک ڈول پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے لایا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔تاکہ سب دیکھ سکیں۔پھر اسی وقت منیٰ تشریف لے گئے۔اور نماز ظہر وہاں ادا کی مگر جابرؓ اور حضرت عائشہؓ کی اس روایت کو ترجیح دی جاتی ہے کہ نماز ظہر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ شریف ہی میں ادا فرمائی۔رات کو

منیٰ میں قیام کیا اور آفتاب ڈھلتے ہی نماز ظہر پڑھنے سے پہلے جمرۂ اوّل کی طرف آئے۔ یعنی اس جمرہ کے پاس جو مسجد خیف کے نزدیک ہے۔ اور اس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ایک طرف کو کئی قدم گئے اور مکانِ سہل تک پہنچے اور قبلہ رو ہو کر دُعا کی اور اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھ سکتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرے جمرہ کی طرف آئے اور اسی طرح رمی کی۔ اور اسی طرح کھڑے ہو کر دُعا کی اور اتنی ہی دیر قیام کیا۔ اس کے بعد جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور جمرہ کے برابر کھڑے ہو کر رمی کی۔ اس طور پر کہ منیٰ کا بازار دائیں طرف اور مکہ شریف بائیں طرف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ قیام نہ فرمایا۔ منیٰ میں تین دِن قیام کیا اور کچھ حصہ چوتھے روز بھی ہے۔ یعنی ہفتہ اتوار اور پیر۔ منگل کو بعد ظہر رمی کی اور وادی محصّب میں ٹھہرتے ہوئے مکہ شریف کو روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر طوافِ الوداع کیا اور اس طواف میں رمل نہ کیا۔ اب حج کے ارکان ختم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے بعد نماز فجر کعبہ شریف کے قریب پڑھی اور اس نماز میں سورۂ الطّور پڑھی۔ پھر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔



اندرونی حصہ کعبہ

حج پر جانے والوں کے لئے مشورے اور معلومات

۱۔لاکھوں کی تعداد میں حاجی ہوتے ہیں ۔موسم خشک ہوتا ہے ۔اس لئے کھانسی کی عام شکایت ہوجاتی ہے۔آپ حج پر روانہ ہونے سے پہلے کافی مقدار میں کھانسی کی گولیاں اور شربت کا انتظام کر لیں۔

۲۔عام چائے کی بجائے لیمن کی چائے میں شہد ملا کر پیجئے ۔ٹھنڈا پانی یا کوک ،پیپسی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

۳۔ حج کے دوران تھکاوٹ بہت ہوجاتی ہے۔اپنے ساتھ PARACETAMOL اور ASPRINE کی گولیاں کافی تعداد میں رکھ لیں۔

۴۔اگر آپ بلڈ پریشر یا شوگر کے لئے دوائی کا استعمال کرتے ہیں تو زائد مقدار میں رکھ لیں مکہ اور مدینہ میں ادویات بہت ہی مہنگی ہیں اور دوسرے اس کمپنی کی دوائی جو آپ ساتھ لائے ہیں وہاں آپ کو نہیں ملیں گی۔

۵۔مکہ تک پہنچنے کے لئے جن اشیاء کی آپ کو ضرورت ہے وہ ضرور اپنے ملک سے خرید کر چلیں ۔ بقایا چیزیں مکہ میں جا کر خریدی جا سکتی ہیں ۔کیونکہ مکہ میں چیزیں سستی ہیں۔جیسے دو احرام خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے ایک مکہ میں جا کر خریدا جا سکتا ہے۔

۶۔جدہ پہنچنے پر آپ کے گروپ لیڈر آپ سے پاسپورٹ لے لیں گے۔حج سے فارغ ہو کر جدہ میں ہی آپ کو واپس دیں گے۔اس پر فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۷۔مکہ پہنچتے ہی ان چیزوں کا خاص خیال رکھیں:

i۔ہوٹل یا ٹھہرنے والی جگہ کا پتہ اور ٹیلیفون نمبر نوٹ کر لیں۔

ii۔مکہ پہنچنے پر انتظامیہ آپ کے بازو میں ایک ٹیگ لگا دے گی۔اس کو نہ اُتاریں۔کیونکہ آپ کے گم ہونے کی صورت میں اگر آپ کسی پولیس آفیسر کو یہ ٹیگ دکھائیں گے تو تب ہی وہ آپ کو آپ کے ہوٹل میں پہنچا دے گا۔ورنہ بہت ہی مشکل ہوگی۔ بلکہ ناممکن ہوگا۔اس لئے آپ اس ٹیگ کو بالکل اُتارنے کی کوشش نہ کریں۔یہ ٹیگ computerised ہوتا ہے۔

iii۔طواف پر جانے سے پہلے مسجد الحرام میں ایک ایسی جگہ مقرر کر لیں جہاں آپ اگر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو مل سکیں۔اس کو معمولی بات نہ سمجھیں یہ بہت اہم ہے۔اتنے بڑے ہجوم میں ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بہت آسان ہے۔لیکن اگر آپ کے ملنے کی ایک جگہ مقرر ہوگی تو دونوں فریق کے لئے پریشانی نہ ہوگی۔اور آپ ایک دوسرے سے دوبارہ مل جائیں گے۔ مسجد الحرام کے چار گیٹ ہیں۔ان میں سے ایک مقرر کیا جاسکتا ہے۔یا باہر ٹاور کلاک ہے، وہاں بھی آپ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔پھر کعبہ کے اندر کوئی جگہ مقرر کی جاسکتی ہے۔وہاں چار مختلف رنگ کے دروازے ہیں۔سفید، نیلا، سبز اور سُرمئی۔ان میں سے کسی ایک پر آپ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر آپ کا ساتھی آپ سے جدا ہو گیا ہے تو آپ وہاں مقررہ جگہ پر برابر کھڑے رہیں۔تھوڑی دیر کے بعد ادھر اُدھر نہ چل پڑیں۔اس طرح ایک دوسرے کو ڈھونڈنے میں مشکل ہوگی۔بلکہ ناممکن ہوگا۔

۸۔بیماری کی صورت میں آپ کو فوراً میڈیکل سینٹر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔مسجد الحرام میں 18 ایسے سینٹر ہیں ان کا جاتے ہی پتہ کر لیں۔وہ عام طور پر نظر نہیں آتے۔اور ان میں اکثر Nurses ایشیاء سے تعلق رکھتی ہیں اور بہت ہمدردی سے پیش آتی ہیں۔

۹۔طواف کرنے سے پہلے Toilets کی پوزیشن کا پتہ کریں۔خاص طور پر عورتوں کو ان کا پتہ رکھنا بہت ضروری ہے۔

۱۰۔اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو فوری طور پر گم شدہ ادارے سے رابطہ کریں۔

۱۱۔سفر کے وقت جدہ سے مکہ۔مکہ سے مدینہ اور پھر دوسری جگہوں پر جانے کے لئے آپ کو بسوں سے سفر کرنا ہوگا۔آپ کا سامان بسوں پر رکھنے کے لئے لوگ مقرر ہوتے ہیں۔لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ بسوں کے اندر بیٹھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کا سامان اس بس کے اوپر رکھ دیا گیا ہے ورنہ گم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

۱۲۔منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں Toilets میں جانے کے لئے ایک لمبی لائن لگی ہوتی ہے آپ کی باری آنے میں ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ سکتا ہے۔اس لئے وضوءاور Toilets میں اگر جانا ہوتو اس وقفہ کا خیال رکھیں۔

۱۳۔زم زم کا پانی اگر آپ واپس ملک لانا چاہتے ہیں تو وہ مکہ ہی سے خریدنا ہوگا۔مدینہ میں نہیں ملے گا۔اگر ملے گا تو بہت ہی مہنگا۔

۱۴۔اگر آپ نے کوئی چیز ایک بار خرید لی تو پھر عام طور پر دُکاندار واپس نہیں لیتے اور نہ تبدیل کرتے ہیں۔اس لئے پیسے ادا کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کرلیں کہ جو چیز آپ خرید رہے ہیں یہ وہی ہے جس کو آپ خریدنا چاہتے ہیں۔

۱۵۔چیزیں خریدنے میں سودا بازی کا عام رواج ہے۔اس لئے اصل قیمت کسی دوست سے پہلے دریافت کریں۔ورنہ ہوسکتا ہے کہ آپ زیادہ قیمت دے آئیں۔

۱۶۔تحفے،تحائف خریدنے کے لئے مکہ کی بجائے مدینہ میں آپ کو چیزیں سستی ملیں گی۔

۱۷۔جب آپ مزدلفہ پہنچیں تو اپنی مستورات کو اپنے ساتھ ٹھہرنے کا انتظام کریں۔ہم جب مزدلفہ گئے تو کافی جگہ خالی تھی۔ ہماری مستورات نے اپنا علیحدہ سونے کا علاقہ مقرر کرلیا اور مرد اکٹھے دوسری طرف۔لیکن جب صبح اُٹھے تو دیکھا کہ عورتوں کے ساتھ ہی غیر مرد لیٹے ہوئے ہیں۔اور مردوں کے ساتھ غیر عورتیں لیٹی ہوئی ہیں۔اس کی وجہ ہے کہ سارے حاجیوں نے رات یہاں گزارنی ہوتی ہے۔اور جگہ کم ہوتی ہے۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ مزدلفہ میں اپنی مستورات کا اپنے ساتھ ہی رات گزارنے کا انتظام کریں۔

۱۸۔منیٰ میں ٹھہرنے کے دوران آپ اتنی رقم اپنے پاس رکھیں جتنی آپ کو ذاتی اخراجات کے لئے چاہئے۔زیادہ رقم ساتھ لے کر نہ جائیں۔

۱۹۔منیٰ میں بہت ہی گرمی ہوتی ہے۔ باہر ادھر اُدھر پھرنے سے پرہیز کریں۔ورنہ Heat Stock ہونے کا امکان ہے۔

۲۰۔منیٰ کی شکل حج کے دنوں میں ایک شہر کی طرح ہوتی ہے۔وہاں پہنچتے ہی اپنے خیمہ کا نمبر یاد کرلیں۔بہتر ہے کہ لکھ لیں۔ہر خیمہ اور گلیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔بغیر نمبر کے جگہ کو تلاش کرنا ناممکن ہوگا۔

۲۱۔منیٰ میں وضوء اور نہانے کے لئے ایک مرکزی جگہ ہوتی ہے۔بہت لمبی لمبی قطاریں بن جاتی ہیں۔وضو کرتے وقت بعض لوگ بہت ہی وقت لیتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد یہ ان کا آخری وضوء ہے۔لیکن صبر کا مظاہرہ کریں۔غصہ نہ کریں اور نہ ہی کسی کو جلدی کرنے کی ہدایت دیں۔وضوء کے لئے کم از کم آدہ گھنٹہ قبل وضوء کے لئے جائیں۔

۲۲۔مانگنے والے کافی ہوتے ہیں اس لئے عام صدقہ دینے کے لئے ایک ایک ریال کے نوٹ جیب میں رکھیں۔

۲۳۔مانگنے والے عام طور پر بازو ٹانگوں سے معذور ہوتے ہیں اس لئے کہ شائد چوری کرنے پر ان کے بازو کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

۲۴۔جب آپ طواف میں مشغول ہوں گے یا سعی کر رہے ہوں گے۔یا مسجد میں نماز کو جا رہے ہوں گے تو کئی نوجوان اور بوڑھے لوگ آپ کو ٹھہرا کر مانگنا شروع کر دیں گے۔اور بتائیں گے کہ ان کے حج کی رقم گم ہوگئی ہے۔یا چوری ہوگئی ہے۔ان کا یہ عمل مناسب تو نہیں لگتا لیکن اگر آپ مدد کے کر سکتے ہیں تو کر دیں۔ان سے بحث کرنے یا ان کو نصیحت کرنے کا موقعہ نہیں۔ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

۲۵۔اگر آپ کرنسی ریال میں تبدیل کرنا چاہتے ہوں تو مدینہ منورہ میں ایکسچینج ریٹ زیادہ اچھا ملے گا۔

۲۶۔ہر طرح کے ایشیائی کھانے دُکانوں پر مل جاتے ہیں۔بلکہ زیادہ پکانے والے ایشیائی ہی ہوتے ہیں اور ایسے ایشیائی کھانے ملیں گے جو آپ کو شائد گھر پر بھی نہ ملیں۔

۲۷۔بعض دفعہ لوگ کعبہ اور مسجد نبوی کے فرش اور ستونوں کو چومتے ہیں یہ مناسب نہیں لگتا۔شرک ہےاس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲۸۔نمازوں کے دوران مکہ کے اردگرد سڑکوں پر ٹریفک روک دی جاتی ہے۔اس لئے بعض دفعہ نماز کے دوران ایک ایک گھنٹہ تک کھڑا رہنا پڑتا ہے۔حج کے دنوں میں یہ وقفہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔اس لئے بسوں میں سفر کے دوران آپ کو صبر کے ساتھ بیٹھنے کا عادی ہونا پڑے گا۔

۲۹۔مسجد الحرام میں مرد اور عورتیں اکٹھی نماز ادا کرتے ہیں۔حالانکہ سعودی حکومت بار بار یہ اعلان کرتی ہے کہ عورتوں کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنا ضروری نہیں۔اس لئے نماز کے دوران اگر کوئی غیر عورت آپ کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز ادا کرے تو حیران نہ ہوں۔البتہ مدینہ میں عورتوں کے لئے علیحدہ نماز ادا کرنے کا انتظام ہے۔

۳۰۔نمازیوں کے آگے سے گزر جانا عام معمول ہے۔اس پر کسی سے غصہ نہ کریں۔

۳۱۔بعض گروپ اپنی علیحدہ نماز ادا کرتے ہیں۔انتظامیہ ان پر اعتراض نہیں کرتی اس لئے آپ کو ایسی صورت میں نقطہ چینی نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۲۔کعبہ اور مسجد نبوی میں فجر کی اذان سے پہلے تہجد کی اذان بھی دی جاتی ہے۔

۳۳۔ ہر پانچ نمازوں کے بعد فرض کی ادائیگی کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ نماز جنازہ غائب یا حاضر ہوتی ہے۔

۳۴۔سعودی مستورات جو حج کے دوران ڈیوٹی دیتی ہیں۔مکمل طور پر پردہ کرتی ہیں لیکن باہر کے ملکوں کی مستورات پردہ کا خیال نہیں رکھتیں۔مستورات کو پردہ کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۳۵۔بعض دفعہ آپ انتظامات میں کمی رہ جانے کی وجہ سے پریشان بھی ہوں گے۔ایسی پریشانی کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہیئے۔یہ صرف حاجیوں کی تعداد کی وجہ سے ہوتا ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں پر انتظامیہ کو Criticise کرنا مناسب نہیں۔

۳۶۔ جدہ سے مکہ عام سفر ڈیڑھ گھنٹہ اور حج کے دنوں میں اس سفر کو 6 گھنٹے لگتے ہیں۔ آپ کو صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

۳۷۔ مکہ سے منیٰ تک کا سفر عام طور پر ایک گھنٹہ میں طے ہوجاتا ہے لیکن حج کے دنوں میں اس سفر کے لئے 4 تا 6 گھنٹے لگ سکتے ہیں۔

۳۸۔ منیٰ سے عرفات تک کا سفر 1 گھنٹہ کا ہے مگر حج کے دنوں میں اس سفر کو 3 گھنٹے سے زیادہ بھی لگ سکتے ہیں۔

۳۹۔ حج کے دنوں میں کسٹم کی کلیئرنس جدہ ائر پورٹ پر تقریباً 5/6 گھنٹے میں ہوتی ہے جو عام سے زیادہ کی حالت سے بہت زیادہ ہے لیکن آپ کو صبر سے انتظار کرنا ہوگا۔

۴۰۔ سعودی آفیسرز کا کام کرنے کا جو طریق ہے۔ دوسرے ممالک کے مقابلہ میں کچھ Relaxed ہے۔ اس لئے اگر آپ کے کسی کام کو مکمل کرنے میں وہ زیادہ وقت لیتے ہیں۔ تو یہ ان کے معاشرے کی روایات ہیں۔ آپ یہ نہ خیال کریں کہ وہ آپ کو جان بوجھ کر دیر کر رہے ہیں۔ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ آپ کو صبر و تحمل اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

۴۱۔ آپ کو حج کے دوران بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور انتظامیہ پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے پاک نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مقامات کی حفاظت کر رہے ہیں۔

۴۲۔ چلتے پھرتے آپ کو سورہ فاتحہ اور درود شریف کا خاموشی سے ورد کرتے رہنا چاہئے۔ اسی طرح حج کے ایام میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن شریف ضرور مکمل طور پر پڑھنے کی کوشش کریں۔

۴۳۔ حج کے موقعہ پر قربانی کے بعد جب آپ نے اگر سر منڈوانے کا فیصلہ کیا ہے تو حجام بے دردی سے آپ کی تھوڑی ہی وقت میں حجامت کر کے آپ کو فارغ کر دے گا۔ کیونکہ یہ دِن ان کے کمانے کا دِن ہوتا ہے۔ اس لئے حجام نے اگر اچھی طرح حجامت نہیں بنائی تو بحث نہ کریں۔

۴۴۔نماز کے دوران دُکانیں بند کردی جاتی ہیں۔لیکن سارے دُکاندار نمازیں ادانہیں کرتے دُکانوں کے آگے بیٹھے رہتے ہیں اور جیسے ہی امام نے سلام پھیرا ادھرانہوں نے دُکان کا شٹر کھول لیا۔زیادہ تر لوگ ننگے سر نماز ادا کرتے ہیں۔

۴۵۔گلیوں اور سڑکوں پر کتے بالکل نظر نہیں آتے بلیاں البتہ کبھی نظر آجاتی ہیں۔

۴۶۔پرندوں میں صرف کبوتر اور چڑیا اور چیل دیکھنے میں آئیں۔

۴۷۔حج ایک دفعہ ہی فرض ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج ایک دفعہ ہی فرمایا تھا۔

آپ کو ان میں سے سات پوائنٹ کو ضرور یاد رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہیں

1۔PARACETAMOLاور ASPRINE کھانسی کی دوائی اور اپنی دوسری ادویات کافی مقدار میں ساتھ رکھ لیں۔وہاں بہت مہنگی ملتی ہیں۔

2۔مکہ پہنچنے پر جو انتظامیہ آپ کی کلائی پر ٹیگ لگائے اس کو ہرگز نہ اُتاریں۔

3۔مکہ پہنچتے ہی اپنی رہائش گاہ کا پتہ اور ٹیلی فون نوٹ کرلیں۔

4۔طواف اور سعی کرنے سے قبل ایک جگہ کا تعین کرلیں (Meeting Point)۔جہاں آپ کو گُم ہونے کی صورت میں اکٹھے ہونا ہے۔

5۔منیٰ میں اپنے خیمے اور گلی کا نمبر اچھی طرح یاد کرلیں۔

6۔کسی سے بحث نہ کریں اور نہ ہی انتظامیہ پر تنقید کریں۔صبر کا مظاہرہ کریں۔زیادہ تر دُعاؤں میں مشغول رہیں۔

7۔ضرورت سے زیادہ کرنسی جیب میں نہ رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں

دُعائیں

حج کا دور دُعاؤں ،توبہ اور استغفار کا دور ہے۔ یہ احسن طریق ہے کہ ہر کوئی دُعائیں عربی زبان میں پڑھے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہر کوئی لمبی لمبی عربی دُعائیں زبانی یاد رکھ سکے۔ خُدا تعالیٰ ہر ایک کی نیت سے خوب واقف ہے۔اس لئے اگر عربی کی دُعائیں زبانی نہیں یاد رکھ سکتے تو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔طواف کرتے ہوئے یا سعی کرتے ہوئے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود اپنے اپنے گروپ لیڈر کے پیچھے دُعائیں پڑھتے ہیں۔لیکن آپ ان دُعاوں کے مطلب سے ناواقف ہیں تو ان عربی دُعاوں کو طوطے کی طرح گروپ لیڈر کے پیچھے پڑھنے سے آپ کو دلی تسلی نہیں ہوگی کیونکہ آپ کو پتہ ہی نہیں ہوگا کہ آپ دُعامیں خدا تعالیٰ سے مانگ کیا رہے ہیں؟۔

اپنے قلبی جذبات کو اپنے رب کریم کے حضور پیش کرکے کثرت استغفار کرنے ،سورہ فاتحہ بار بار پڑھنے، کثرت دورود شریف کا ورد کرنے رحمت الٰہیٰ کو جوش دلانے والی چیزیں ہیں۔ان کو بار بار پڑھیں۔اصل دُعاوہ ہے جو پورے خشوع وخصوع کے ساتھ انسان کے قلبی جذبات کی ایک موج بن کر اٹھتی اور زبان پر آتی ہے اس کے لئے انسان اپنی زبان میں بہتر رنگ میں اپنی مشکلات اور ضروریات خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرسکتا ہے۔میرے خیال سے اس سے بہتر دُعا کا اور کوئی طریق نہیں۔آپ کی تسلی بھی ہوجائے گی کیونکہ آپ کو پتہ ہوگا کہ آپ خدا تعالیٰ سے کیا مانگ رہے ہیں۔

بعض دُعائیں جو جو مشہور ہیں ان کو بھی لکھ دیتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دُعاؤں میں ایک تاثیر اور برکت ہے۔لیکن جو انسان کامل اضطراب واخلاص اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین کے ساتھ اپنی زبان میں دُعائیں کرے۔ کثرت سے استغفار،سورہ فاتحہ اور دورود شریف پڑھے۔ مجھے قبولیت دُعا کے مقام کے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے۔

کچھ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں اور کچھ اردو کی دُعائیں اگلے صفحات پر رہنمائی کے لئے درج کردیتا ہوں۔ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ یا پھر کتاب میں سے ان کو طواف، سعی اور حج کے دوران جہاں موقعہ ملے پڑھتے رہے۔

سورۃ فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دے نے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے
تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہ کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ محمد پر خاص فضل فرما اور محمد کی آل پر بھی جیسے تو نے ابراہیم پر اور ابراہم کی اٰل پر خاص فضل فرمایا۔ یقینا تو بے انتہا خوبیوں والا بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ محمد پر برکات نازل فرما اور محمد کی آل پر بھی جیسے تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی اٰل پر برکات فرمائیں۔ یقینا تو بے انتہا خوبیوں والا بڑی شان والا ہے۔

آیت الکرسی

اَللّٰہُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلاَ يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی مدام باقی اور محافظ ہے۔ نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون ہے جو سفارش کرے اس کے حضور مگر اس کی اجازت سے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آگے ہوگا اور جو کچھ پہلے گزر چُکا ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے کچھ بھی اس کے علم سے مگر کچھ وہ چاہے۔ حاوی ہے اُس کا علم آسمانوں اور زمین میں اور نہیں تھکاتی اس کو ان کی حفاظت اور وہی ہے سب سے بلند اور عظمت والا۔ (البقرہ آیت256)

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ط إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ! ہم دشمنوں کے مقابلہ میں تجھے اپنی ڈھال بناتے ہیں
اور اُن کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

اے ہمارے رب العزت ہم کو صبر دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط فرما
اور ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے مقابلہ میں (سورہ بقرہ)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ

اے ہمارے رب العزت بخش دے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں
ہماری زیادتیاں بھی اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور ہماری مدد فرما کفار کے مقابلہ میں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

اے اللہ! جس نے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تذلیل کی تو اس کی ذلت فرما۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ، وَاَنْتَ تَتَوَ فَّاھا، لَکَ مَمَاتُھَا مَحْیَاھَا،اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَا حْفَظْھَا،وَاِنْ اَمِتَّھَا فَا غْفِرْ لَھَا،اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ لْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔

اے اللہ! تو نے ہی میرے وجود کو پیدا کیا اور تو ہی اسے وفات دے گا۔اسکی زندگی وموت تیرے اختیار میں ہے۔مولیٰ! اگر تو مجھے زندہ رکھے تو خود حفاظت فرمانا اور اگر تو مجھے موت دے تو بخشش کا سلوک کرنا۔اے اللہ! میں تجھ سے عفوودرگزر اور عافیت وسلامتی کا طلبگار ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ، وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَاَخْسِئْ شَیْطَانِیْ وَفُکَّ رِھَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی

اللہ کے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو (بستر پر) اللہ کی خاطر رکھتا ہوں۔اے اللہ میرے گناہ بخش دے میرے شیطان کو نامراد کر اور مجھے اپنے حقوق اور واجبات ادا کرنے کی توفیق دے۔اور مجھے اپنے فرشتوں کی مجلس میں جگہ عطا فرما۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب بادشاہت اسی کی ہے۔اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ،وَوَجَّھْتُ وَجْھِیَ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْت

اے اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کی اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کیا۔

اَمۡرِیۡ اِلَیۡكَ، وَلَجَاۡتُ ظَهۡرِیۡ اِلَیۡكَ، رَغۡبَةً وَّرَهۡبَةً اِلَیۡكَ ، لاَ مَلۡجَاَ وَلاَ مَلۡجَاَمِنۡكَ اَلَّااِلَیۡكَ ، اٰمَنۡتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیۡ اَنۡزَلۡتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیۡ اَرۡسَلۡتَ۔

اور تیری رغبت رکھتے ہوئے اور تیرے خوف سے تجھے ہی اپنا سہارا بنایا۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر جوتو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جوتو نے بھیجا ایمان لاتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیۡ عَذَابَكَ یَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَكَ

اے اللہ! مجھے اس دِن اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ سَمۡعِیۡ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَصَرِیۡ، لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ۔

اے اللہ! میری سماعت کی حفاظت فرما۔ مولیٰ! میری آنکھ کی بھی حفاظت فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِنۡ اَحۡیَیۡتَهَا فَا حۡفَظۡهَا، وَاِنۡ اَمِتَّهَا فَاغۡفِرۡلَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ لۡعَفۡوَوَالۡعَافِیَةَ۔

مولیٰ! اگر تو مجھے زندہ رکھے تو خود حفاظت فرمانا اور اگر تو مجھے موت دے تو بخشش کا سلوک کرنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عفوودرگزر اور عافیت وسلامتی کا طلبگار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیۡ عَذَابَكَ یَوۡمَ تَبۡعَثُ عِبَادَكَ

یا اللہ! مجھے اس دِن اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ،
لاَ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میری سماعت کی حفاظت فرما۔ مولیٰ! میری آنکھ کی بھی حفاظت فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا۔

اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ

اے اللہ! جس نے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی اُس کی تو مدد فرما اور ہمیں اُن مدد کرنے والوں میں سے بنا۔

اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

اے اللہ! جس نے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تذلیل کی تو اس کی ذلت فرما۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔

اے ہمارے رب العزت! ہم پر صبر نازل فرما اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْن۔

اے ہمارے رب العزت! ہم ایمان لائے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سے بہتر ہے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب العزت! ہم ایمان لائے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے۔
اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اے ہمارے رب العزت! ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے اُتارا ہے اور ہم نے
اس رسول کی پیروی کی پس ہمیں اقرار کرنے والوں کے ساتھ لکھ دے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اے ہمارے رب العزت! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا
اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم ناکام ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً۔ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

اے ہمارے رب العزت تو نے یہ (کارخانۂ دنیا) بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ
کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب العزت جسے تو نے آگ میں داخل کیا تو نے اس کو رُسوا کیا۔
اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

اے ہمارے رب العزت نہ مؤاخذہ کیجیو ہم سے اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کھائیں۔اے ہمارے رب العزت نہ رکھیو ہم پر بوجھ جیسا کہ تو نے ان لوگوں پر بوجھ رکھا جو ہم سے پہلے تھے۔اے رب العزت ہمارے! نہ اُٹھوا ہم سے جس کی ہمیں طاقت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم فرما ہم پر تو ہمارا آقا ہے۔پس ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے مقابلے پر۔

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ۔ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

اے ہمارے رب العزت ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا کہ وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے۔کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔پس ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب العزت پس ہمیں ہمارے گناہ بخش اور ہماری بدیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔اے ہمارے رب العزت دے ہمیں جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ دیا ہے۔اور ہمیں قیامت کے دِن ذلیل نہ کیجیو۔یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (سورۃ آل عمران: آیت ۱۹۴-۱۹۵)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے یقیناً میں ہوں ظالموں میں سے۔

اردو میں دُعائیں

۱۔اے رب العالمین میں تیرے احسانوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے انتہا مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش دے۔تا میں ہلاک نہ ہوجاؤں۔میرے دِل میں اپنی خالص محبت ڈال۔تا مجھے زندگی حاصل ہو۔اور میری پردہ پوشی فرما۔اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب ہم پر وارد ہو۔رحم فرما،رحم فرما،رحم فرما۔اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا۔کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔آمین ثم آمین

۲۔اے میرے قادر خُدا۔اے میرے پیارے رہنما۔تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں۔یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

۳۔اے خدا تعالیٰ قادر ذوالجلال میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں۔تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش۔اور میری تقصیرات معاف کر۔اور میرے دل کو نرم کردے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے۔تا کہ اس کے ذریعے سے میری سخت دلی دور ہوکر حضور نماز میسر آوے۔

۴۔اے میرے خدا میری فریاد سُن کہ میں اکیلا ہوں اے میری پناہ اے میری سپر میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں۔اے میرے پیارے اے میرے سب سے پیارے مجھے اکیلا مت چھوڑ۔میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ میں میری روح سجدہ میں ہے۔

۵۔اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔آمین ثم آمین

۶۔ میں گناہ گار ہوں اور کمزور ہوں ۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل وکرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے۔ ہم تیرے گنہ گار بندے ہیں۔ اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف فرما اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

۷۔ اے ارحم الراحمین ۔ ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ پرُ خطا اور نالائق عرض کرتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو۔ اور میری خطایات اور گناہوں کو بخش ۔ کہ تو غفور الرحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو راضی ہو جائے ۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال ۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنے ہی راہ میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین ......ہم کو مغفرت اور مہربانی کے ظل اور حمایت میں رکھ۔ دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل بن ۔ اور سب کو دارالرضاء میں پہنچا۔ اور اپنے رسول مقبول ﷺ اور اس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام وبرکات نازل کر۔ آمین ثم آمین

۸۔ یا الٰہی ۔ میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں ۔ اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں ۔ کیونکہ تجھ ہی کو سب قدرت ہے ۔ مجھے کوئی قدرت نہیں اور تجھے سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں ۔ اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے توُ اسے میرے لئے مقدر کردے۔ اور اسے آسان کردے اور اس میں برکت دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے توُ مجھ کو اس سے باز رکھ۔

۹۔ اے میرے اللہ! توُ نے ہمیں دُعا کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے کہ مجھ سے مانگو میں پورا کروں گا ۔ اے ہمارے اللہ ! ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما۔ اپنی رحمت وکرم سے ہمارے تمام کاموں میں آسانیاں پیدا کر۔

۱۰۔اے دنیا وآخرت کے مالک اے بے پناہ رحمت وبخشش والے، مجھ پر تیری کس قدر بے شمار نعمتیں ہیں جن میں ہر نعمت پر تیرے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ مجھ پر رحم وکرم کرنے والے، مجھے فقر وتنگدستی سے ذلیل نہ کر، قرض کی بدنامی سے مجھے بچا اور جو نعمتیں توُ نے مجھے دی ہیں ان کو مجھ سے واپس نہ لے، صحت و عافیت کی زندگی عطا فرما، اپنی تمام نعمتوں پر تجھے یاد کرنے، تیرا شکر اور عبادت کا پورا حق ادا کرنے میں میری مدد فرما، ہر قسم کے شر وفساد اور اس زمانہ کے ہر فتنہ سے میری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، توُ ہی اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور دنیا وآخرت میں ہمارا مالک و مددگار ہے، اس تمنا کو قبول فرما کہ سچے مسلمان کی طرح میرا انجام بخیر ہو۔ تیرے نیک اور مقبول بندوں کی رفاقت حاصل رہے۔ تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت میں لے رکھا ہے۔ تو ہر چیز سے باخبر ہے تیری بتائی ہوئی راہوں پر ہمیشہ چلنے، گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

۱۱۔اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما تا کہ ہم گمراہیوں سے دور رہیں اور ان مقبول بندوں میں شامل فرما جو سچے دِل سے ایمان لائے ہیں۔ تو پاک اور بے عیب ہے۔ ہم تیری نعمتوں کا شمار نہیں کرسکتے۔ ہم تیری نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ تو ہی سب سے زیادہ رحیم وکریم ہے۔ اور ہر مانگنے والے کو سب کچھ دینے والا ہے۔ اے کریم ہمیں عافیت وسلامتی عطا کر، اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی ہمت وتوفیق نصیب کر، ہماری یہ زندگی تیری امانت ہے۔ اس لئے برحق دینِ اِسلام پر ایسی حالت میں ہم تیرے سامنے حاضر ہوں کہ تو ہم سے ہر طرح خوش اور راضی ہو۔ تیرے سوا میرا کوئی مالک، میرا کوئی پالنے والا اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کلمہ پر میری زندگی ختم ہو۔

۱۲۔اے ہمارے اللہ! ہماری نماز، ہمارا حج، ہماری زکوٰۃ، ہمارے روزے، ہماری طرف سے قربانی، ہماری زندگی اور موت صرف تیرے لئے ہے، میں تجھ سے تیری رضا، تیری رحمت، تیری خوشنودی کا طلبگار رہوں۔ یہ سب کچھ میری عاجزانہ کوشش ہے اور تجھ پر میرا بھروسہ ہے۔

حج کا پس منظر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے۔ اوّل کلمہ توحید کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں دوسرے نماز قائم کرنا تیسرے رمضان المبارک کے روزے رکھنا چوتھے زکوٰۃ دینا اور پانچواں حج کرنا۔ حج اسلام کا اہم رکن ہے۔ اس میں مالی، روحانی، جسمانی عبادات شامل ہیں۔ مذہبی نقطہ نظر سے اس سے مراد مقدس مقامات کا سفر ہے۔ لیکن شریعت کے لحاظ سے مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کی ہوئی عمارت خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور مکہ مکرمہ کے مختلف مقدس مقامات یعنی منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں مقررہ دنوں میں حاضر ہو کر افعال ومناسک بجالانے کو حج کہتے ہیں۔ حج زندگی میں ایک بار ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور اس ہر شخص پر واجب ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔ (آل عمران)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔ جو کہ وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور کوئی انکار کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔

حج ایک جامع عبادت ہے۔ اس پر انسان اللہ کے راستے میں مصائب وتکالیف کو برداشت کرتا ہے۔ بہت ساری نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ترک کر دیتا ہے۔ بروقت تسبیح وتحلیل اور ذکر واذکار میں مشغول رہتا ہے۔ اور لبیک لبیک کی پکار سے اپنی فرمانبرداری عبادت اور اطاعت شعاری کا عہد کرتا ہے۔ جو کہ حج کے دوران اس پکار سے واضح ہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ؕ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ؕ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ؕ لَا شَرِيْكَ لَكَ

’’میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔
میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں‘‘

حج کا تعلق زیادہ تر روحانیت سے ہے۔ انسان کو یکسوئی کے ساتھ عبادت کرنے کا موقع میّسر آتا ہے۔ وہ گھر سے نکلتا ہی اسی کام کے لئے ہے۔ کہ ان ایام میں اذکار اور عبادات کے سوا کوئی کام نہیں ہوتا۔ وہ دِن رات اسی خیال میں مگن ہے۔ کہ شائد اس کی کوئی ادا خالق کائنات کو پسند آجائے۔ وہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دیوانہ وار ایک مستانہ وار رٹ لگاتا ہے۔ لبیک لبیک۔ اور بار بار خدا تعالیٰ کے حضور التجا کرتا ہے کہ میں اپنے عزیز واقارب اہل وعیال اور دیگر متعلقین کو خیر باد کہہ کر تیرے حضور حاضر ہوا ہوں۔ تو اپنے خاص فضل سے مجھے بھی اپنے فضلوں انعام واکرام سے نواز۔ اور اپنی پوری فرمانبرداری، اطاعت کی یقین دہانی کرواتا ہے۔ حج کا مقصد دراصل یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو کامل طور پر اپنے رب کریم کے سپرد کردے۔ تاکہ اس میں پسندیدہ صفات پیدا ہوں۔ سیرت و کردار کی تعمیر ہو۔ روحانی اور اخلاقی ترقی کی راہ ہموار ہو۔ نفس کا تزکیہ ہو۔ تقویٰ کی روح بیدار ہو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری اور اس کی محبت ہر خواہش پر غالب آجائے۔ اور حج سے ایسا پاک وصاف ہو کر لوٹے کہ گویا اس نے آج ہی جنم لیا ہے۔

حج کی تین قسمیں

۱۔ حج افراد: اس میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ عازمین حج اس میں عمرہ نہیں کرتے احرام باندھنے سے حج کے اختتام تک عازمین حج کو احرام کی شرط کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔

۲۔ حج قرآن: عازمین حج عمرہ اور حج کا ایک ساتھ حج سے فارغ ہو کر سر کو منڈوانا یا بالوں کو کتروانا ہوتا ہے۔ اس طرح حج کے آخر تک احرام کی پابندیاں برقرار رہتی ہیں۔

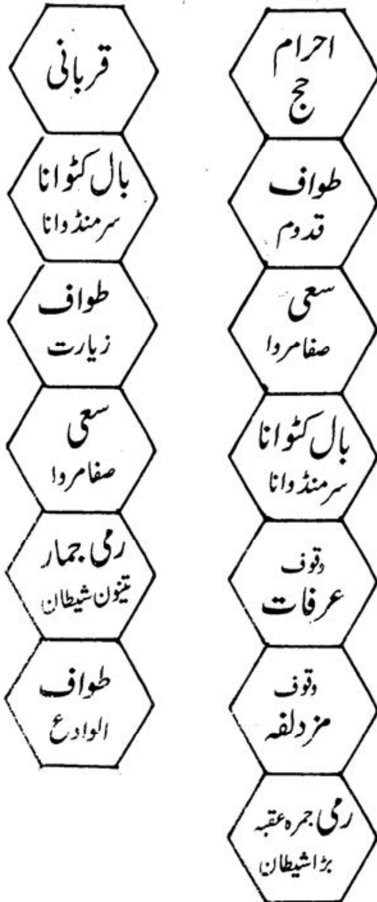
۳۔ حج تمتع: اس میں عازمین حج مکہ مکرمہ میں پہلے عمرہ کرتے ہیں اور احرام کی حالت سے باہر آجاتے ہیں اور روزمرہ کے کپڑے پہن لیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو احرام کی پابندیوں سے فارغ کر لیتے ہیں۔ پھر حج کے شروع ہونے سے پہلے ۸ ذی الحجہ کو دوبارہ احرام باندھنا ہوتا ہے۔ حج مکمل ہونے تک احرام کی پابندیاں عائد رہتی ہیں۔ اس میں حج اور عمرہ ایک ہی سفر میں کرنا ہوتا ہے۔ ان تینوں اقسام حج میں تمتع حج کا طریق آسان ہے۔ اکثر عازمین حج، حج تمتع ادا کرتے ہیں۔

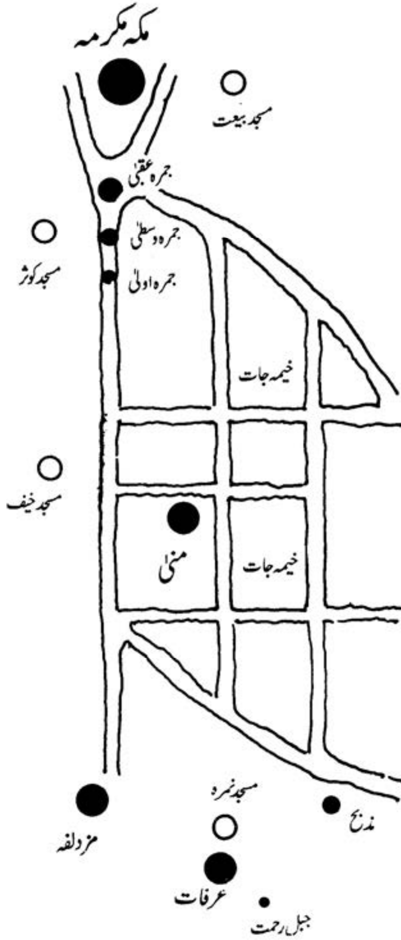
حج قران

- احرام حج عمرہ
- طواف مع رمل
- سعی صفامروا
- بال کٹوانا سرمنڈوانا
- طواف قدوم
- سعی صفامروا
- وقوف عرفات



حج افراد





نقشہ منیٰ

حج تمتع

- عمرہ
- احرام عمرہ
- طواف مع رمل
- سعی صفا مروا
- بال کٹوانا سرمنڈوانا
- حج
- احرام حج
- طواف قدوم
- سعی صفا مروا

- وقوف عرفات
- وقوف مزدلفہ
- رمی جمرہ عقبہ بڑا شیطان
- قربانی
- بال کٹوانا سرمنڈوانا
- طواف زیارت
- سعی صفا مروا
- رمی جمار تینوں شیطان
- طواف الوداع

شرائط حج

۱۔مسلمان ہواور بالغ ہو(اگرنابالغ نے حج کیاتو بالغ ہونے کے بعد اگراس پر حج فرض ہواتو اسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا)

۲۔حج ذی الحجہ کےمہینہ میں کرنا ہوتا ہے۔

۳۔ عازمین حج بدن کے امراض سے پاک ہوں۔ اورجسمانی صلاحیت رکھتا ہو۔یعنی کوئی ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہوجوسفر میں مانع ہو۔

۴۔اگرکوئی مجنون اوردیوانہ ہےتواس پر حج فرض نہیں۔

۵۔حج کاراستہ بےخوف وخطر ہو۔

۶۔سفر کےتمام اخراجات برداشت کرسکتا ہو۔قرضدارنہ ہو۔

۷۔حج کےاعمال وافعال اورتمام مناسک کوپوری طرح سمجھنے کی اہلیت موجود ہو۔

۸۔ملکی یاقومی مصلحت کےتحت عائدشدہ پابندیوں کی وجہ سےحج کی اجازت نہ ہوتوحج فرض نہیں۔

۹۔حج میں عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے۔اگروہ محرم کوساتھ لے جانے سے قاصر ہےتو اس پرحج فرض نہ ہوگا۔

۱۰۔ہرصاحب استطاعت کے لئے حج زندگی میں ایک بارہی اداکرنافرض ہے۔

۱۱۔اپنی بیوی بچوں کےحق میں اسلامی ذمہ داریوں سے بالکل فارغ ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ،
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ،

اللہ کےسواکوئی معبودنہیں وہ ایک ہےاس کاکوئی شریک نہیں سب بادشاہت اسی کی ہے۔
اوروہ ہرچیز پرقادر ہے۔

حج اور عمرہ میں فرق

۱۔ حج فرض ہے۔عمرہ فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔

۲۔ عمرہ چھوٹے حج کو کہتے ہیں۔

۳۔ حج کا ایک وقت مقرر ہے۔ جو کہ ۸/ذی الحجہ اور ۱۲/ذی الحجہ کے درمیان ادا کیا جاتا ہے۔عمرہ سال کے کسی وقت بھی سوائے حج کے دنوں میں کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ عمرہ میں احرام باندھنا،طواف کرنا، صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنا اور آخر میں حلق یا قصر کرا کر احرام کھول دیا جاتا ہے۔لیکن حج میں ان کے علاوہ وقف عرفات ، وقف مزدلفہ، رمی جمرات،قربانی،حلق یا قصر کروانا،طواف زیارت اور طواف الوداع شامل ہیں۔

۵۔ عمرہ میں طواف کی نیت سے قبل تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جاتا ہے۔لیکن حج میں جمرۃ العقبہ (بڑا شیطان) کی رمی شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جاتا ہے۔

۶۔ حج میں طواف قدوم اور طواف الوداع ہوتے ہیں۔عمرہ میں دونوں نہیں ہوتے۔

۷۔ احرام دونوں عمرہ اور حج کے لئے میقات کے مقام سے باندھنا ہوتا ہے۔

۸۔ حج اور عمرہ دونوں کسی دوسرے کی طرف سے کئے جاسکتے ہیں۔خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔نیت کرتے وقت ان کا نام لینا ضروری ہوگا۔

تشریحی اصطلاحات

۱۔احرام: دوسفید چادریں جو عمرہ یا حج کے شروع میں باندھی جاتی ہیں۔

۲۔میقات: مکہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکہ جانے والوں کو باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا واجب ہے۔

۳۔تلبیہ: وہ وِرد جو عمرہ اور حج کے دوران حالت احرام میں کیا جاتا ہے۔

۴۔اضطباع: احرام کے اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

۵۔طواف: خانہ کعبہ کے گرد سات پھیرے لگانا۔

۶۔ملتزم: کعبہ کا وہ حصہ جو حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے۔

۷۔مقام ابراہیم: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس جگہ پر کھڑے ہوکر تعمیر کعبہ فرمائی تھی۔
۸۔میزاب رحمت: خانہ کعبہ کا پرنالہ میزاب رحمت کہلاتا ہے۔
۹۔حطیم: پرنالہ والی دیوار کے سامنے آدھا دائرہ ہے یہ خانہ کعبہ میں شامل ہے اس لئے طواف اس کے اوپر سے ہوکر کیا جاتا ہے۔
۱۰۔رکن یمانی: کعبہ کا جنوب مغربی کونہ ہے۔یمن کی سمت میں واقع ہے۔
۱۱۔حجرِ اسود: جنت کا سیاہ پتھر جو بیت اللہ کے مشرقی جنوبی کونہ میں گڑھا ہوا ہے۔
۱۲۔باب السلام: مسجد الحرام کا وہ دروازہ جس سے اوّل مرتبہ داخل ہونا افضل ہے۔
۱۳۔رمل: طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر تیزی تیزی سے چلنا۔
۱۴۔استلام: حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا۔اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ کر کے بوسہ دینا۔
۱۵۔سعی: صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگانا۔
۱۶۔منیٰ: مکہ سے آٹھ کلومیٹر دور وہ وادی جہاں حجاج قیام فرماتے ہیں۔
۱۷۔عرفات: منیٰ سے تقریباً نو کلومیٹر جہاں ۹ ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے۔
۱۸۔جبل رحمت: عرفات میں وہ پہاڑ جس کے دامن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ فرمایا تھا۔
۱۹۔مزدلفہ: عرفات سے تقریباً 3KM پر واقع ہے۔۱۰ ذی الحجہ کی رات یہاں گزاری جاتی ہے۔
۲۰۔رمی: جمرات پر شیطان کو کنکریاں مارنا۔منیٰ میں تین مقام پر شیطان ہیں۔ان کے نام جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ ہیں۔جن پر حج کے دوران کنکر مارے جاتے ہیں۔یہ وہ مقام ہیں جہاں جب حضرت ابراہیمؑ۔حضرت اسماعیلؑ کو قربانی کرنے کے لئے لے جا رہے تھے۔تو شیطان نے ان تین جگہوں پر آپ کو خدا تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری سے روکنا چاہا اور نامراد رہا۔
۲۱۔قصر یا حلق: احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈوانا یا بال کتروانا۔
۲۲۔تنعیم: وہ جگہ جہاں مسجد عائشہ ہے۔مکہ کے قیام کے دوران حج یا عمرہ کے لئے یہاں احرام باندھنے آنا ہوتا ہے۔

احرام

ا۔ دوسفید بے سلی چادریں۔ایک ناف سے گھٹنوں تک جو تہبند کا کام دیتی ہے۔دوسری کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔سر ننگا ہونا چاہئے۔ بوٹ کی بجائے سلیپر استعمال کرنے ہونگے۔عورتوں کے لئے عام استعمال کے کپڑے اور سر کا رومال۔ احرام کی حالت میں عورت کو سر ڈھکنا اور منہ کھلا رکھنا چاہئے۔احرام کو باندھنے سے قبل مسواک اور وضو کریں۔ممکن ہو تو غسل کرلیں۔ ناخن کتروالیں۔ بال ترشوالیں۔اس کے بعد دو رکعت نوافل ادا کریں۔

2. عمرہ اور حج کے لئے احرام میقات کے مقام سے باندھنا واجب ہے۔

مختلف ممالک سے میقات کی پوزیشن اس طرح ہوگی۔

A۔ذوالحلیفہ: مدینہ منورہ سے آنے والے یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

B۔جحفہ :مصر اور شام مغربی علاقے اور تبوک سے آنے والوں کے لئے یہ میقات ہے۔رابغ کے قریب یہ بستی ہے۔ جواب ویران ہوچکی ہے اس لئے آج کل لوگ رابغ ہی سے احرام باندھتے ہیں۔

C۔قرن المنازل: اہل نجد، ریاض، طائف کی طرف سے آنے والے یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔ یہ مکہ مکرمہ سے 50 کلومیٹر دور ہے۔آج کل اس کو سیل کہتے ہیں۔

D۔ذات عرق: اہل عراق یعنی بصرہ اور کوفہ کے لوگوں کے لئے میقات ہے۔

E۔یلملم: پاکستان اور یمن کے لوگوں کے لئے یہ میقات ہے۔آج کل اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔ یہ میقات بحری جہاز پر سفر کرنے والوں کے لئے ہے۔ پاکستان سے ہوائی جہاز سے سفر کی صورت میں سوار ہوتے وقت ہی احرام باندھ لیں۔

F۔یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا والے حجاج اگر ہوائی جہاز سے سیدھا جدہ آجاتے ہیں تو ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لیتے ہیں۔لیکن اگر ہوائی جہاز نے راستہ میں کسی ایسی جگہ پر رُکنا ہے جو میقات سے پہلے ہے تو وہاں احرام باندھنا ہوگا۔جیسا کہ خاکسار کی فلائیٹ لندن سے عمان (اردن) میں رکی اور میں نے وہاں احرام باندھا۔

3۔ حج تمتع کی صورت میں جب آپ عمرہ کے بعد احرام اُتار دیں گے۔ تو حج سے شروع ہونے سے پہلے آپ کو مکہ سے باہر ایک جگہ تنعیم ہے۔ جہاں مسجد عائشہ واقع ہے۔ وہاں جا کر دوبارہ احرام باندھنا پڑتا ہے۔ وہاں جانے کے لئے مکہ سے گورنمنٹ کی بسیں یا ٹیکسی آسانی سے مل جاتی ہے۔

4۔ ممنوعات احرام: سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ ایسے جوتے پہننا جس سے پاؤں کی درمیانی ہڈی چھپ جائے۔ سر اور چہرے پر پٹیاں باندھنا، بال کاٹنا۔ ناخن تراشنا۔ خوشبو لگانا، جھگڑا کرنا، بوس و کنار کرنا، جماع کرنا، خشکی پر شکار کرنا، شکاری کی امداد کرنا، قتل کرنا، نافرمانی کرنا، جوئیں مارنا، دستانے استعمال کرنا، سر پر پگڑی یا ٹوپی پہننا، پاؤں میں جراب استعمال کرنا، (عورت کے لئے) نقاب یا برقعہ اوڑھنا۔ نکاح کرنا یا نکاح کروانا۔

5۔ حج یا عمرہ دونوں صورتوں میں نیت کے بعد دوران احرام تلبیہ کا ورد کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ

''میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں''

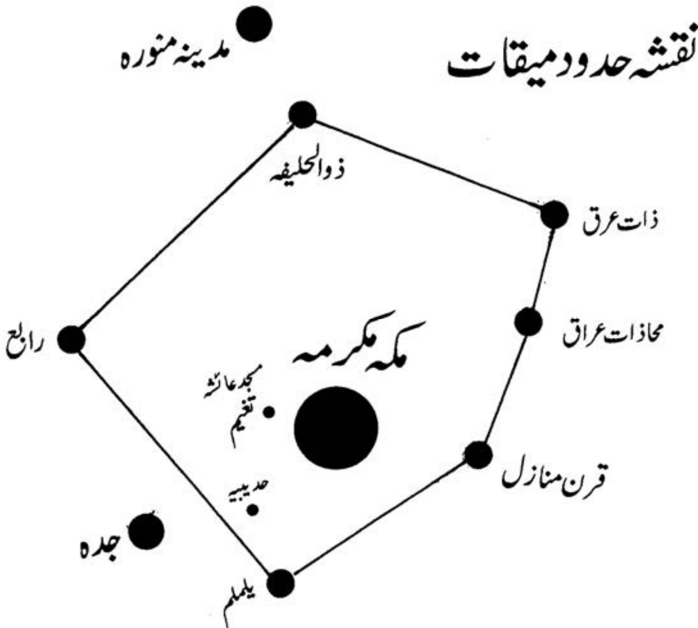
تلبیہ کے بعد کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَمِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اُحَرِّمُ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى الْمُحْرِمِ اَبْتَغِيْ بِذَالِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ۔

اے اللہ میں تیری رضا اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غصے اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ! میں تیری رضامندی کی خاطر اپنے بال، کھال، گوشت، خوان، عورتوں سے اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جسے تو نے محرم پر حرام کیا ہے حرام کرتا ہوں میں اس کے ساتھ صرف تیری بزرگ ذات کا خواہاں ہوں۔

حج اور عمرہ کے لئے روانگی کا دن

آج آپ کی زندگی کا اہم ترین دن آ پہنچا ہے۔مبارک سفر شروع کرنے سے قبل گھر میں غسل کریں۔پھر دو رکعت نماز سفر ادا کریں۔سجدہ ریز ہوتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔قبولیت حج اور عمرہ کے لئے دُعا کریں۔دوران سفر ہر قسم کی مشکل سے محفوظ رہنے کی دُعا کریں۔کچھ صدقہ دیں۔پرانی مخالفتوں کو بھولتے ہوئے اپنے دل کو غصہ سے پاک کر کے مبارک سفر کا آغاز کریں۔ائیر پورٹ یا میقات کے مقام سے پہلے آپ کو احرام باندھنا ہوگا۔



جدہ سے مکہ

عازمین حج سیدھے ہوائی سفر سے جدہ انٹرنیشنل ایر پورٹ (حج ٹرمینل) پر اُترتے ہیں۔ وہاں وسیع کسٹم سے فارغ ہونے کے انتظامات ہیں۔ لیکن حاجیوں کی تعداد کی وجہ سے کسٹم سے فارغ ہونے میں کم از کم تین چار گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ آپ جب کسٹم سے فارغ ہو جائیں گے تو بسوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ جانا ہوتا ہے۔ یہ فاصلہ تقریباً 45 میل ہے۔ جو عام حالات میں 1.5 گھنٹے کے اندر اندر طے ہو جاتا ہے۔ لیکن حج کے دوران یہ فاصلہ آپ دس بارہ گھنٹے کے درمیان مکمل کریں گے۔ تو اس لمبے سفر کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہئے۔

حدود حرم جس کے اندر مکہ معظّمہ واقع ہے، تقریباً 16 کلومیٹر دور سے شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں پولیس کی چوکی ہے۔ اور لکھا ہوا ہے۔ غیر مسلموں کا داخلہ منع ہے۔ حدود کے اندر داخل ہونے پر یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ۔ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ۔

اے اللہ! عطا کر ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگی اور میں اس برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی۔



حرم شریف کا دروازہ باب عمرہ مکہ مکرمہ

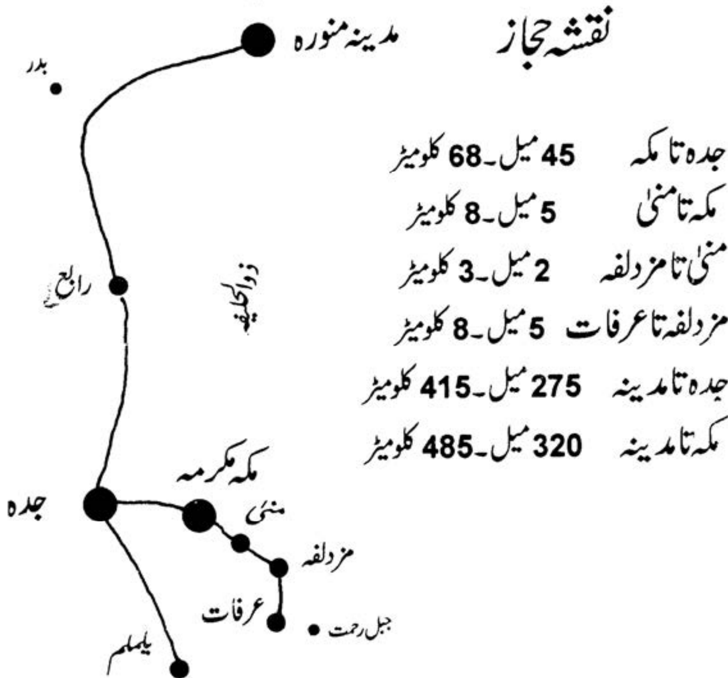


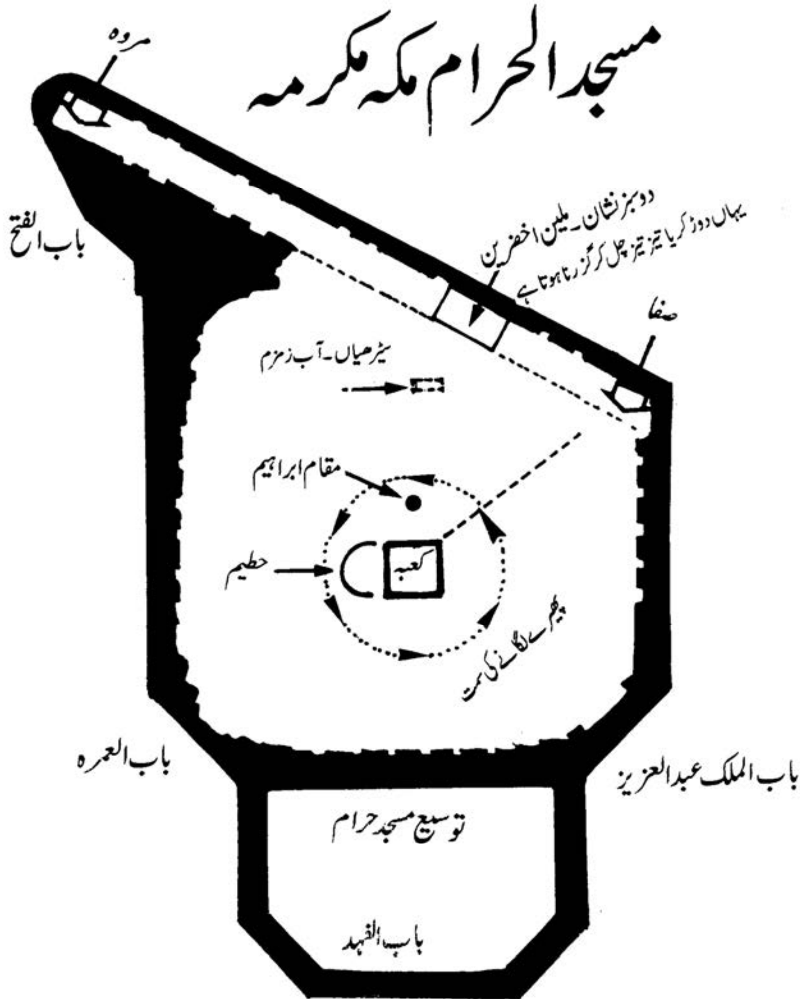
حرم شریف کا دروازہ باب عبدالعزیز مکہ مکرمہ

مکہ معظّمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ۔ اللّٰھُمَّ آمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِكَ وَاَھْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے۔ پس تو میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں کر دے اور میری طرف توجہ فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔





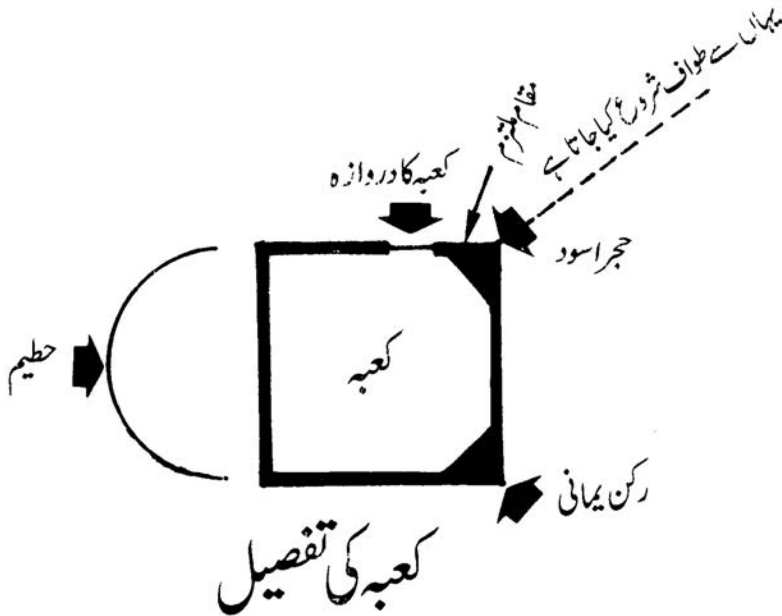
مسجد الحرام مکہ مکرمہ
مروہ
باب الفتح
دو سبز نشان ۔ میلین اخضرین
یہاں دوڑ کر یا تیز تیز چل کر گزرنا ہوتا ہے
صفا
سیڑھیاں ۔ آب زمزم
مقام ابراہیم
حطیم
کعبہ
پھیرے لگانے کی سمت
باب العمرہ
باب الملک عبدالعزیز
توسیع مسجد حرام
باب الفہد

مسجد الحرام

خانہ کعبہ کے ارد گرد جتنی جگہ نماز کے لئے وقف ہے وہ مسجد الحرام کہلاتی ہے۔ اس میں صفیں دائرہ کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اس کا محراب نہیں۔ شروع میں یہ مسجد بہت چھوٹی تھی۔ لیکن اب یہ تقریباً 140 ایکڑ زمین گھیرے ہوئے ہے۔ صفا اور مروہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس میں پانچ لاکھ نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خانہ کعبہ کے ارد گرد ایک صاف اور وسیع صحن ہے۔ جس کے آگے ایک تین منزلہ، مع تہہ خانہ نہایت عظیم الشان مسجد ہے۔ مسجد کے دالان میں، روشنی کا انتظام اس قدر عالی شان ہے کہ ہر وقت دِن کا سماں ہوتا ہے۔ صفائی کا معیار بہت ہی اعلیٰ ہے۔ اور آب زم زم کے پینے کا انتظام تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بڑی عمدگی سے کیا ہوا ہے۔ افضل یہ ہے کہ آپ مسجد الحرام میں باب فتح سے داخل ہوں۔ البتہ آسانی کے لحاظ سے کسی دروازے سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہوئے ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رُسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَادْ خِلْنِىْ فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مَقَامِىْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِىْ وَتَتَقَبَّلَ عَشْرَتِىْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِىْ وَتَضَعَ عَنِّىْ وِزْرِىْ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ اَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ۔ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ وَاَدْخِلْنِىْ جَنَّتَكَ۔

اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اور درود اور سلام اس کے رسول کے لئے ہے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اس میں داخل کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنے اس مقام پر سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما۔ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور یہ کہ تو رحمت نازل فرما مجھ پر اور قبول کر لغزش میری اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ سے میرے گناہ دور کر دے۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پاک پر رحمت نازل فرما۔ میں اللہ کے نام سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی ذات کریم کے ساتھ اور کی قدیم طاقت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں راندے ہوئے شیطان سے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ درود اور سلام ہو اس کے رسول ﷺ پر۔ اے اللہ میرے تمام گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرما۔



خانہ کعبہ کا دیدار

مکہ میں رہائش کے کاموں سے فارغ ہوکر آپ کو مسجد الحرام کی طرف جانا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے پر جو بھی دُعا کی جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے آپ کو مسجد الحرام کے اندر سے نیچی نظر کر کے ایسے مقام پر آ کر رکنا ہے۔ جہاں سے آپ مکمل طور پر بیت اللہ کو دیکھ سکیں۔ کس راستہ سے اندر خانہ کعبہ تک جانا ہے یہ آپ کے معلم آپ کو بتائیں گے۔ جب آپ کی نظر خانہ کعبہ پر پڑے تو یہاں رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور اپنی ضروریات اور مشکلات عاجزانہ انداز میں پیش کر کے ان کی قبولیت کی درخواست کریں۔ یہ موقعہ پھر شائد نصیب نہ ہو۔ یہ آپ کی دُعائیں انشاء اللہ (خُدا تعالیٰ کا وعدہ ہے) ضرور قبول ہونگیں۔ اپنی مغفرت کے لئے دُعائیں کریں۔ اسلام کی ترقی کے لئے دُعائیں کریں۔

بیوی بچوں کے لئے دُعائیں کریں۔ رشتہ داروں کے لئے دُعا کریں۔ امت مسلمہ کے لئے دُعائیں کریں۔ اپنے اور غیروں کے لئے دُعا کریں۔ بیماروں اور غریبوں کے لئے دُعا کریں۔ اپنے ملک کے لئے دُعا کریں۔ دشمنوں کو بھی دُعا میں شامل کریں۔ کیونکہ جب اسلام ترقی کرے گا تو انہی لوگوں میں سے اسلام قبول کریں گے۔ کم از کم آدھ گھنٹہ ضرور رو رو کر اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اگر آپ کو عربی دُعائیں اتنی یاد نہیں تو۔ کوئی بات نہیں۔ آپ اپنی زبان میں خُدا تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر دُعائیں کر سکتے ہیں۔ بلکہ میرا تو یہ نظریہ ہے کہ اپنی زبان میں انسان بہتر اور مؤثر رنگ میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکتا ہے۔ میرا تو یہ حال تھا کہ پہلی بار خانہ کعبہ کو دیکھ کر میرا ذہن بالکل ساکن ہو گیا۔ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ میں بیت اللہ کے سامنے کھڑا ہوں۔ ماحول کا اتنا رعب تھا کہ چار پانچ سیکنڈ تک تو بالکل کوئی بات نہ سوجھی۔ پھر ایک دم خیال آیا کہ مجھے تو دُعائیں کرنی چاہئیں۔ تو سب سے پہلے میں نے یہ دُعا کی کہ اے میرے محسن پروردگار خُدا مجھے تو ہر وقت تیری ضرورت رہتی ہے اور رہے گی۔ اس لئے میری یہ دُعا ہے کہ جب بھی یہ ناچیز آپ کے دربار میں کوئی دُعا لے کر حاضر ہو اس کو شرف قبولیت بخش۔ اس کے بعد اور بہت سی رو رو کر دُعائیں کرتا رہا۔ جب تک کہ دِل کا پورا غبار نکال نہ لیا۔ دُعائیں کرنے کے بعد بھی اسی جگہ پر بت کی طرح ساکن کھڑا رہا۔ کعبہ کو دیکھ کر اتنا سکون ملتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

خانہ کعبہ پر نگاہ پڑے تو یہ دُعا پڑھیں:

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ
مِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔

میں پناہ مانگتا ہوں بیت اللہ شریف کے پروردگار کے نام کے ساتھ۔
کفر سے فقر سے اور سینے کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتِكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَمَهَابَةً۔ وَزِدْ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مِنْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَمَهَابَةً۔

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے۔ اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ پس ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اور ہمیں سلامتی والے گھر میں داخل کرنا۔ اے عزت وجلال والے رب۔ تو بڑی برکت والا اور بلند رتبے والا ہے۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم، شرافت، عزت اور رعب بڑھا۔ اور اس کی تعظیم وتکریم اور شرافت اور نیکی میں ان لوگوں کی وجہ سے اضافہ فرما جو اس کا حج اور عمرہ کریں۔

طواف

اس کے بعد آپ نے طواف کرنا ہے۔ خانہ کعبہ کے ساتھ پھیرے لگانے ہوں گے۔ طواف کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔طواف عمرہ: یہ عمرہ کرنے والوں کے لئے فرض ہے۔ احرام میں رمل کے ساتھ کرنا ہوگا۔

۲۔طواف قدوم: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف ہے۔

۳۔طواف زیارت: ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲/ذی الحجہ تک ہوسکتا ہے۔ یہ حج کا رکن ہے۔ جو وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور قربانی کے بعد واپس مکہ آ کر ادا کیا جاتا ہے۔

۴۔طواف الوداع: کعبہ سے واپس وطن کو روانگی سے پہلے کیا جاتا ہے۔ طواف کرنے سے قبل چادر کو داہنی بغل سے نکالیے کہ داہنا مونڈھا کھُلا رہے۔ اور دونوں سرے بائیں کاندھے پر ڈال لیجئے۔ اس عمل کو ''**اضطباع**'' کہتے ہیں۔

طواف کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ بیت اللہ شریف کے رکن حجر اسود والے کونہ کے آگے فرش پر ایک لگی ہوئی لکیر کے پاس اس طرح کھڑے ہوں کہ منہ حجر اسود کی جانب ہو۔ لکیر پر قدم دائیں جانب ہو لبیک یعنی تلبیہ پکارنا بند کر دیں۔ اضطباع کر لیں۔ اور طواف کی نیت کر لیں۔ اس کے بعد دائیں جانب سرک کر دونوں پاؤں سیاہ لکیر یا سیاہ پٹی پر رکھیں اور دنوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

پڑھ کر ہاتھ گرا دیں پھر دونوں ہاتھ سینہ تک اُٹھا کر حجر اسود کی طرف اشارہ کریں۔ اور ہاتھ چوم لیں۔ (اسے استلام کہتے ہیں) اس کے بعد فوراً دائیں جانب گھوم کر طواف شروع کر دیں۔ اگر مطاف خالی ہو رش نہ ہو تو حجر اسود کو حقیقی طور پر بوسہ دے کر طواف شروع کریں۔ جب آپ خانہ کعبہ کا پورا چکر لگا کر حجرِ اسود تک پہنچیں گے تو ایک پھیرا شمار ہوگا۔ اسی طرح سات پھیرے لگائیے۔ جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزریں وہی عمل کیجئے جو پہلی بار کیا تھا۔ اس کی تفصیل اور دُعائیں اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

طواف کے دوران یہ بات یاد رکھیں کہ جب حجرِ اسود کے سامنے آپ کو اس کی طرف کھڑے ہو کر دُعا پڑھنی ہے تو حج کے دوران ٹھہرنا ناممکن ہوتا ہے۔ آپ کو یہ عمل آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ادا کرنا ہوگا۔ اگر آپ مکمل طور پر ٹھہرنے کی کوشش کریں گے تو دھکوں کی وجہ سے گرنے کا امکان ہے جو خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ طواف کے دوران اکثر حاجی خانہ کعبہ کو چھونے کی خاطر زبردستی طاقت کے بل پر لائین کو کاٹتے ہوئے بیت اللہ کی طرف جاتے ہیں۔ اس سے بہت دھکے لگتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کے پاؤں اور آپ کے پاؤں پر آجانے کی وجہ سے پاؤں زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔ آپ کے جوتے پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔ اس صورت میں جوتوں کو ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کو صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ دھکے برداشت کریں۔ کسی سے ناراضگی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ ایسی حرکت نامناسب ہے۔ لیکن جذبات میں آکر بعض لوگ اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ اسی طرح جب آپ مقام ابراہیم سے گزریں گے تو ایک جنگ جیسا ماحول دیکھنے میں آئے گا۔ اکثر حاجی اس مقام کو چھونے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اور بعض گروپ ایک دائرہ بنا لیتے ہیں۔ اور دائرہ کے اندر ان کی عورتیں یا دوسرے ساتھی نفل ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جس قسم کا رش ہوتا ہے اس میں نفل اچھی طرح ادا ہو ہی نہیں سکتے نفل ضروری نہیں ہیں کہ مقام ابراہیم پر ہی ادا کئے جائیں۔ نوافل آپ مسجد کے کسی حصہ میں ادا کر سکتے ہیں۔ پھر بعض بوڑھے اور ضعیف لوگ پالکیوں میں بیٹھ کر طواف کرتے ہیں۔ ان پالکی والوں نے اپنا ایک دائرہ بنا رکھا ہوتا ہے اور اس میں دوڑتے ہوئے جاتے ہیں۔ یہ پالکی والے دوسرے حاجیوں کا جس میں بوڑھے ضعیف اور کمزور حاجی بھی ہوتے ہیں کوئی خیال نہیں رکھتے چاہے کوئی گر جائے یا زخمی ہو جائے۔ اس دائرہ سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ درمیانی دائرہ یا باہر کے دائرہ میں آرام سے طواف کریں۔ اس میں ذرا زیادہ وقت لگ جائے گا لیکن دھکے کھانے اور زخمی ہونے سے زیادہ وقت لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ طواف کے سات پھیرے اگر آپ تیز نہ بھی چلیں تو ایک گھنٹہ میں ختم ہو جاتے ہیں۔

طواف میں رمل کی تاریخ

صلح حدیبیہ چھ ہجری میں ہوئی۔اس معاہدہ کی ایک شرط یہ تھی کہ مسلمانوں کو دوسرے سال سات ہجری میں مکہ پہنچ کر عمرہ کرنے کا حق دیا گیا۔اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے سال سات ہجری میں دو ہزار صحابہ کو لے کر عمرہ کے لئے مکہ پہنچے۔اس وقت کعبہ کا کنٹرول مشرکین کے ہاتھوں میں تھا۔جیسا کہ صحابہ کی ایک بڑی جماعت عمرہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی۔ظاہر ہے کہ کئی سال کی تمنا (عمرہ کے لئے) جسے گزشتہ سال کے معاہدہ نے اور بھی تیز تر کر دیا تھا۔دل میں ایک لہر پیدا کر دی تھی۔مکہ والوں کا خیال تھا کہ مسلمانوں کو ایک لمبا عرصہ مدینہ میں رہنے کی وجہ سے وہاں کی آب وہوا نے کمزور کر دیا ہوگا۔اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑتے ہوئے چلیں۔چنانچہ مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔یہ سنت اب تک جاری ہے جس کو رمل کہتے ہیں۔چونکہ صلح حدیبیہ میں تین دن قیام کی شرط تھی حسب معاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وقت پر واپس مدینہ روانہ ہو گئے۔

طواف کا پس منظر

طواف کعبہ میں قریش نے اپنی امتیازی خصوصیت کو نمایاں کرنے کے لئے ایک نہایت شرمناک طریق رائج کر دیا تھا کہ سوائے قریش کے دوسرے قبائل کے لوگ طواف کرتے وقت برہنہ ہوتے تھے۔اس مقصد کے لئے خانہ کعبہ میں لکڑی کا ایک تختہ رکھا ہوا تھا جس پر لوگ کپڑے اتار کر رکھ دیتے اور طواف کرتے۔قریش کپڑے پہن کر طواف کرتے تھے۔ستر پوشی کے لئے قریش استعار کپڑا دیدیتے تھے اور جس کو نہ ملے وہ برہنہ طواف کرتا تھا۔

آٹھ ہجری میں مکہ فتح ہوا۔اگلے سال موسم حج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو صحابہ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مامور کر کے حج کے لئے بھیجا۔اس حج سے اصلاحی نظام کا آغاز ہوا۔اور سنت ابراہیمی کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ احیا ہوا۔اور احیائے اسلام کے ساتھ ہی غیر مسلم حکومت کا زوال اور حکومت اسلام کے عروج کی ابتدا کا بھی اعلان ہوا۔پہلی دفعہ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا

گیا۔اور خانہ کعبہ صحیح طور پر بیت اللہ بن گیا۔حضرت ابوبکرؓ نے مناسک حج کی تعلیم دی اور یوم النحر میں خطبہ دیا اور احکام حج بیان کئے اور حضرت علیؓ نے سورہ آل عمران کی چالیس آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اعلان کر دیا گیا کہ آج کے بعد کوئی مشرک مکہ معظّمہ میں داخل نہ ہوسکے گا۔اور آئندہ ہر قبیلے کو آزادانہ طور پر طواف کی اجازت ہوگی۔لیکن کوئی برہنہ طواف نہیں کر سکے گا اور مشرکین نے معاہدات کو توڑ ڈالا ہے آج سے چار ماہ بعد تمام معاہدات ختم ہو جائیں گے۔(بخاری باب حج ابی بکر)

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت تاثیری کہ اس اعلان کے ساتھ اس قدیم رسم جہالت کا خاتمہ ہو گیا۔ احادیث میں بعض واقعات اس قسم کے بھی ملتے ہیں کہ لوگ طواف کرتے وقت گناہوں کے اظہار کے لئے نفس کو ایذا دینے کے مختلف طریقے استعمال کرتے تھے اور یا بعض لوگ عجیب وغریب قسم کے نذر و نیاز مان لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کر دیا مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص نے ناک میں نکیل ڈالی ہوئی ہے اور ایک شخص پکڑ کر کھینچ رہا ہے اور طواف کر رہا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نکیل کٹوا دی اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ دو شخص ایک رسی میں جڑے ہوئے ہیں اور جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کی ہم نے یہ نذر مانی تھی کہ اس طرح پر جڑے ہوئے حج کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **"اس شکنجہ کو دور کرو ۔یہ نذر نہیں ہے۔نذر وہ ہے جس سے خدا کی ذات مقصود ہو"**۔اس قسم کی متعدد بدعات اور توہمات جنہوں نے مناسک حج میں راہ پالی تھی ،حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کو دور کر دیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طواف کے حصہ میں ایک واقعہ

جب حضور علیہ السلام کے چچا حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی وفات ایک دوسرے سے تھوڑے وقفہ کے بعد ہوگئی تو تب مکہ کے قریش نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زیادہ بدتمیزی شروع کر دی اور مخالفت میں بھی سختی کا اضافہ کر دیا۔مخالفین نے دشمنی میں یہ زیادتی اس خیال سے کی کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب اور ان کی بیوی حضرت

خدیجہ رضی اللہ عنہ اس دنیا میں نہیں رہے۔اس لئے ان کے ساتھ جماعت کرنے والوں کی کمی ہوگئی ہے۔اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب اکیلے رہ گئے ہیں۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے حصہ میں نماز ادا کر رہے تھے۔قبیلہ قریش کے کچھ لیڈر بھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنے دنیاوی کاموں میں مصروف تھے۔جب ابوجہل نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ تم میں سے کوئی جا کر ایک مردہ اونٹنی کا اوجھڑی لاسکتا ہے جو کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر رکھ دے گا جب وہ سجدہ میں ہونگے۔

اس مشورہ پر عقبہ بن ابی میت اٹھے اور بازار سے ایک بڑی مردہ اونٹنی کی اوجھڑی جو خون اور گند سے لبریز تھی لے آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے اوپر رکھ دیا جب حضور علیہ السلام سجدہ میں تھے۔جب ان مخالفین ے حضور علیہ السلام کو تکلیف میں دیکھا تو سب نے ہنسنا اور مذاق اڑانا شروع کر دیا۔

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ دوڑتی ہوئی کعبہ تشریف لائیں اور اپنی والد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے اوپر سے گندی اور خون سے لبریز اوجھڑی اتاری۔اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ سے اٹھنے کے قابل ہوئے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ بہت تکلیف دہ وقت تھا۔

خاکسار حج پر ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔مصنف نے لکھا کہ جب وہ طواف کر رہا تھا تو یہ واقعہ اسے یاد آ گیا تو فوراً وہ اسی جگہ پر لیٹ گیا اس خیال سے کہ شاید یہی وہ مقام ہو جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے۔یہ بہت ہی ایمان افروز عمل تھا۔کاش خاکسار بھی یہ عمل اپنے حج کے موقعہ پر ایسا ہی کرتا۔اس طرح کرنا اس مصنف کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محبت اور پیار کے معیار کا اندازہ ہوتا ہے۔جو کہ بہت خوش کن ہے۔اگرچہ یہ عمل اچھا لگتا ہے لیکن میرا یہ مشورہ ہے کہ کسی کو بھی حج کے موقعہ پر طواف کے دوران فرش پر لیٹنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔کیونکہ حج کے دوران لوگوں کا ایک طوفان ہوتا ہے اور ایسا عمل خطرناک بھی ہوسکتا ہے۔

عمرہ

احرام،طواف، سعی،حلق یا قیصر(بال کتر وانا یا سر منڈوانا)

میقات پر وضوء یا غسل کر کے احرام باندھے اور دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد عمرہ کی نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اَنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان کر دے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبۃ اللہ کے اس کونے میں آئیں گے جہاں حجرِ اسود نصب ہے۔اس کونے پر پہنچ کر آپ تلبیہ آخری مرتبہ کہہ کر ختم کر دیں۔سیدھا شانہ کھلا رکھیں گے۔اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کے بغل میں سے احرام کا کپڑا نکال کر بائیں ہاتھ کے کندھے پر ڈال لیں گے۔اس کو اضطباع کہتے ہیں۔حجرِ اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اسود آپ کے دائیں جانب ہو جائے۔پھر طواف کی نیّت کریں۔

طواف کرنے کی نیّت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ اِلَّا اللہُ واللہُ اَکْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ

یا اللہ میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر کا۔پس تو اسے آسان فرما دے مجھ پر اور میری طرف سے قبول فرما ان سات چکروں کو۔نہیں ممکن سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ممکن بچنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت رکھنے کے سوائے اللہ کی مدد سے۔

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور

درج ذیل دُعا پڑھیئے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

یہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گرا دیجئے۔ اور پہلا چکر بیت اللہ شریف کا شروع کر دیجئے۔

پہلے چکر کی دُعا

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ

اَکۡبَرُ۔ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔

کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور نہیں بچنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت کی مگر مدد سے اللہ کی

والصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔

جو بہت بڑا اور عظمت والا ہے نیز اللہ کی رحمت کاملہ اور اس کا سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہو

اَللّٰھُمَّ اِیۡمَاناً بِکَ وَتَصۡدِیۡقاً بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَاءً

اے اللہ ایمان لاتے ہوئے تجھ پر اور تیرے احکام کی تصدیق کرتے ہوئے اور

بِعَھۡدِکَ وَاِتِّبَاعاً لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیۡبِکَ

تیرے عہد کو پورا کرنے کے لئے اور تیرے ہی برحق حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اتباع میں

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ

یہ طواف اختیار کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے عفو اور سلامتی اور درگزر

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا

دائمی چاہتا ہوں۔ دین اور دنیا اور آخرت میں اور حصول جنت میں

وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

جہنم سے نجات کی التجا کرتا ہوں۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار۔

دوسرا چکر شروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دُعا پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

یہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گرا دیجئے۔ اور بیت اللہ شریف کا طواف شروع کر دیجئے۔

دوسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ

اے اللہ بے شک یہ گھر تیرا ہے اور یہ حرم محترم تیرا حرم ہے اور یہاں کا امن وامان تیرا ہی (قائم

وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ

کیا ہوا ہے) اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور بندہ زادہوں

عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ۔ فَحَرِّمْ

اور یہ جگہ تیرے ذریعہ سے جہنم سے نجات پانے کی جگہ ہے پس حرام فرمادے ہمارے گوشت اور

لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّار۔

پوست کودوزخ کی آگ پر۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ

نیز ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما اور زینت بخش اس کو ہمارے دلوں میں اور نفرت پیدا کردے

اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ

ہمارے اندر کفر اور شرک اور نافرمانی اور گناہوں سے اور ہمیں شامل فرما ہدایت یافتہ لوگوں

الرَّاشِدِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ

میں سے۔اے اللہ بچالے مجھ کو اپنے قیامت کے عذاب سے جس دن کہ تو اپنے بندوں کو

عِبَادَكَ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

دوبارہ زندہ فرمائے گا۔اے اللہ عطا فرما مجھے جنت بغیر حساب کتاب کے۔

یہ دعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار۔

تیسرا چکر شروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑا ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دعا پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل دُعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکر شروع کیجئے۔

تیسرے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں (آیات واحکام) میں شک لانے اور تیرا شریک ٹھہرانے

وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ

اور (تیرے احکام کی) مخالفت اور نفاق اور بُرے اخلاق اور بُری چیزیں دیکھنے سے

وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَالَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ

اور برباد ہونے مال اور اہل وعیال کے۔ اے اللہ میں طلب گار ہوں تجھ سے تیری

اَسْئَلُكَ رِضَاكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ

خوشنودی کا اور الٰہی پناہ مانگتا ہوں میں تیرے عذاب سے قبر کے اور جنت کا پناہ مانگتا ہوں

الْقَبْرِ وَالْجَنَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ۔

تیرے غضب اور جہنم کی آگ سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگی کے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اور پناہ مانگتا ہوں موت کی سختی سے۔

یہ دُعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

عَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

چوتھا چکر شروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑا ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دعا پڑھیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل دُعا پڑھتے ہوئے چوتھا چکر شروع کیجئے۔

چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا

اے اللہ عطا فرما میرے اس حج کو ریا کاری سے بچا کر درجۂ قبولیت اور میری کوشش مقبول فرما

مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا، وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا

اور میرے اس حج کو گناہوں کا کفارہ بنا۔ اور میرے ہر نیک عمل کو قبول فرما اور ایسی تجارت کرنی

عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ

نصیب فرما جس میں گھاٹا نہ ہو۔ اے سینوں کے بھیدوں کو جاننے والے مجھے لے آ۔ اے اللہ!

اِلَى النُّوْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ

اندھیرے سے اُجالے کی طرف۔ اے اللہ بے شک میں طلبگار ہوں رحمت کے حصول کے

رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

ذریعوں کا اور تیری بخشش چاہنے کے طریقوں کا اور تمام گناہوں سے بچت

اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

رہنے کا اور ہر نیکی کی توفیق کا اور حصول جنت اور نجات دوزخ کا۔ اے میرے رب مجھے

مِنَ النَّارِ۔ رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا

قانع بنادے اس روزی پر جو تو نے مجھے دی ہے۔ اور برکت فرما جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور

اَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ

بدلہ دے اس مصیبت کا جو تیری طرف سے مجھ پر آئے اچھا (بدلہ)

یہ دُعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہیے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَا

ہم کوآگ کے عذاب سے بچا۔اورہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

غَفَّارُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بڑے غالب اوراے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

پانچواں چکرشروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اورموقع ملے تو حجراسود کو بوسہ دیجئے۔ہجوم ہوتو دورہی سے کھڑا ہوکر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجراسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اوردرج ذیل دعا پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہےاورسب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔اورمندرجہ ذیل دُعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکرشروع کیجئے۔

پانچویں چکرکی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ ظِلَّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ

اے اللہ مجھے جگہ دے اپنے عرش کے سایہ میں جس دن نہیں ہوگا سایہ کہیں سوائے تیرے

عَرْشِكَ وَلَابَاقِیَ اِلَّا وَجْھُكَ وَاسْقِنِیْ وَسَلَّمَ

عرش کے سایہ کے۔اورنہیں باقی رہے گا سوائے تیرے ذات کے اورگھونٹ خوشگواراورخوش

شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَانَظْمَاُ بَعْدَمِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ

ذائقہ نہ پیاس لگے جس کے پینے کے بعد پلا مجھے اپنے رسول ہمارے آقا

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلیَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَبَدًا ۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے پھرکبھی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَیۡرِ مَا أَسۡئَلُكَ مِنۡهُ

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں سوال کیا جن کا تیرے نبی برحق

نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَ

ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ان سب برائیوں

اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا اسۡتَعَاذَكَ مِنۡهُ نَبِیُّكَ

سے پناہ مانگی جن سے تیرے نبی برحق ہمارے آقا

سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے

أَسۡئَلُكَ الۡجَنَّةَ وَنَعِیۡمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیۡ اِلَیۡهَا مِنۡ قَوۡلٍ

مانگتا ہوں تیری جنت اور اس کی نعمتیں اور جو مجھے تیری جنت سے قریب کردے قول یا فعل یا عمل

اَوۡفِعۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ۔ وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا

اور پناہ مانگتا ہوں تیری (جہنم کی) آگ سے اور اس سے جو مجھے اس سے قریب کردے۔

یُقَرِّبُنِیۡ اِلَیۡهَا مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡفِعۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ۔

(جہنم کی آگ سے) وہ کوئی قول ہو یا فعل یا عمل

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّةَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ یَا عَزِیۡزُ یَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

غَفَّارُ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

چھٹا چکر شروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ہجوم ہوتو دور ہی سے کھڑا ہوکر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دعا پڑھیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔اور مندرجہ ذیل دُعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکر شروع کیجئے۔

چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوقاً كَثِيْرَةً فِيمَا بَيْنِي

خداوند! بے شک تیرے مجھ پر بہت سے حقوق ہیں اور میرے اور تیرے درمیان

وَبَيْنَكَ وَحُقُوقًا كَثِيْرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِكَ

میں اور بہت سے حقوق ایسے ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں۔

اللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ

اے اللہ جو ہو تیرا کوئی حق اس میں سے سو تو اس کو معاف کردے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ

اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ فَاغْفِرْهُ لِي وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ

پر رہ جائے اس کو (مخلوق سے) بخشوانے کا تو ذمہ لے لے اور مستغنی کردے مجھے اپنی پاک

فَتَحَمَّلَهُ عَنِّي وَاَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ

کمائی کی توفیق دے کر کسب حرام سے اور اپنی اطاعت میں رکھ کر نافرمانی میں پڑنے

بِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَّنْ

سے بچالے۔اور اپنا دائمی فضل فرما کر غیروں کا دست نگر اور احسان مند

سِوَاكَ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ

ہونے سے بچالے۔اے زیادہ بخشنے والے اے اللہ! بے شک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور

وَوَجْھَكَ كَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَآاَللّٰہُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ

تیری ذات بڑی کرم والی ہے اور تو اے اللہ بڑا بردبار اور کریم عظمت والا ہے اور

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

تو پسند فرماتا ہے عفو ودرگزر کو۔ پس میری خطاؤں کو معاف کر دے۔

یہ دعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

غَفَّارُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار۔

ساتواں چکر شروع

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آ جایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑا ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دعا پڑھیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل دُعا پڑھتے ہوئے تیسرا چکر شروع کیجئے۔

ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ اِیۡمَاناً کَامِلاً وَّ یَقِیۡناً صَادِقاً

خداوند! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق

وَّرِزۡقاً وَّاسِعاً وَّقَلۡباً خَاشِعاً وَّلِسَاناً ذَاکِراً وَّ

اور جھکنے والا قلب اور تیرا ہی ذکر کرنے والی زبان اور پاک طیب کمائی اور (خالص) سچی توبہ اور

کَسۡباً حَلَالاً طَیِّباً وَّ تَوۡبَةً نَّصُوۡحاً وَّتَوۡبَةً قَبۡلَ

اور توبہ کی توفیق مرنے سے پہلے اور راحت سکرات موت کے وقت

الۡمَوۡتِ وَرَاحَةً عِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً بَعۡدَ

بخشش اور رحمت مرنے کے بعد اور درگزر اور معافی عتاب کے وقت اور

الۡمَوۡتِ وَالۡعَفۡوَ عِنۡدَ الۡحِسَابِ وَالۡفَوۡزِ بِالۡجَنَّةِ

کامیابی حصول جنت میں اور نجات دوزخ سے تیری رحمت

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحۡمَتِكَ یَا عَزِیۡزُ یَا غَفَّارُ۔

کے طفیل اے بڑے غالب بخشنہار۔ اے میرے رب

رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡماً وَّاَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ

وسیع فرمادے میرا دائرہ علم (دین) کو اور شامل فرما مجھے نیک لوگوں میں۔

یہ دُعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّةَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ یَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

یہ دُعا رکن یمانی پر پہنچ کر ختم کر ڈالنی چاہیئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اے رب ہمارے ہمیں عنایت فرما دنیا میں بھلائی و بہتری اور آخرت میں بھی بھلائی اور

عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا

ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں داخل فرما جنت میں زمرہ میں نیک لوگوں کے اے

عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بڑے غالب اور اے بڑی بخشش والے اے جہانوں کے پروردگار

اب آپ حجرِ اسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیجئے۔ ہجوم ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر چھڑی سے یا ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور چھڑی یا ہاتھ کو چوم لیں اور درج ذیل دُعا پڑھیئے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ط

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

یہ پڑھ کر دونوں ہاتھ گرا دیجئے۔ اور اب ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں۔

(حجر اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان جو جگہ ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں)

مقام ملتزم کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ ٥ یَا ذَاالْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِ حْسَانِ ٥ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ اَرْجُوْرَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِ حْسَانِ ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ ۔ آمین۔

اے اللہ اے مالک (اس) قدیمی گھر خانہ کعبہ کے۔ آزاد فرما ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادوں کی گردونوں کو اور ہماری ماؤں اور بھائیوں کو اور ہماری اولاد کی گردنوں کو (دوزخ کی آگ سے۔ اے صاحب جودو کرم اور (صاحب) فضل وعطا! اے (اپنے بندوں پر) احسان کرنے والے اے اللہ! اچھا فرما انجام ہمارے تمام کاموں کا اور ہمیں بچالے دنیا کی رسوائی سے اور آخرت کے عذاب سے۔ اے اللہ! میں تیرا ایک بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہوں۔ آ کھڑا ہوں زیر سایہ تیرے گھر کے دروازے کے۔ لپٹا ہوا تیرے گھر کی چوکھٹوں سے گریہ وزاری کر رہا ہوں۔ تیرے سامنے امیدوار ہوں تیری رحمت کا اور خائف ہوں تیرے عذاب دوزخ سے۔ اے ہمیشہ سے احسان کرنے والے اے اللہ بے شک میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ جو ذکر یا تیری (حمد وثنا) کروں اسے قبول فرما اور ہلکا کر دے۔ میرے گناہوں کے بوجھ کو اور اصلاح فرما میرے کاموں میں اور

پاک صاف کر دے میرے قلب کو روشن کر دے میرے لئے میری قبر کو اور بخش دے میرے گناہوں کو اور سوال کرتا ہوں میں (اے اللہ) تجھ سے اعلیٰ درجات کا جنت میں۔ آمین۔

یہ دُعا ختم کر کے مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعت نماز پڑھیں۔ نیت نماز واجب الطواف کی کریں اور سلام پھیر کر یہ دُعا پڑھیں۔

مقام ابراھیم کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ اِيْمَاناً يُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَيَقِيْناً صَادِقاً حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضَاءً مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ مُسْلِماً وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا تَوَفَّنِیْ فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمّاً اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاَشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصّٰلِحٰتِ اَعْمَالَنَا۔ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے میری چھپی اور کھلی باتوں کو۔ پس قبول فرما (گناہوں کے بارے میں) میری معذرت۔ اور تجھے معلوم ہے میری حاجت۔ پس پورا کر دے میری مانگ کو اور تو جانتا

ہے(عیوب) جو میرے نفس میں ہیں۔پس درگزر فرما میری خطاؤں سے۔اے میرے رب بے شک میں مانگتا ہوں تجھ سے ایسا ایمان جو پیوست ہو جائے میرے قلب میں اور (ایسا) سچا یقین (چاہتا ہوں) کہ مجھے یقین ہو جائے کہ جو (اچھی یا بری بات) مجھے پیش آئے وہ میرے لئے پہلے سے مقدر تھی اور رضائے کامل عطا فرا اپنی طرف سے اس پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے کہ تو ہی میرا کارساز (نگہبان) ہے دنیا وآخرت میں (الٰہی) مجھے حالت اسلام پر اور داخل فرما مجھے نیک بندوں کے زمرہ میں۔اے ہمارے رب! نہ چھوڑ ہمارا اس جگہ موت دیجیو (کعبہ کے طفیل) کوئی گناہ مگر اسے بخش دے اور ہماری تمام دشواریوں کو آسان فرما دے۔اور ہماری تمام حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمارے کام ہم پر آسان فرما دے اور کھول دے ہمارے سینوں کو (نور سے) اور منور کر دے ہمارے قلوب کو (نور معرفت سے) اور انجام دے ہمارے نیک عملوں کو خیر وخوبی کے ساتھ۔اے ہمارے رب ہمیں حالت اسلام پر موت دیجیو اور اپنے نیک بندوں کے زمرہ میں داخل فرما اور دین و دنیا میں رسوا ہونے سے اور فتنوں میں پڑنے سے محفوظ رکھیو۔قبول فرما اے سب جہانوں کے پروردگار (قبول فرما) اور درود اور سلام ہو اللہ کا اس کے پیارے ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر آپ کے تمام اصحاب پر۔

اس کے بعد زمزم شریف پر آیئے اور قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں آبِ زمزم پیجئے اور الحمدللہ کہہ کر یہ دُعا مانگیئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے اللہ مجھے علم نافع نصیب فرما اور وسعت اور فراخی کے ساتھ روزی عطا فرما اور ہر بیماری سے شفاء دے۔

آپ کا عمل طواف مکمل ہو گیا

اس کے بعد کوہِ صفا کی طرف سعی کے لئے جائیں۔

سعی کے سات چکر ہوتے ہیں۔ یہ ارکان حج کا ایک حصہ ہے۔ صفا سے مروہ تک پہلا چکر ہوگا۔ پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔ اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ جس وقت نماز کی اقامت ہو تو سعی چھوڑ دینا چاہئے۔ اسی طرح جب نماز جنازہ تیار ہو تو سعی کو چھوڑ دینا چاہئے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس قدر سعی باقی ہو اس کو ادا کریں۔

کوہِ صفا پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے کعبۃ اللہ نظر آ سکے۔ پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر درود شریف پڑھیں۔ اس مقام کا قبولیت دُعا سے تعلق ہے اس مقام پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے کمال اضطراب سے پانی کے لئے دُعائیں کیں جنہوں نے زمزم کے چشمہ کو پیدا کیا۔ بعض مقامات کو قبولیت دُعا سے ایک خاص تعلق ہوتا ہے اس مقام پر کم از کم اس قدر قیام کریں کہ جتنا وقت دو تین رکوع قرآن کریم پڑھنے میں صرف ہوتا ہے۔ غرض موقعہ دُعا کا ہے۔ ہر ایک کے لئے دُعا کریں۔ اپنے خاندان کے لئے دُعا کریں۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے حق میں دُعا کریں۔ مقام اور وقت قبولیت دُعا کا ہے۔ اپنی زبان میں بھی اپنے مقاصد کے لئے دُعائیں کریں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ

جُنۡدَہٗ وَھَزَمَ الۡاَ حۡزَابَ وَحۡدَہٗ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وَلَوۡ کَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلۡتَ وَقَوۡلُكَ الۡحَقُّ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَاِنَّكَ لاَ تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ۔ وَاِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ کَمَا ھَدَیۡتَنِیۡ لِلۡاِ سۡلاَمِ اَنۡ لَّا تَنۡزِعَہٗ مِنِّیۡ حَتّٰی تَوَفَّانِیۡ وَاَنَا مُسۡلِمٌ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَ کۡبَرُ وَلاَ حَوۡلَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ اِلٰی یَومِ الدِّیۡنِ۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَشَائِخِیۡ وَلِلۡمُسۡلِمِیۡنَ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں راستہ بتایا۔سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں نعمت دی۔سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہمیں الہام کیا۔سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں راہ بتائی۔اگر وہ ہم کو راستہ نہ بتاتا تو ہمیں راستہ نہ ملتا۔اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ ایک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اس کے لئے ملک ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔جلاتا ہے اور مارتا ہے۔اور وہ زندہ ہے جو نہیں مرے گا۔بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ کے سوا کوئی برحق نہیں جو ایک ہے اس کا وعدہ سچا ہے۔مدد کی اس نے اپنے بندے کی اور اس کے لشکر کو غالب کیا۔اور اس اکیلے نے تمام گرہوں کو شکست دی۔نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر خالص اسی کی۔خالص اس کے دین کی اگرچہ کافر برا منائیں۔اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق

ہے مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کرونگا۔اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسا تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی ہے۔نہ چھین لے مجھ سے وہ ہدایت یہاں تک کہ تو مجھے وفات دے ایسے حال میں کہ میں مسلمان ہوں۔اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔اور نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اور نہیں طاقت نیکی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر اللہ کی مدد سے جو بلند شان اور عظمت والا ہے۔اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت اور سلامتی بھیج اور ان کی آل اور اصحابوں اور پیروؤں پر قیامت کے روز تک۔اے اللہ مجھے اور میرے والدین اور میرے بزرگوں اور سب مسلمانوں کو بخش دے اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔

اس کے بعد صفا سے ذکر الٰہی اور دُعائیں کرتے ہوئے معمولی رفتار سے مروہ کی طرف چل پڑیں۔کوئی ڈیڑھ دوسو قدم چل کر اس جگہ پر پہنچ جائیں گے جہاں حضرت ہاجرہؓ بے قرار ہو کر دوڑی تھیں اس حصہ کو میلین کہتے ہیں۔اس لئے سعی کرنے والے کو اس حصہ میں تیز رفتار سے چلنا چاہیئے جو دوڑنے کا رنگ تو رکھتی ہو مگر بے تحاشا دوڑنا مقصود نہیں۔میلین کے درمیان عورتوں کو دوڑنا نہیں چاہیئے۔اس جگہ کے دونوں طرف سبز رنگ کے اونچے پتھر لگا دئے ہوئے ہیں تا کہ سعی کرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس فاصلہ کے اندر تیز قدم چلنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔

اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور تیرے نام سے ہی زندہ ہوتا ہوں۔

میلین کے درمیان پڑھنے والی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَمْ نَعْلَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَ كْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوراً وَّسَعْياً مَّشْكُورًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوراً۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو جانتا ہے وہ جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو زبردست بزرگی والا ہے اور دکھا مجھے وہ راہ جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ اس کو مقبول حج کر دے اور میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ مجھے اور میرے ماں باپ اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے دُعاوں کو قبول کرنے والے اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

اے ہمارے رب العزت ہم کو صبر دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط فرما اور ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے مقابلہ میں (سورہ بقرہ)

پہلا چکر صفا سے مروہ تک اور دُعا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً وَّمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلاً طَوِيْلاً۔ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۔ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لاَ شَىْءَ قَبْلَهٗ وَلاَ بَعْدَهٗ۔ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَائِماً لاَ يَمُوْتُ وَلاَ يَفُوْتُ اَبَداً ۔ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ ۔ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ۔ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالاَ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقاً ۔ ذَالِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْماً۔ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلاَ نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔



صفا اور مروہ کے درمیان سعی ادا کرنے کا ایک منظر مکہ مکرمہ



منیٰ میں مسجد الخیف کا منظر

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ یقیناً سب سے بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اللہ عظیم پاک ومنزّہ ہے۔ اور اللہ اپنی کریمانہ صفات کے ساتھ موجود ہے اور صبح وشام اسی کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور کچھ وقت کیلئے رات کو اس کو سجدہ کرو اور لمبی رات تک اس کی پاکی بیان کرو۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دے دی۔ نہ تو کوئی شے اس سے پہلے تھی اور نہ ہی بعد میں ہوگی۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات ہے۔ اس کو نہ تو کبھی موت آئے گی اور نہ ہی وہ وفات پائے گا۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار ہمیں تو بخش دے، رحم فرما اور معاف کر دے اور عزت دے، اور درگزر فرما اس سے جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ اور تو یا اللہ! سب سے زیادہ عزت اور بزرگی والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو آگ سے اس حال میں نجات دے کہ ہم صحیح سالم، کامیاب ہوں۔ خوش ہوں، تیرے نیک بندوں کے ساتھ خوشخبری دینے والے ہوں۔ جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالح لوگوں میں سے ہوں اور کس قدر عمدہ ہے اس کی یہ رفاقت یہ لوگ ہیں کہ اللہ کی طرف سے ان پر فضل وکرم ہوگا اور اللہ ان پر خبر رکھنے والا اور جاننے والا کافی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حق اور سچ ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہم صرف اسی کے دین کیلئے خالص ہوکر اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ کافر اس کو ناپسند ہی کریں۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔

اے ہمارے رب العزت! ہم پر صبر نازل فرما اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے

دوسرا چکر مروہ سے صفا تک

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَتَخِذْ صَاحِبَةً وَلاَ وَلَداً ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِىْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْعَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ أَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلاِ خْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِ يْمَانِ وَلاَ تَجْعَلْ فِىْ قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْم ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالاَ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَ عَزُّ الاَ كْرَمُ ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَا كِرٌ عَلِيْمٌ ۔

’’اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ واحد اور یکتا ہے۔ ایسا بے نیاز ہے کہ اس نے نہ تو اپنی بیوی بنائی اور نہ ہی اولاد، اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی ذلّت کے وقت اس سا کوئی مددگار رہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کر۔ یا اللہ تو نے اپنی نازل کردہ کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھے ہی پکارو میں تمہاری پکار سنتا اور دُعا قبول کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھے ہی پکارا ہے۔ اس لئے ہمیں بخش دے جیسا کہ تو نے ہمیں حکم دیا ہے۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ یہ آواز دیتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ سو ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہ اب بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دے۔ اے ہمارے رب جو تو نے اپنے رسولوں کے واسطے سے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ ہمیں عطا کر اور ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا ہے اور تجھ سے ہی آس، اُمید رکھی ہے اور تیری ہی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔

اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے آگے جا چکے ہیں اور ایمان والوں کیلئے ہمارے دلوں میں کھوٹ نہ پیدا کردے۔ اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما اور معاف کردے اور عزت دے اور ہم سے درگزر فرما اس سے جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ اور تو یا اللہ! سب سے زیادہ عزت اور بزرگی والا ہے۔ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔‘‘

تیسرا چکر صفا سے مروہ تک اور دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَاٰجِلَهٗ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْماً وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ۔ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔"

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا فرما دے اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ میں تجھ سے ہر چیز کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اس کو ابھی کر دے یا بعد میں کر دے۔ میں تجھ سے اپنے گناہ کی معافی چاہتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما اور معاف کر دے اور عزت دے اور درگزر فرما۔ اس سے جسے تو جانتا ہے بے شک تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ اور تو یا اللہ! سب سے زیادہ بزرگی والا ہے۔ اے رب تو میرے علم میں اضافہ کر۔ اور مجھ کو ہدایت دینے کے بعد میرے دل میں کھوٹ پیدا نہ کر اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا کر۔ بے شک تو سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ یا اللہ مجھ کو میری آنکھ اور کان میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، یا اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو پاک ہے میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ یا اللہ میں تیرے نام کے ساتھ کفر سے اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ تیری دائمی حفاظت کے ذریعے تیری سزا سے میں پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ تیری اتنی تعریف نہ کر سکوں جتنی کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان، جاننے والا ہے۔"

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے ہمارے رب العزت! ہم ایمان لائے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سے بہتر ہے

چوتھا چکر مروہ سے صفا تک اور دُعا

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ۔ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْن ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلاَمِ۔ أَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوراً وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْراً وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْراً ۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ۔ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللهُ ۔ سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اَللهُ ۔ رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالاَ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ یا اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں۔ جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور ہر چیز کی بخشش مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے یقیناً تو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جو بادشاہ ہے اور واضح حق ہے محمد اللہ کے رسول ہیں جو وعدے کے سچے، امانت دار ہیں، یا اللہ جیسا کہ تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے، میں تجھ سے یہ بھی مانگتا ہوں کہ یہ مجھ سے میری موت سے پہلے چھین نہ لینا۔ مجھے موت آئے تو اس حال میں کہ میں مسلمان ہوں۔ اے پرودگار میرے دل، کانوں، آنکھوں اور سینے میں نور بھر دے، یا اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے اور میں سینے کے وسوسوں، معاملات کی خرابی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں اُڑاتی ہیں، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے رحم فرما، یا اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکا۔ یا اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے ہم تیرے ذکر کا حق ادا نہیں کر سکے۔ اے پروردگار تو بخش دے رحم فرما اور معاف کر دے۔ تو ہمیں عزت دے اور درگزر فرما اس سے جو تو جانتا ہے۔ یقیناً تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو یا اللہ سب سے زیادہ عزت وتکریم والا ہے، بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو شخص خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔''

پانچواں چکر صفا سے مروہ تک اور دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ۔ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى۔ وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى۔ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ یا اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ تیری شان کس قدر بلند ہے۔ یا اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ تیری شان کس قدر بلند ہے۔ یا اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ تیری شان کس قدر بلند ہے۔ یا اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما اور ہمارے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور کر دے اور ہمیں کفر، فسق و فجور اور نافرمانی سے متنفر کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل فرما۔ اے ہمارے پروردگار تو بخش دے، رحم فرما اور معاف کر دے۔ ہمیں عزت دے اور درگزر فرما اس سے جو تو جانتا ہے بے شک جو تو جانتا ہے وہ ہم نہیں جانتے۔ یقیناً تو اے اللہ سب سے زیادہ عزت و تکریم والا ہے، یا اللہ مجھے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ یا اللہ ہدایت کے ساتھ میری رہنمائی فرما اور پرہیزگاری کے ذریعہ مجھے پاک صاف کر دے۔ اور دنیا اور آخرت میں مجھے بخش دے۔ اے پروردگار، اپنی برکتیں رحمتیں فضل و کرم اور رزق کو ہم پر پھیلا دے۔ اے اللہ میں تجھ سے باقی رہنے والی ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو نہ تو بدلیں اور نہ کبھی ختم ہوں۔ یا اللہ میرے دل، کان، آنکھ اور زبان کو منور کر دے، میرے دائیں، اوپر نور ہی نور کر دے۔ میری جان میں نور پیدا کر دے اور میرے لئے نور کو بڑا کر دے۔

یا اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے اللہ! مجھے اس دِن اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

چھٹا چکر مروہ سے صفا تک

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ اَللّٰھُمَّ بِنُوْرِکَ اھْتَدَیْنَا وَبِفَضْلِکَ اسْتَغْنَیْنَا وَفِیْ کَنَفِکَ وَاِنْعَامِکَ وَعَطَائِکَ وَاِحْسَانِکَ اَصْبَحْنَا وَأَمْسَیْنَا۔ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَکَ شَیْءٌ وَالْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَکَ شَیْءٌ وِالظَّاھِرُ فَلَا شَیْءٌ فَوْقَکَ۔ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَیْءٍ دُوْنَکَ۔ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاِفْلَاسِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْغِنٰی وَنَسْئَلُکَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمَ مَالَا نَعْلَمُ۔ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ أَوِعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ أَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہم اسی کے لئے دین کو خالص سمجھتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اگرچہ کافر اس کو ناپسند ہی کریں۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں۔ اے اللہ تیرے ہی لئے وہ تعریفیں ہیں جو ہم کرتے ہیں اور اس سے بھی بہتر تعریفیں ہیں جو ہم کہتے ہیں۔ یا اللہ میں تیری رضا اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غضب اور آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور ہر دو چیز جو قول، فعل اور عمل سے مجھے اس کے قریب کر دے۔ پروردگار تیرے نور ہی کے ذریعے ہم نے ہدایت پائی ہے اور تیرے فضل ہی سے ہم غنی ہوئے اور تیرے انعام، عطا، احسان اور مہربانی سے ہم نے صبح وشام کی ہے۔ تو ہی سب سے اوّل ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی تو ہی سب سے آخر ہوگا کہ تیرے بعد کوئی چیز نہ ہوگی۔ تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے کہ تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ ہم تجھ ہی سے مفلسی، کاہلی، عذاب قبر اور تونگری کے فتنہ سے پناہ مانگتے ہیں اور جنت میں کامیابی چاہتے ہیں۔

اے پروردگار تو بخش دے، رحم کر اور معاف کر دے تو ہمیں عزت دے اور درگزر فرما اس سے جو تو جانتا ہے۔ یقیناً تو وہ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو یا اللہ سب سے زیادہ عزت و تکریم والا ہے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔''

ساتواں چکر صفا سے مروہ تک اور دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قَلْبِیْ وَ کَرِّہْ اِلَیَّ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔ اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ بِالْخَیْرَاتِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ بِفَضْلِکَ اٰمَالَنَا وَسَھِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاکَ سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ اَعْمَالَنَا۔ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی۔ یَا مُنْجِیَ الْھَلْکٰی۔ یَا شَاھِدَ کُلِّ نَجْوٰی۔ یَا مُنْتَھٰی کُلِّ شَکْوٰی۔ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ۔ یَا مَنْ لَاغِنَیَّ بِشَیْءٍ عَنْہُ وَلَا بُدَّ لِکُلِّ شَیْءٍ مِنْہُ۔ یَا مَنْ رِزْقُ کُلِّ شَیْءٍ عَلَیْہِ وَمَصِیْرُ کُلِّ شَیْءٍ اِلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا۔ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ۔ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ۔ رَبِّ اَتْمِمْ بِالْخَیْرِ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْراً فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور یقیناً اللہ سب سے بڑا ہے اور کثرت کے ساتھ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ یا اللہ میرے لئے ایمان کو محبوب بنادے اور میرے دل میں اس کی چاہت پیدا کردے اور میرے لئے کفر، فسق و فجور اور نافرمانی کو ناپسند بنادے اور ہدایت پانے والوں میں شامل کرلے پروردگار تو بخشش دے رحم کر اور معاف کردے اور ہمیں عزت دے اور درگزر فرما اس سے جو تو جانتا ہے یقیناً تو وہ کچھ جانتا ہے جو ہم نہیں جانتے۔ بے شک تو یا اللہ سب سے زیادہ عزت و تکریم والا ہے۔

اے پروردگار تو ہماری زندگیوں کا بھلائیوں کے ساتھ خاتمہ فرما۔ اور اپنی مہربانی سے ہماری امیدوں کو پورا کردے اور اپنی رضامندی بھیج کر ہمارے راستے آسان کردے اور تمام حالات و احوال میں ہمارے اعمال عمدہ بنادے، اے غرق شدہ کو بچانے والے، اے ہلاک شدہ کو نجات دینے والے اے ہر چھپی ہوئی چیز کو دیکھنے والے، اے منتہائے ہر شکوہ شکایت، اے ازل ہی سے احسان کرنے والے، اے بھلائیوں کے قائم و دائم رکھنے والے، اے وہ ذات کریم کہ جس سے کسی چیز میں بے پروائی نہیں برتی جاسکتی اور ہر چیز میں اسی کی حاجت کی ضرورت ہے۔ اے وہ ذات اقدس کہ ہر چیز کا رزق اسی کے ذمہ ہے اور ہر چیز کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اے پروردگار میں ہر اس برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو تیری طرف سے ہم تک پہنچے۔ اور ہر اس برائی سے بھی جس کو تو ہم سے روک دے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔ اے پروردگار ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دینا اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ ملانا کہ نہ تو ہم رسوا ہوں اور نہ آزمائش میں پڑیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے آسانی پیدا فرما ہمیں تنگی میں نہ ڈال۔ یا رب تو بھلائی کے ساتھ خاتمہ کر۔ بلاشبہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں کا طواف کرے اور جو شخص خوشی سے بھلائی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے۔''

صفااور مروہ کی سعی کے بعد عمرہ کے کل افعال ختم ہو چکے۔اب چاہئے کہ مسجد الحرام سے باہر آئیں۔ تمام سر منڈائیں یا کچھ سر کے بال کترائیں۔عورتوں کو بال منڈوانا جائز نہیں بلکہ تمام سر کے بالوں یا چوتھائی سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ کے پھر آرام سے احرام اُتار دیں اور نہا دھو کر معمول کے مطابق کپڑے پہن لیں۔

آپنے اپنا ساتواں چکر مروہ پر مکمل کر لیا ہے۔**آپ نے سعی کا عمل مکمل کر لیا۔**

سعی مکمل کرنے کے بعد آپ کو اپنے سر کے بال کٹوانے چاہئیں یا چھوٹے کروانے چاہئیں۔ عورتوں کو اپنے بال منڈوانا جائز نہیں بلکہ تمام سر کے بالوں یا چوتھائی سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ کے پھر آرام سے احرام اتار دیں۔بال کٹوانے یا چھوٹے کروانے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔عمرہ مکمل کرنے کے بعد اپنا احرام اتار دیں۔اس کے بعد احرام کی حالت میں عائد ہونے والی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔نہا دھو کر اپنی پسند کے مطابق کپڑے پہن لیں۔اور معمول کے مطابق زندگی بسر کر لیں۔

حج تمتع کی صورت میں۔حج شروع ہونے سے پہلے آپ کو مکہ کے باہر ایک جگہ تنعیم ہے۔جہاں مسجد عائشہ واقع ہے۔وہاں جا کر دوبارہ احرام باندھنا ہو گا۔دہاں جانے کے لئے مکہ سے گورنمنٹ کی بسیں یا ٹیکسی آسانی سے مل جاتی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اے ہمارے رب العزت بخش دے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں

ہماری زیادتیاں بھی اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔اور ہماری مدد فرما کفار کے مقابلہ میں

مناسک حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دِن (۸ ذی الحجہ): فجر کی نماز کے بعد مکہ سے منیٰ کو روانگی۔ منیٰ میں ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں۔ ظہر عصر اور عشاء میں چار کی بجائے دو فرض پڑھیں۔ رات منیٰ میں قیام۔

حج کا دوسرا دِن (۹ ذی الحجہ): فجر کی نماز منیٰ میں پھر عرفات کے لئے روانگی۔ عرفات میں ظہر اور عصر جمع۔ یہاں سے مغرب کے وقت نماز ادا کئے بغیر مزدلفہ کے لئے روانگی۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں۔ چار کی بجائے دو فرض اور کوئی نفل نہیں۔ رات مزدلفہ میں قیام۔ مزدلفہ میں 49 یا 70 کنکریاں اکٹھی کرلیں۔ بلکہ اچھا ہوگا اگر کچھ زائد بھی رکھ لیں۔

حج کا تیسرا دِن (10 ذی الحجہ): مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منیٰ کے لئے روانگی۔ بڑے شیطان کی رمی پھر قربانی پھر سر کے بال منڈوانا یا کتروانا پھر غسل لے کر احرام کھول دیں پھر طواف زیارت کے لئے مکہ جانا پھر واپس منیٰ آنا۔

حج کا چوتھا دِن (11 ذی الحجہ): منیٰ میں زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنا۔ طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تو آج کرلیں۔ لیکن طواف کے بعد پھر واپس منیٰ آنا ہوگا۔ رات منیٰ میں قیام

حج کا پانچواں دِن (۱۲ ذی الحجہ): منیٰ میں زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنا۔ چھوٹے اور درمیانے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دُعا کریں اور پھر بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں۔ پھر مغرب سے پہلے مکہ کے لئے روانگی۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ۱۳ ذی الحجہ بھی منیٰ میں ٹھہریں اور پھر زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کر کے مکہ جائیں۔ طواف زیارت اگر پہلے نہیں کیا تو مکہ پہنچ کر کرلیں۔

حج کے لئے جو سامان آپ کے ساتھ لے کر جانا ہوگا۔

1۔ سونے کے لئے بستر 2۔ بستر کے لئے چادر 3۔ تکیہ 4۔ کم از کم دو تولئے

5۔ صابن بغیر خوشبو والا 6۔ سلیپر 7۔ مرد کے لئے دو احرام 8۔ سفید چھتری

9۔ عورت کے لئے سفید سوتی لباس اور سر کا رومال 10۔ جائے نماز 11۔ چھوٹا قرآن مجید

حج

احرام۔طواف قدوم۔وقوف عرفات۔وقوف مزدلفہ۔رمی جمرا عقبہ
قربانی حلق وقصر۔طواف زیارت۔رمی جمرات۔طواف الوداع

میقات پر وضو یا غسل کر کے احرام باندھے اور دو رکعت نفل
ادا کرنے کے بعد قبلہ رو ہو کر حج کی نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

اس کے بعد تین بار تلبیہ پڑھے۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ

مسجد الحرام میں داخل ہو کر طوافِ قدوم کرے۔طواف کی نیت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَّمِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْہُ
لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

طواف کے بعد اگر سعی کرنے کا ارادہ ہو تو یہ طواف اضطباع کے ساتھ کرنا ہوگا۔



منیٰ میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا ایک منظر



مسجد قبا مدینہ منورہ

حج کے پانچ دِن اور منیٰ کو روانگی

۸ رذی الحجہ سے ۱۲ رذی الحجہ کے دِن کہلاتے ہیں۔یہی دِن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن مکمل ہوتا ہے۔

حج کا پہلا دِن

۷ رذی الحجہ مغرب کے بعد ۸ رذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔رات ہی کو منیٰ کے لئے روانگی کی سب تیاری کرلیں۔سنّت کے مطابق پہلے غسل کریں تو افضل ہے، ورنہ وضو کریں اور اس غسل میں نیت احرام کی کریں۔احرام کی چادریں باندھ کر سر ڈھک کر دو رکعت نفل پڑھیں۔

حج کی نیّت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡہِ وَبَارِكۡ فِیۡہِ۔ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

’’اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کردے اور مجھ سے قبول کرلے اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لئے برکت ڈال۔نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔‘‘

اس کے بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں۔آہستہ آواز سے درود شریف پڑھیں۔اب آپ پر ایک دفعہ پھر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوگئیں۔احتیاطاً ایک دفعہ یہ پابندیاں کتاب میں پھر دیکھ لیں۔اگر ہوسکے تو احرام شریف میں جا کر بیت اللہ کا طواف کریں اور طواف کی ۲ رکعت پڑھ کر احرام کی نیت سے دو رکعت نماز نفل پڑھ لیں اور حج کی نیت وہاں کریں، یہ افضل ہے، مگر لازمی اور ضروری نہیں۔معلم کی سواری جو منیٰ حاجیوں کو لے جارہی ہے۔اس کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں آپ رہ نہ جائیں اور بعد میں پریشان ہوتے پھریں۔اس لئے احتیاط لازم ہے۔منیٰ کو

روانگی ۸ ؍ذی الحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہوسکتی ہے۔ منیٰ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۵ کلومیٹر دور ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اور حج کے دنوں میں خیموں سے خوب آباد ہوتا ہے۔ سڑکیں پکی ہیں۔ وہاں معلموں کے خیموں کے لئے قطعات مخصوص کر دیئے جاتے ہیں۔ سڑکوں اور قطعوں کے با قاعدہ نام رکھے ہوئے ہیں ۔ بجلی اور پانی کا معقول انتظام ہے۔ جگہ جگہ بیت الخلاء اور وضوء خانے تعمیر کئے گئے ہیں۔

۸ ؍ذی الحجہ کی صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوکر منیٰ کی جانب سے کوچ ہوگا۔ اس سفر میں تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو آپ کے یہ کلمات بہت پسند ہیں۔ جتنی کثرت سے حاجی اس کو پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا قرب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کے ساتھ ہوگا۔ ساتھ ساتھ استغفار پڑھتے رہیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔ ظہر سے پہلے پہلے آپ انشاء اللہ منیٰ پہنچ جائیں گے۔ آپ کے معلم نے آپ کے لئے خیمہ میں یا جہاں بھی قیام کی جگہ کا انتظام کیا ہے، وہاں آپ آرام کریں۔ یہاں کے مناسک حج میں آج ظہر، عصر، مغرب اور عشاء تک چار (۴) اور نو (۹) ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ نمازیں منیٰ میں ادا فرمائی تھیں۔

منیٰ کو روانہ ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَلَكَ اَدْعُوْ وَارْزُقْنِيْ صَالِحَ عَمَلِيْ وَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْعُيُوْبِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَفِكْرِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَعَافِنِيْ فِيْمَا عَافَيْتَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَرَدْتُ، فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْراً وَّحَجِّيْ مَبْرُوْراً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

یا اللہ! میری امیدیں صرف تجھی پر لگی ہوئی ہیں اور صرف تجھی کو پکارتا ہوں۔ مجھ کو میرے عمل صالح کا توشہ عطا فرما۔ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے عیبوں پر پردا ڈال دے۔ میرے دل و نظر اور فکر و سوچ کو پاک کر دے۔ میرے سینے کی گرہوں کو کھول دے۔ میرا معاملہ آسان کر دے اور مجھے ان لوگوں کی طرح عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ہے اور مجھ پر بھی اسی طرح احسان کر جس طرح تو نے اپنے اطاعت گزاروں پر احسان کیا ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! تیری ہی طرف میرا دھیان ہے اور میں تیری ہی ذات کو چاہتا ہوں۔ میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے حج کو مقبول بنا دے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

منیٰ میں یہ دُعا پڑھیں

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سُبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَائُهٗ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَیْهِ۔

پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی سیر گاہ زمین میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی شان قہاری کا ظہور دوزخ کی آگ میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنت میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم قبر میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی روح ہوا میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بنایا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔

حج کا دوسرا دِن

آٹھ (۸)/اور نو (۹)/ذی الحجہ کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنے کے بعد نو (۹)/ذی الحجہ کو عرفات کے لئے روانگی ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ (۹)/ذی الحجہ کو فجر کے فرضوں کے بعد تیرہ (۱۳)/ذی الحجہ کی نماز عصر تک تکبیرات شریف پکاری جائیں۔

عرفات

عرفات وہ میدان ہے جہاں حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کی جُدائی کے بعد ملاپ اور ملاقات ہوئی تھی۔ یہ میدان منیٰ سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر ہے۔ سڑکیں کشادہ اور پختہ بنادی گئی ہیں۔ منیٰ اور عرفات کے راستے میں سے مزدلفہ آتا ہے، جو جاتے ہوئے ایک طرف رہ جاتا ہے۔ مسجد نمرہ کا کچھ حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے وہاں وقوف کرنے سے حج نہیں ہوتا۔ عرفات میں بھی معلموں کے مخصوص خیمے ہوتے ہیں۔ آپ کو مکہ معظّمہ سے منیٰ لانے والی گاڑی یہاں سے عرفات لے جائے گی عرفات کی طرف جاتے ہوئے ان لمحات میں خشوع خضوع کے ساتھ دُعائیں مانگیں۔

''اے اللہ! تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس میدانِ عرفات میں جا کر اُمت کے لئے دُعائیں مانگی تھیں، اُسی میدان میں ہم تیرے پاس آرہے ہیں، اے اللہ! تو ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رہنے میں ہماری مدد فرما''

قافلے فجر کی نماز کے بعد سے عرفات پہنچنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں انسانوں کا ایک سمندر آپ کو نظر آئے گا جس میں آپ بھی شامل ہیں۔ اس سمندر کی موجیں ایک دوسرے کے ساتھ لہراتی آگے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ اب نہ قومیت کی پرواہ نہ زبان کا خیال، نہ رنگ کی پرواہ نہ نسل کا خیال، سب ایک دوسرے کے کندھے سے کندھے ملائے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ عرفات کی جانب یہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ سب اللہ کے مہمان ہیں۔ ان سب کو اللہ نے بلایا ہے۔ یہ سب اللہ کی طلبی پر یہاں آئے ہیں اور پھر جس قدر ہو سکے، تلبیہ، درود شریف اور کلمہ چہارم جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ پڑھا اور پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے خوب پڑھیں۔ اور عرفات کے راستے میں پڑھتے ہوئے جائیں۔



عرفات کے میدان کا ایک منظر



عرفات کے میدان میں مسجد نمرہ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غُدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ۔ وَاقْرَبْھَا مِنْ رِضْوَانِكَ۔ وَابْعَدْھَا مِنْ سَخَطِكَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْھَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْراً وَّحَجِّیْ مَبْرُوْراً وَّارْحَمْنِیْ وَلاَ تُخَیِّبْنِیْ۔ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ ۔اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے اللہ! میری تمام صبحوں سے اس صبح کو بہترین کر دے۔اپنی رضا مندی سے زیادہ قریب کر دے اور اپنے غصے سے زیادہ دور کر دے۔اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ذات کو چاہتا ہوں۔پس میرے گناہوں کو بخش دے اور حج کو قبول کر اور مجھ پر رحم فرما اور محروم نہ کر اور میرے سفر میں برکت ڈال اور عرفات میں میری حاجت پوری کر۔بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

انسانوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سمندر ظہر سے پہلے پہلے میدانِ عرفات پہنچ جائے گا میدان عرفات میں پہنچ کر جبلِ رحمت پر نظر پڑتی ہے۔یہی وہ پہاڑ ہے جس پر سرکار دوعالم جناب رسالت مآب نے آخری حج کے موقعہ پر خطاب فرمایا تھا۔

عرفات میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

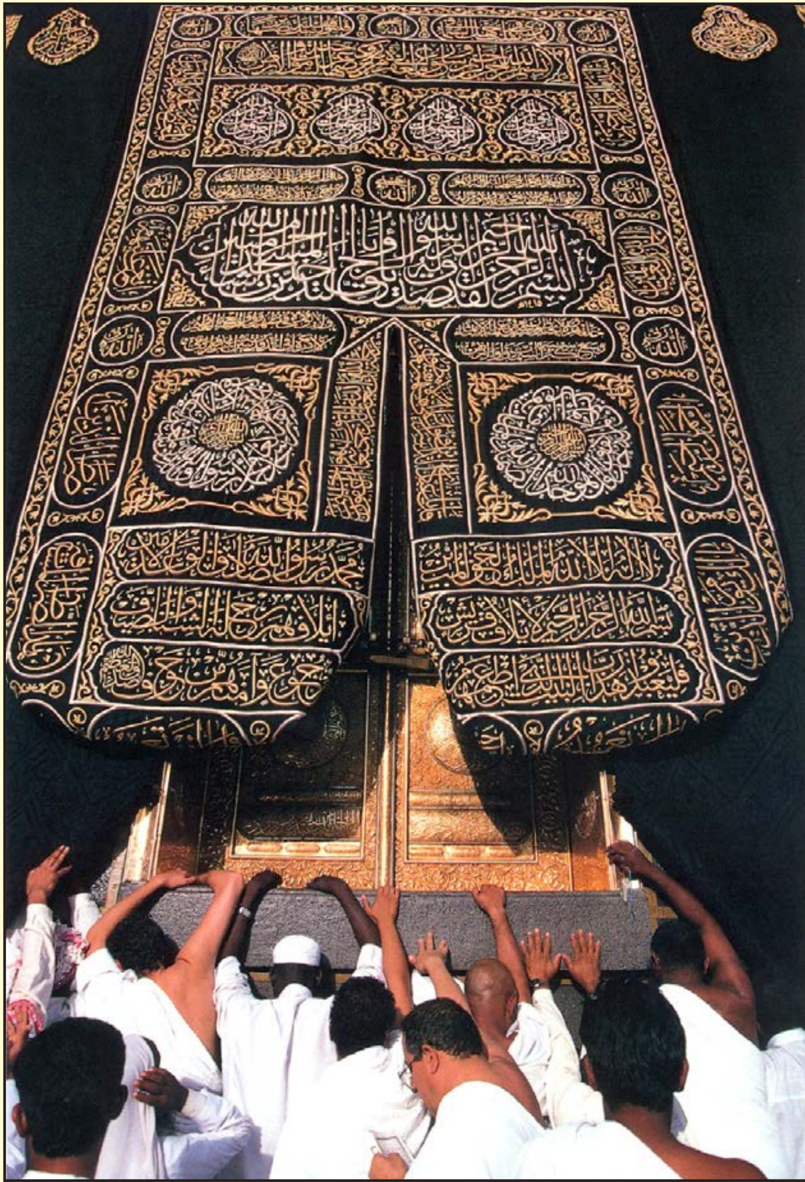
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَلاَئِكَتَكَ
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ ط

’’اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر لے،جن پر تو آج کے دِن فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے،بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے‘‘

وقوف عرفات کی دُعا:

عرفات میں وقوف کے وقت جس قدر ذکر و دُعا ہو سکے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ کریں۔ ایسے وقت قسمت سے ہی ہاتھ آتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں یہ دُعا پڑھی ہے:

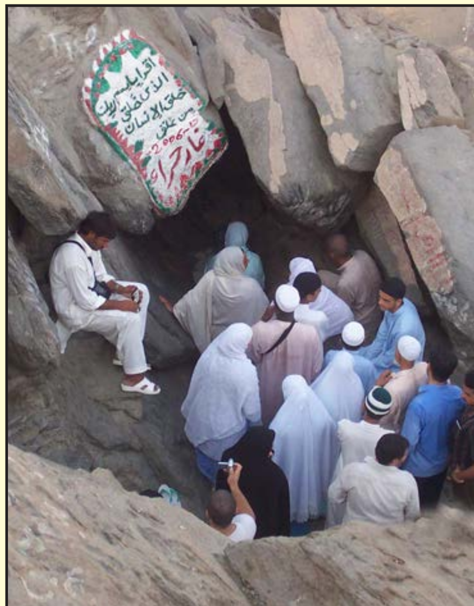
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَشَائِخِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔



خانہ کعبہ میں ملتزم کا ایک منظر مکہ مکرمہ



مقام ابراہیم مکہ مکرمہ



غارِ حرا مکہ مکرمہ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے، اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ یا اللہ مجھے سیدھی راہ دکھا اور مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑنے والا بنا اور مجھے دنیا و آخرت میں بخش دے۔ یا اللہ میری نماز، میری عبادت و قربانی میری زندگی اور موت، تیرے ہی لئے ہے اور آخر کار میرا ٹھکانہ بھی تیری ہی طرف ہے۔ یا اللہ قبر کے عذاب، دِل کے وسوسوں اور معاملات کی پریشانی سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔

یا اللہ ہدایت کے ساتھ ہماری راہنمائی فرما اور ہمیں پرہیزگاری کے ساتھ آراستہ کر اور ہمیں دنیا و آخرت میں بخش دے۔ اے اللہ تو نے مجھے دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور قبول کرنا تیرے اختیار میں ہے اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ یا اللہ تو جس بھلائی کو اچھا سمجھتا ہے اس کو ہمارے لئے محبوب بنا اور اس کو ہمارے لئے آسان کر دے اور جس برائی کو تو مکروہ سمجھتا ہے اس کو ہمارے لئے قابل نفرت بنا دے اور ہمیں اس سے دور رکھ اور ہدایت دینے کے بعد ہم سے اسلام نہ چھین۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کریم میرے سینے، کانوں، آنکھوں اور دِل میں نور بھر دے۔ میرے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات کو آسان کر دے اور میرے سینے کے وسوسوں، معاملات کی خرابی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جو دِن میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں اُڑاتی ہیں اور زمانہ کے حوادث کے شر سے، اللہ کریم ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے بچا۔

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مانگی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ اُٹھانے

والے ہوں گے۔اے میرے پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔
اے میرے پروردگار ہماری دعائیں قبول فرما۔اے ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے ماں
باپ اور مومنوں کو جس دِن قیامت قائم ہوگی۔

اے میرے پروردگار میرے والدین پر رحم فرما،جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔
اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے، جو ہم سے پہلے
ایمان کے ساتھ گزر گئے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دِل میں کینہ نہ ڈال۔

اے ہمارے پروردگار بے شک تو مہربان، رحم کرنے والا ہے۔اور توبہ قبول کر کے ہم پر رجوع کر۔
بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔نہیں ہے طاقت نیکی کی اور نہ گناہ سے بچنے کی
سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے، جو بلند شان والا اور باعظمت ہے۔

اے اللہ بے شک تو جانتا ہے اور میری قیام گاہ کو دیکھتا ہے اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے
ظاہر اور باطن کو جانتا ہے اور میرے کاموں میں سے کوئی چیز بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں
نہایت مفلس فریاد کرنے والا ایک فقیر ہوں۔نیز میں پناہ چاہنے والا، ڈرنے والا، اپنے گناہوں کا
اعتراف کرنے والا اور اقرار کرنے والا ہوں۔میں تجھ سے مسکین فقیر کی طرح سوال کرتا ہوں اور
ایک ذلیل گنہگار کی طرح تیرے سامنے آہ و زاری کرتا ہوں۔اور تجھ سے دُعا مانگتا ہوں۔ایک
ڈرنے والے اندھے کیطرح جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہوئی ہو اور اس کی آنکھیں آنسو بہاتی
ہوں اور جس کا جسم تیری یاد میں لاغر ہو گیا ہو۔اور اس کی ناک تیرے لئے خاک آلود ہو گئی ہو۔
اے اللہ مجھے اپنے آگے دُعا مانگنے سے بے نصیب نہ کرنا۔اور تو میرے حق میں مہربان رحم کرنے
والا بن جا۔اے سب مسؤلین (سوال کئے ہوؤں) سے بہتر اور اے سب بخشش کرنے والوں
سے بہتر۔اے رحم کرنے والوں سے بہتر، اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے
والے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔(الٰہی قبول فرما)

عرفات پہنچ کر اپنے خیمے میں قیام کیجئے۔عرافت کا میدان ایک عظیم الشان لق و دق میدان
ہے جس طرف اس کی حدود پر نشانات لگوا دیئے گئے ہیں تاکہ وقوف عرفات سے باہر نہ

ہو۔عرفات میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کی ہوئی ایک مسجد ہے ۔ یہی مسجد نمرہ ہے میدانِ عرفات میں جہاں بھی جگہ ملے آپ ٹھہر جائیں ۔زوال سے پہلے توبہ اوراستغفار میں مصروف رہیں ۔مسئلے کی رو سے آپ کوظہر اور عصر کی نماز عرفات میں ادا کرنی ہے ۔زوال کا وقت گزرتے ہی مسجدِ نمرہ کے امام صاحب ایک اذان اور دوتکبیروں کے ساتھ ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھاتے ہیں ۔ مسجد نمرہ میں جو امام نماز پڑھاتا ہے ۔وہ مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے اوراحناف کے نزدیک اس کی اقتداء جائزنہیں ۔اس لئے حنفی حضرات کوظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کرنی چاہئے ۔عرفات کا میدان دورتک پھیلا ہوا ہے ۔اس لئے مسجد نمرہ سے دُور ٹھہرنے والوں کومشورہ یہ ہے کہ وہ مسجد میں جانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ایک ہی شکل کے لاتعداد خیمے ہونے کے سبب زیادہ تر حضرات اپنے خیمے میں واپس پہنچنے کی بجائے بھٹک جائیں گے اور پھر بہت تکلیف ہوگی ۔ چنانچہ خیموں میں معلّم یا ان کے وکیل علیحدہ علیحدہ جماعت کرواتے ہیں ۔وہ بہتر ہے ۔ جیسے ہی اذان ہوتی ہے اپنے اپنے خیموں میں لوگ جمع ہوکر اپنے اپنے امام کے پیچھے صرف نماز ظہر پڑھیں اور عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھیں ۔اس ضمن میں کسی سے حجت اور جھگڑا نہ کریں ۔اگر کوئی کہیں کسی میدان میں دونوں نمازیں ملاکر پڑھ لیتا ہے اوراگر آپ مفتی معلم یا عالم ہوں پھر بھی روکنے کی کوشش میں وقت ضائع نہ کریں ۔ یہ دِن ادھر اُدھر کی باتوں میں یا کسی اور کام میں گزارنا نہیں چاہئے ۔ بلکہ عبادت اور دُعاؤں میں گزارنا چاہئے ۔

وقوف عرفات

ایک تھوڑے سے حصہ میں لاکھوں افراد کا شہر آباد ہوگیا۔ایک ایسا شہر جس کے ہرفرد کا لباس ۔جن کے لب پرایک ہی نام جس کے ہرفرد کے دِل میں ایک ہی آرزو کہ ’’اللہ‘‘ اس کی توبہ قبول کرلے ۔اس کے گناہوں کومعاف کردے ۔ یہ دنیا بھر کے بکھرے ہوئے انسانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے، جو ہرسال ہوتا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔انشاءاللہ

وقوف عرفات کا وقت عرفہ کے دِن زوالِ آفتاب کے وقت سے شروع ہوجاتا ہے۔نماز سے فارغ ہوکر وقوف میں مصروف ہوجائیں۔ممکن ہوسکے تو قبلہ رُخ کھڑے ہوکر مغرب تک وقوف کیجئے۔ اگر پورا وقت کھڑے رہنا مشکل ہو تو جتنی دیر کھڑے رہنے کی طاقت ہو کھڑے رہئے۔وقوف کے وقت بیٹھنا بلکہ لیٹنا بھی جائز ہے۔ یہ وقت اور مقام دُعاؤں اور مناجاتوں اور توبہ و استغفار کی قبولیت کا ہے اور ایسا مبارک وقت سال بھر نہیں ملتا۔ نیز میدان عرفات جیسی مقدس جگہ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ اس بارگاہِ رحمت میں حاضری کا موقع نصیب ہوتا ہے یا نہیں۔چنانچہ ہر دُعا دِل سے مانگیں۔

اب میدانِ عرفات سے کوچ کا حکم ہے۔اب وہ شہر جو میدانِ عرفات میں آباد تھا مزدلفہ کی جانب روانہ ہوگا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے......

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ○

''پھر جب عرافت سے چلو تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے، ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔(البقرہ ۸۰-۷۹)

إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

مولیٰ! اگر تو مجھے زندہ رکھے تو خود حفاظت فرمانا اور اگر تو مجھے موت دے تو بخشش کا سلوک کرنا۔

اے اللہ! میں تجھ سے عفو و درگزر اور عافیت و سلامتی کا طلبگار رہوں۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

جب آفتاب غروب ہوجائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں۔ عرفات اور منیٰ کے درمیان منیٰ سے مشرق کی جانب حدودِ حرم میں داخل ہوکر ایک تین میل کا میدان ہے اسی کو مزدلفہ کہتے ہیں۔ اس میدان کی آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعرِ حرام کہتے ہیں۔ راستہ میں تسبیح، ذکر اور تلبیہ کہنے میں مصروف رہیں۔ مزدلفہ میں پہنچ کر مشعرِ حرام کے آس پاس ٹھہرنے کی کوشش کریں، کیونکہ حضور پاک ﷺ نے مشعرِ حرام کے پاس قیام فرمایا تھا۔ ورنہ حدود مزدلفہ میں جہاں بھی جگہ مل جائے بہتر ہے۔

عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستے میں بھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں۔ یاد رکھیں چاہے جب عشاء کا وقت ہو جائے تو مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اس طرح پڑھیں کہ پہلے مغرب کے فرض اور پھر عشاء کی نماز کے فرض ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی فرضوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل نہ پڑھیں اور بلا ضرورت کوئی دوسرا کام بھی نہ کریں۔

یہ رات آپ کو مزدلفہ میں بسر کرنی ہے۔ اس وقت آپ کو تھکاوٹ ضرور ہوگی۔ اس لئے نماز سے فارغ ہوکر بے شک آپ گھنٹہ سو جائیں اور پھر تازہ دَم ہوکر عبادت میں مشغول ہوجائیں۔ یہ رات شب قدر سے بھی افضل ہے۔ اس رات کو انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ مزدلفہ میں رات بسر کرنے والوں کو رحمتِ الٰہی اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ یہ رات خوش نصیب لوگوں کو میسّر آتی ہے۔ بہتر ہے کہ جاگ کر گزاری جائے عبادت، ذکر، استغفار توبہ اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ نفل پڑھیں۔ رات بھر اپنے لئے اپنے اہل وعیال کے لئے اپنے والدین کے لئے بخشش اور صحت وکرم کی دُعا مانگیں۔ یہ رحمت اور بخشش کی رات ہے آج کی رات دِل سے نکلی ہوئی کوئی دُعا واپس نہیں لوٹتی بلکہ ہر ایک کو شرفِ قبولیت حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ

مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے۔لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے،مگر بقایا زندگی سونے کے لئے پڑی ہے۔ایسی رات زندگی میں بار بار کب آتی ہے۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو دُعا عرفات میں اُمت کے لئے قبولیت سے رہ گئی تھی وہ اس رات میں مقبول ہوگئی اس رات کا کتنا بڑا اعزاز ہے۔کتنا بڑا مقام ہے فجر کی نماز صبح وقت پر صبح صادق ہوجانے پر ہی پڑھیں۔معلم کے آدمی کے کہنے پر وقت سے پہلے نہ پڑھیں۔کیونکہ وہ صبح کو منیٰ کی روانگی میں جلدی کرنے کی خاطر حجاج کو نماز سے فارغ ہوکر جلد تیار ہوجانے کے لئے وقت ہونے سے پہلے ہی 'وقت ہوگیا' کہنا شروع کر دیتے ہیں۔آپ اس وقت تک نماز نہ پڑھیں جب تک کہ فجر کا وقت نہ ہوجائے۔اس سے جھگڑا بھی نہ کریں۔فجر کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں رُکنا واجب ہے۔اور وقت پر نماز پڑھنے سے یہ سنت بھی پوری ہوجاتی ہے۔ یہاں میدان میں سے رات ہی کو ایک تھیلی یا لفافے میں منیٰ میں شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں دھو کر رکھ لیں۔ پاک صاف، نہ زیادہ چھوٹی اور نہ زیادہ بڑی، تقریباً تین چنے کی کم وبیش حجم کی یا کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی ہوسکتی ہیں۔لیکن اس سے بڑی نہیں۔ پہلے دِن صرف سات کنکریاں جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو مارنے کے لئے آپ کو منیٰ سے روانہ ہونا ہے۔سات کنکریاں تو آپ کو مارنی ہیں۔احتیاطاً دو یا تین زائد رکھ لیں۔ ہوسکتا ہے بڑے شیطان تک پہنچتے پہنچتے غلطی سے ایک دو گر جائیں یا پھر مارتے مارتے گر جائیں تو پریشانی ہوگی۔ مزدلفہ سے روانگی کے وقت وادی محسّر سے نہ گزریں۔ یہاں پر اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ سعودی حکومت نے اس کے چاروں طرف خاردار تار لگا دیئے ہیں اور پیدل چلتے وقت حاجیوں کو روکنے کے لئے ایک سپاہی بھی کھڑا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

عذاب قبرہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

دس(۱۰)رذی الحجہ (مزدلفہ سے منیٰ) حج کا تیسرا دِن

دس(۱۰)رذی الحجہ کی حج کی نماز با جماعت ادا کریں۔اس کے بعد تھوڑی دیر وقوف مزدلفہ کریں۔ دُعائیں مانگیں اور پھر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔حج کے مشاغل کی وجہ سے عید الاضحیہ کی نماز حاجیوں کو معاف کر دی گئی ہے۔آج کا دِن حج کے دِنوں کا سب سے مصروف دِن ہوتا ہے۔اس دِن پر حاجی کو بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں۔راستے میں وادی محسّر ہے۔یہاں اصحابِ فیل پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا۔

وادی مُحسر سے گزرتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

''اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب سے نہ مار اور ہم کو تو اپنے عذاب سے
ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں معاف کر دے''

یہ وہ تاریخی وادی ہے جہاں ابرہہ (گورنر یمن) اپنے لاؤلشکر کو لے کر کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آیا اور اصحاب فیل یہاں ہلاک ہوئے تھے۔یہ مقام اللہ تعالیٰ کی شان جلال کا مظہر ہے اور بیت اللہ کی صیانت کا زبردست نشان لیکن یہاں پر خدا تعالیٰ کا عذاب دشمن کعبہ پر نازل ہوا اس لئے اس مقام پر پہنچ کر تیز رفتار سے گزر جانا چاہیے۔

مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ مِنًى قَدْ اَتَيْتُهَا وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحِرْمَانِ وَالْمُصِيْبَةِ فِيْ دِيْنِيْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَبْلَغَنِيْ سَالِماً مُعَافِياً۔

''اے اللہ یہ مقام منیٰ ہے، جس میں حاضر ہوا ہوں۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ مجھ پر ایسا احسان کر جیسا کہ تو نے اپنے ولیوں پر کیا۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ شکر ہے اس خُدا کا جس نے مجھے یہاں تک خیر و عافیت سے پہنچایا''

دس (۱۰) رذی الحجہ کا سورج طلوع ہو گیا۔ صبح کا اُجالا آسمان پر پھیلنے لگتا ہے تو انسانوں کا یہ سمندر ایک بار پھر منیٰ کی جانب کوچ کرتا ہے۔ آج صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں۔ کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ ایک بار بھر ذہن صدیوں پیچھے چلا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے منیٰ کی طرف لے کر چلے تو شیطان نے انسانی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی، چنانچہ جہاں جمرہ عقبہ واقع ہے وہاں آپ کو بہکانے کی کوشش کی، آپؑ فوراً سمجھ گئے کہ یہ شیطان ہے۔ آپ نے جنابِ باری میں دُعا کی اور فرمانِ الٰہی کے مطابق سات کنکریاں شیطان کے ماریں اور وہ فرار ہو گیا۔ جب آگے بڑھے تو جہاں جمرہ وسطیٰ واقع ہے اس جگہ شیطان نے پھر آپ کو اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کی، آپؑ نے پھر سات کنکریاں ماریں اور وہ بھاگ گیا۔ تیسری مرتبہ اس نے پھر جہاں جمرۃ الاولیٰ ہے آپؑ کا پیچھا کیا اور پروردگار کی نافرمانی پر اُکسانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے انہوں نے پھر اس پر سات کنکریاں ماریں۔ اور وہ راستہ سے پلٹ گیا۔

اس واقعہ کی یاد میں منیٰ میں تین جمروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ منیٰ میں تین مقامات پر جمرات کے نشان نصب ہیں۔ یہاں مختلف زبانوں میں لکھا ہوا ہے اُردو میں بھی لکھا ہوا ہے پہلا جمرہ مسجدِ خیف کے نزدیک ہے۔ اس کو جمرہ الاولیٰ کہتے ہیں۔ دوسرا اس سے تھوڑی دور جا کر اسی راستہ میں آتا ہے۔ اس کو جمرہ وسطیٰ کہتے ہیں۔ تیسرا جمرہ منیٰ کے آخر میں ہے۔ اس کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ آج کے دِن صرف جمرہ عقبہ یعنی (بڑے شیطان) کی رمی کرنا۔

جمرہ عقبہ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر

بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبَرُ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے''

پڑھتے جائیں اور سات کنکریاں ماریں۔

شیطان کے متبادل ستون کو تھوڑا سا بڑا کر دیا ہے۔ اور اس پر پُل نما چھت ہے۔ مگر ستون کی جگہ چھت نہیں ہے۔ اس لئے اوپر سے بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔ اور نیچے جا کر بھی۔ دونوں طرح جہاں سے بھی کنکریاں ماریں گے آپ کا کنکریاں مارنا صحیح ہے۔ اس لئے بالکل تردّد نہ کریں کہ اوپر ہی سے ماریں یا نیچے سے۔ منیٰ میں شیطانوں کی رمی کے وقت ہجوم اور حاجیوں کا زبردست ریلا ہوتا ہے۔ اس لئے کنکریاں مارنے کے لئے مقررہ فاصلہ تک قریب ہو کر ہجوم میں شامل ہونے سے پہلے ہجوم کے باہر کسی جگہ کوئی نشان ساتھیوں سے طے کر لیں کہ ہجوم میں بچھڑ جانے کی صورت میں کنکریاں مار کر واپسی میں وہاں جمع ہوں گے۔ اور بعد میں آنے والوں کا انتظار کر لیں گے۔ اگر پہلے سے طے نہیں کیا تو ہجوم میں بچھڑ جانے کی صورت میں کوئی بوڑھا ہے، کوئی عورت ہے معلم کا نام بھی یاد نہیں، اب حاجی پریشان ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ معلم کا نام بھی سب کو یاد رہنا چاہئے اور پہلے ہی سے سب کو بتا دیں کہ **کنکریاں مارنے کے بعد قریب میں فلاں جگہ انتظار کریں گے۔** یہ مقام مقرر کرنا بہت ضروری ہے۔ بچھڑنے کی صورت میں رمی کے بعد جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہریں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں قیام نہیں فرمایا تھا۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ شیطان پر کنکریاں اوپر ہی سے ماریں، نیچے والے حصہ میں جانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ہجوم میں کچل جانے کا خطرہ ہے۔ اوپر بھی کافی رش ہوتا ہے مگر نیچے بند جگہ ہے اور اوپر کم از کم کھلی ہوا تو ملے گی۔ بوڑھے بیمار مرد عورتیں اور بچے ہرگز ہرگز نیچے کے حصہ میں نہ جائیں، ورنہ پریشانی ہوگی۔ ایک بات اور وہ یہ کہ اگر کنکریاں مارتے وقت کوئی چیز ہجوم میں نیچے گر جائے تو ہرگز ہرگز اُٹھانے کی کوشش نہ کیجئے گا۔ یا ہوائی چپل پاؤں سے نکلتی محسوس ہو تو آپ اس کو نیچے بیٹھ کر ٹھیک کرنے کی غلطی نہ کر بیٹھیں، خیال رہے ہرگز ہرگز کسی بھی کام سے نہ جھکیں ورنہ کچلے جانے کا خطرہ ہے۔ رمی کا

مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے اور زوال سے غروب تک بھی جائز ہے۔ غروب کے بعد مکروہ ہے مگر ضعیف، بیمار، عورتوں کے لئے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں چونکہ آج کل بہت ہی بھیڑ ہوتی ہے اور زوال سے پہلے رمی کرنے میں اس بھیڑ کی وجہ سے کچھ اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔ اس لئے غروبِ آفتاب تک رمی کرنے کی گنجائش ہے۔ اگر غروبِ آفتاب سے پہلے عورتوں کو موقعہ نہ ملے تو مغرب کے بعد کریں۔ بیمار رات کے کسی حصہ میں بھی صبح سے قبل رمی کر سکتے ہیں۔ اور رمی کے لئے خود جانا ضروری ہے۔ بلا عذر شرعی کسی دوسرے سے رمی کرائی تو وہ ادا نہیں ہوگی۔ واجب ذمہ باقی رہے گا جس کا دم دینا پڑیگا۔

قربانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ط

''نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے'' (الحج۔۳۶)

رمی جمرۃ العقبہ سے فارغ ہو کر منیٰ میں قربانی کی جاتی ہے۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں پیش کر کے دی تھی۔ ہر ایک حاجی کے لئے انفرادی طور پر جا کر قربانی تو ناممکن ہے اس لئے جس گروپ کے ساتھ آپ سفر کرتے ہیں آپ اس گروپ کے لیڈر کو قربانی کی قیمت ادا کر دیں گے۔ اور وہ آپ کی طرف سے قربانی کریں گے۔ حاجی تو رمی جمرۃ العقبہ سے فارغ ہو کر مکہ چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں انتظار کرتے ہیں کہ کس وقت ان کی طرف سے قربانی دے دی گئی ہے۔ یہ انتظار کا وقت لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے مکہ میں جا کر ۴ گھنٹے انتظار کرنا پڑا تھا۔ تب جا کر بذریعہ ٹیلی فون اطلاع ملی کہ خاکسار کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کر دیا گیا ہے۔ تو اس لمبے انتظار کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہئے۔

خیال رہے جب تک قربانی نہ ہو جائے ،سر کے بال نہ کٹوائیں ،اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔بہت سے لوگوں سے یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ کنکریاں مارنے کے فوراً بعد بال کٹوا دیتے ہیں، جو غلط ہے۔قربانی کے بعد بال کٹوائیں جو صحیح طریقہ ہے۔البتہ حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں مستحب ہے اگر وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوائے تو جائز ہے۔

حلق (یعنی سر منڈوانا)

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حاجی پورے سر کے بال منڈوائیں یا ایک انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابر بلکہ کچھ زیادہ بال کتروائیں۔تاہم مردوں کے لئے سارا سر منڈوانا بہتر ہے۔
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تھی۔

اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔

سر منڈوانے میں دائیں جانب سے پہلے منڈوانا مسنون ہے، اگر صرف بال کتروائیں تو ایک انگلی کے پور کے برابر کتروائیں۔عورتوں کے لئے سر منڈوانا جائز نہیں۔آپ کے ساتھ آپ کی بیوی، بہن یا جو بھی محرم آپ کے ساتھ ہو اس کے تمام سر کے بال ایک انگلی کے پورے کے برابر کتر دیں۔اگر چوتھائی سر کے بال بھی بقدر ایک پورے کے کاٹ دیں تب بھی احرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔

بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور روزمرہ کا لباس پہن لیں۔حج کے تین فرائض ہیں۔

۱۔احرام باندھنا ۲۔عرفات کی حاضری ۳۔طوافِ زیارت

جس میں اوّل دو ادا ہو گئے اور تیسرا باقی ہے۔اس لئے اب احرام کی ساری پابندیوں میں سے صرف ایک پابندی باقی رہے گی۔یعنی بیوی طوافِ زیارت کے بعد جائز ہو گی۔

طوافِ زیارت

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ - ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

''اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں، جو اس نے اُنہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں، اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔'' (الحج ۲۸۔۲۹)

''میل کچیل دور کریں'' یعنی یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ) کو قربانی سے فارغ ہو کر حجامت کرائیں، نہائیں، دھوئیں اور وہ پابندیاں ختم کر دیں۔ جو احرام کی حالت میں عائد ہو گئی تھیں۔ جب کہ دوسری تمام پابندیاں تو ختم ہو جاتی ہیں، مگر بیوی کے پاس جانا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک حاجی طوافِ زیارت نہ کر لے۔ اوپر کی آیت میں ''اس قدیم گھر کا طواف کریں'' سے مراد طوافِ زیارت جو یوم النحر کو قربانی کرنے اور احرام کھول کر نہا دھو لینے کے بعد کیا جانا چاہئے۔ خیال رہے طوافِ زیارت اپنے روز مرّہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ احرام کی حالت میں بھی طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے، اگر بارہویں تاریخ تک بارہویں کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارہویں تاریخ گزر گئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا واجب ہو گا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی۔

آپ نے جب طوافِ زیارت کر لیا تو اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو گئیں۔ بیوی سے متعلق جو پابندیاں تھیں وہ بھی ختم ہو گئیں۔ اب آپ کے لئے جو کچھ احرام سے پہلے حرام تھا وہ سب حلال ہو گیا۔ محترم خواتین کے لئے کچھ ایسی قدرتی حالتیں ہوتی ہیں جو انہیں فطری طور پر پیش آتی ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کے لئے مسجد میں داخل ہونا، نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن کرنا ممنوع ہو جاتا ہے۔ اگر حج میں ایسی صورت پیش آ جائے تو وہ حج کے تمام اُمور انجام دیں۔ صرف طواف اس وقت تک نہ کریں۔ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں۔ اس تاخیر سے ان پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا اور نہ کسی طرح کا گناہ ہوتا ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان کی سعی

آپ نے حج کو جو احرام باندھا تھا۔ اور جس میں وقوفِ عرفات سے پہلے یعنی مکہ پہنچ کر آپ نے صرف عمرہ کی سعی کی تھی۔ حج کی سعی نہیں کی تھی۔ اس لئے طوافِ زیارت کے بعد آپ پر صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے۔ یہ سعی آپ بغیر احرام کے اپنے روز مرہ کے کپڑوں میں کریں گے کیونکہ احرام اس سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔

الحمدللہ دسویں ذی الحجہ کے سارے کام انجام پا گئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے آپ کو زندگی کی اتنی بڑی خوشی عطاء کی۔ اپنے گھر میں بلایا، اپنے در کو چھونے کا موقعہ دیا میدانِ عرفات میں قیام کی سعادت عطا کی۔ اب آپ مکمل طور پر احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے۔ اب آپ فارغ ہو کر پھر منیٰ چلے جائیں۔ طوافِ زیارت کے بعد دو رات اور دو دِن منیٰ میں قیام کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (البقرۃ:203)

''یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دِن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ یہ دِن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کئے ہوں۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک روز اس کے حضور میں تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔'' (البقرۃ ۲۰۳)

یعنی ایامِ تشریق میں منیٰ سے مکے کی طرف واپسی خواہ ۱۲ / ذی الحجہ کو ہو یا ۱۳ ویں کو دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔ اصل اہمیت اس کی نہیں کہ تم کتنے دِن ٹھہرے بلکہ اس بات کی ہے کہ جتنے دِن بھی ٹھہرے ان میں اللہ کا ذکر کرتے رہے یا صرف سیر و تفریح یا میلوں ٹھیلوں میں لگے رہے۔

۱۱۔ذی الحجہ حج کا چوتھا دِن

اگر آپ کسی وجہ سے یا زیادہ ہجوم ہونے کی وجہ سے دس تاریخ کو قربانی یا طواف زیارت نہیں کر سکے تو آج کر لیں۔ گیارہ۔ بارہ۔ تیرہ ذی الحجہ کو مناسک کی اصطلاح میں ''ایام رمی'' کہتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں رمی ہی وہ عبادت ہے جس کے لئے منیٰ میں قیام کرنا سنتِ مؤکدہ اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور منیٰ سے باہر مکہ میں یا کسی اور جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

رَمی: ۔آج کے دِن یعنی گیارہ ذی الحجہ کو تین جمروں کی رمی کرنا ہے منیٰ کو بڑی مسجد سے جس کا نام مسجد خیف ہے۔ زوال کے بعد ظہر کی نماز باجماعت کے ساتھ مسجد خیف میں یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں اور رمی کے لئے نکل جائیں۔ آج رمی کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب تک ہے۔

غروبِ آفتاب کے بعد مکروہ ہے۔ راستہ میں سب سے پہلے **جمرۃ الاولیٰ** آئے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی، اس پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر **بسم اللہُ اَللہُ اَکۡبَرُ** پڑھیں اور سات کنکریاں مارے۔ رمی کے بعد ذرا آگے ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعا کریں۔ توبہ استغفار اور تسبیح و ذکر کے بعد درود شریف پڑھیں اپنے لئے دُعا مانگیں۔ اپنے دوست احباب کے لئے دُعا مانگیں۔ اس کے بعد آگے چلیں۔

جمرہ وسطیٰ پر آئیں اور اسی طرح سات کنکریاں اس کو ماریں، جس طرح جمرہ الاولیٰ پر ماری ہیں اور ذرا بائیں جانب کو ہٹ کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا مانگیں اور اتنی دیر ہی ٹھہریں جتنی دیر جمرۃ الاولیٰ پر ٹھہرے ہیں۔

اس کے بعد **جمرہ عقبہ** پر آئیں۔ اسی طرح سات کنکریاں اس کو بھی ماریں جس طرح پہلے ماری تھیں مگر اس جمرہ پر ٹھہرنے یا دُعا مانگنے کا ثبوت نہیں، بلکہ اس کے بعد سیدھے اپنی قیام گاہ پر چلے جائیں۔ کیوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ واضح ہو کر بڑھتے ہوئے ہجوم کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے شارِع جمرات کو سعودی حکومت نے کافی کشادہ کر دیا ہے۔ نیز جمرات کے حصہ میں سڑک کو اوپر نیچے ڈبل کر دیا ہے۔ اب ہر جمرہ پر اوپر سے بھی رمی ہو سکتی ہے۔

۱۲/ذی الحجہ حج کا پانچواں دِن

اگر آپ نے قربانی یا طوافِ زیارت گیارہویں کو بھی نہیں کیا تو آج کر سکتے ہیں، آج کا مخصوص تینوں جمرات کی زوال کے بعد رمی کرنا ہے۔ بالکل اسی ترتیب سے اور اسی طریقے سے جس طرح آپ کل کر چکے ہیں۔

گیارہ اور بارہ تاریخ کو رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک جائز ہے۔ لیکن بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اگر آپ رمی نہ کر سکیں تو مغرب کے بعد صبح صادق سے پہلے تک جائز ہے۔ نیز بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کو تو رات کے وقت ہی رمی کرنا چاہئے تا کہ مردوں کے ہجوم سے بچ سکیں۔

بارھویں کی رمی کے بعد تیرھویں کی رمی کے لئے منیٰ میں مزید قیام کرنے اور نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہے آپ چاہیں تو آج بارہویں کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظّمہ جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ غروبِ آفتاب سے قبل آپ منیٰ سے نکل جائیں۔ لیکن اگر بارہویں کو غروبِ آفتاب سے پہلے آپ منیٰ سے نہ نکل سکے تو اب منیٰ سے جانا مکروہ ہے (آپ کو چاہئے کہ اب رات منیٰ ہی میں گذاریں اور تیرھویں تاریخ کو رمی کر کے مکہ معظّمہ جائیں) اور اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو اس دِن کی رمی بھی واجب ہو گئی۔ اب رمی کئے بغیر منیٰ سے مکہ معظّمہ جانا جائز نہیں ہے۔ اگر رمی کئے بغیر چلے گئے تو دم دینا پڑے گا۔

تیرھویں تاریخ کی رمی اصل میں واجب نہیں ہے بلکہ افضل ہے لیکن اگر تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو جائے تو اس دِن کی رمی بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۲؍ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کے درمیان منیٰ سے ایک بار پھر یہ قافلہ مکہ معظّمہ کی جانب رواں دواں ہے۔ وہ اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں، وہ اس بات پر شاداں ہیں کہ انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنی زندگی کے دِن اور رات تقویٰ کے ساتھ گزارے۔ اب حج کے تمام ارکان ادا ہو چکے ہیں۔ صرف طوافِ وِداع باقی رہ گیا ہے اور حج کی نعمتِ عظمیٰ آپ کو حاصل ہو چکی ہے۔

طوافِ الوداع

میقات سے باہر کے رہنے والوں پر واجب ہے کہ جب مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے لگیں تو رُخصتی طواف کریں اور یہ حج کا آخری طواف واجب ہے۔ آپ کا حج، حج افراد ہو یا قران یا تمتع ہو ہر صورت میں آپ پر طوافِ الوداع واجب ہے۔

اگر آپ میقات سے باہر رہنے والے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اگر آپ نے نفلی طواف بھی کر لیا ہے تو طوافِ الوداع ادا ہو گیا۔

اور اگر طوافِ الوداع کے بعد کسی ضرورت سے مکہ میں ٹھہر گئے تو چلتے وقت طوافِ الوداع دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ طواف الوداع کا وقت طواف زیارت کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ جب تک مکہ میں مقیم ہیں طواف کر سکتے ہیں۔

طوافِ الوداع میں رمل نہ کریں اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں، دو رکعت نماز کے بعد زمزم پر جائیں اور خوب سیر ہو کر پانی پئیں۔

ہو سکے تو اس کے بعد خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیں اور منہ ملتزم پر رکھ کر خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتے ہوئے نہایت عاجزی سے دُعا مانگیں۔ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔

اس آخری طواف کے موقع پر جو کچھ چاہیں مانگیں۔ دِل کھول کر اپنے لئے دُعائیں مانگیں، مغفرت، تندرستی، سلامتی، ایمان، حج اور کاروبار میں برکت، خاتمہ بالخیر، غرض جو بھی مرادیں ہوں، اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے سب مانگیں۔

مکہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس شہر میں اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہوئے، یہ دُعا بھی کی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ ۔(سورۃالبقرہ:۱۲۹)

ترجمہ: اے رب ان لوگوں میں خود انہیں کی قوم سے ایک ایسا رسول اُٹھائیو، جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اوران کی زندگیاں سنوارے۔تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے

سفر حج کا ایک اہم حصہ زیارات پر حاضری کی خواہش ہے۔ان تمام مقامات مقدسہ سے دورِ نبوت کی یادیں وابستہ ہیں۔ان کو دیکھنے کے لئے بہتر ہوگا کہ آپ کسی ٹیکسی ڈرائیور سے بات کر کے کرایہ پہلے طے کرلیں۔اور وقت کا بھی تعین کرلیں۔ورنہ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کم سے کم وقت میں دیکھا کر آپ کو واپس مکہ لے آئیں۔اردو یا انگریزی بولنے والا ٹیکسی ڈرائیور مل جائے تو اس سے آپ کو یہ سہولت مل جائیگی کہ وہاں پہنچ کر وہ آپ کو کچھ زائد باتیں بھی بتادے گا۔

بیت ابوبکر رضی اللہ عنہ:

محلہ مسفلہ زُقاق صواغین (زرگروں کی گلی) میں واقع ہے۔صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جس میں حضرت عثمان غنیؓ، حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ شامل تھے، اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔یہی مقام ہجرت ہے۔اب وہاں مسجد بنادی گئی ہے۔

مسجد عائشہؓ:

یہ مسجد تنعیم میں ہے جہاں سے عمرہ کے لئے احرام باندھتے ہیں۔یہ مسجد حرم کی حدود سے باہر ہے اور مدینہ روڈ پر واقع ہے۔وہاں تک جانے کے لئے ہر وقت اومنی بسیں حرم شریف کے باہر باب عبدالعزیز کے سامنے سے مل جاتی ہیں۔اگر آپ مکہ میں قیام کے دوران عمرہ ادا کرنا چاہتے ہوں تو اپنی رہائش گاہ سے احرام کی چادریں لے کر یہاں آئیں اور پھر عمرہ کی نیت یہاں سے کر کے اور احرام باندھ کر واپس مکہ جا کر عمرہ ادا کریں۔

مولد الرسول ﷺ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش)

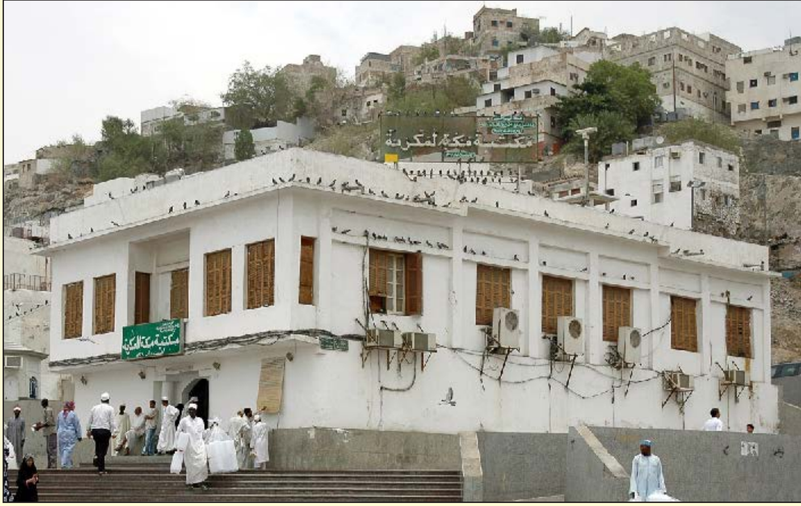
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِيْنٍ۔

(آل عمران:۱۶۴)

''درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اُٹھایا جو اس کی آیات انہیں سُناتا ہے ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے''

مکہ معظّمہ کی پہاڑی ابوقبیس کے دامن میں محلہ ''قشاشیہ'' میں سوق الیل نامی گلی میں یہ مکان واقع ہے۔اس مکان میں بنی نوع انسان کی اس عظیم ترین ہستی نے ولادت باسعادت پائی۔ جو بنی آدم کے لئے رحمتِ الٰہی ثابت ہوئے۔ اب یہ عمارت تو اصلی حالت میں باقی نہیں ہے جو آج سے ۱۴۰۰ سو سال قبل تھی۔ تاہم یہ مکان اسی جگہ پر واقع ہے۔ جہاں رسول اکریم ﷺ کے والد جناب عبداللہ کا مکان تھا۔اور جس جگہ آپؐ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تھی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/ربیع الاوّل بمطابق ۲۳/اپریل ۵۷۱ءکو رحمت عالم بن کر دنیا میں تشریف لائے۔آج کل اس عمارت میں ایک کتب خانہ اور ایک مدرسہ قائم ہے۔ یہ مقام ٹیکسیوں کے اڈّہ سے بالکل ملا ہوا ہے۔ساتھ میں پولیس کا ایک دفتر بھی ہے۔ یہاں تک پہنچنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ صفا کی پہاڑی کے قریب کسی بھی دروازے سے حرم سے باہر آجائیں اور سیدھے ہاتھ پر پہاڑی کے نیچے مکانات کے ساتھ ساتھ چلیں۔تقریباً ۲ فرلانگ کے فاصلے پر سیدھے ہاتھ کو یہ مکان نظر آئے گا۔



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ



جبلِ ابو قبیس پر مسجد بلال ؓ



مسجد قبلتین



مسجد غمامہ

جبل ابوقبیس: یہ پہاڑ صفا کی پہاڑی کے نزدیک، بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے ہے۔ اگر آپ حرم شریف سے حجرِ اسود کے رُخ سے سامنے دیکھیں تو بھی نظر آتا ہے (آج کل اس پر ایک بہت خوبصورت محل تعمیر کیا گیا ہے) یہ مکہ معظّمہ کے پہاڑوں میں سب سے افضل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ''جبل ابوقبیس'' سب سے پہلا پہاڑ ہے جو دنیا کی سطح پر نظر آیا اور دوسری روایت کے مطابق طوفانِ نوح کے بعد حجرِ اسود اسی پہاڑ میں امانت کے طور پر محفوظ رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزۂ شق القمر جس کا بیان قرآن کریم میں ہے اسی پہاڑ پر دنیا والوں کو دکھایا تھا۔ اسی پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو مسجدِ بلالؓ کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن کچھ مؤرخین کا کہنا ہے، یہ صحیح مسجد ہلال (چاند) ہے، کیونکہ مکہ معظّمہ وادیوں میں گھرا ہوا ہے لہٰذا اس جگہ سے چاند دیکھا جاتا تھا۔ اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ بھی اسی جگہ پر ہوا تھا۔ اس مسجد میں نفل پڑھنا اور دُعا کرنا کارِثواب ہے۔ اوران دُعاؤں کو سرِ قبولیت ملتا ہے۔

مسجد جن:

یہ مسجد سوق معلیٰ میں جنت المعلیٰ کے قبرستان کے قریب ہے۔ اس کا نام مسجد بیعت اور مسجد حرس بھی ہے۔ یہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ جن کا نزول ہوا تھا۔ اس وقت کھلا میدان تھا۔ اب خوبصورت مسجد بنادی گئی ہے۔ دیگر مقاماتِ مقدسہ کی طرح یہ مسجد بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم سے فضیلتوں کا مرکز بن گئی ہے۔

جبل ثور:

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل دور وہ پہاڑ جبلِ ثور ہے جس کے ایک غار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ کمزور دِل، ضعیف اور بیمار و لاچار آدمی پہاڑ پر نہ چڑھیں۔ اکثر لوگ نیچے گر کر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ سعودی حکومت زیادہ تر وہاں جانے سے روکتی ہے۔ وہاں صرف پرائیویٹ گاڑیاں ہی جاتی ہیں۔

مسجد الرایہ:

مسجد جن کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کو مسجد الرایۃ ہے، رایۃ کے معنی عربی میں جھنڈے کے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آج اُس قوم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا اختیار حاصل تھا جو مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی لیکن اپنے قاتلوں، ستانے والوں اور بربادی چاہنے والوں کو پوری طرح غلبہ پانے کے بعد کسی ملامت کے بغیر معاف کر دینا یہ محمد عربی ﷺ کی ہی شان تھی۔ پوری دنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے ایک ایک ورق کئی کئی دفعہ پڑھ ڈالئے۔ پھر پڑھیئے ایسی مثال کہیں نہیں ملے گی کہ وہ لوگ جو کہ حقیقی معنی میں سزا کے مستحق تھے۔ ان کو سزا دینے کے بجائے کھلے دِل سے معاف کر دیا گیا۔ عفوو درگزر کا اس قدر روشن باب اسلام کی تاریخ کے سوا اور کہیں نہیں ملتا اور یہ کس نے کیا۔ یہ مثال اُس ہستی نے قائم کی جس کے بارے میں اللہ رب العزت قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

''اور ہم نے آپؐ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا'' (الانبیاء۔۱۰۷)

ہاں یہ آقائے نامدار سرکارِ دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (الاحزاب:21)

''درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے''

محلہ بنی ہاشم:

محلہ بنی ہاشم، یہ ابوقبیس کی پہاڑی کے دامن میں مولد الرسول ﷺ کے جنوب مشرق میں اندر گلی میں واقع ہے۔ اب وہاں حفظِ قرآن کا مدرسہ ہے، مولد الرسول ﷺ بلکہ پورا محلہ بڑا افضل ہے۔ آپ کو یہاں پر پُرانے زمانے کے کئی منزلہ مکانات اور گلیاں نظر آئیں گی۔ ان ہی گلیوں میں شارع بنی ہاشم بھی ہے۔ دراصل یہ وہ محلہ ہے جہاں قبیلہ قریش آباد تھا۔ اور جس کے خاندان ''بنو ہاشم'' کے سردار عبدالمطلب جو حضور پاک ﷺ کے دادا اور کعبہ کے متولی تھے۔ یہیں آباد تھے۔ ان گلیوں میں آپؐ اور آپؐ کے بزرگوں اور حضرت علی نے اپنا زمانہ گزارا اور پھر یہیں وہ گھاٹی تھی جو تاریخ اسلام میں شعب ابی طالب کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ جہاں پر آپؐ اور آپؐ کے قبیلے کے افراد نے تین سال تک کفار مکہ کے ظلم وستم سے چھپ کر اپنا مشکل ترین دور صبر وشکر سے گزارا تھا۔ جب ان لوگوں کا اللہ نام بآواز بلند لینے سے معاشی مقاطعہ کیا گیا تھا کہ محمد ﷺ کے قبیلے سے کوئی رشتہ، ناطہ اور کسی قسم کا لین دین نہ کریں۔ نہ کھانے پینے کی چیزیں ان کے ہاتھ فروخت کریں۔ یہ دور مسلمانوں پر بڑا ہی سخت گذرا اور تین سال کے بعد یہ معاشی مقاطعہ ختم ہوا تھا۔

غار حرا:

مکہ معظّمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر جبل النور واقع ہے۔ یہ تقریباً دو ہزار فٹ بلند ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ مقدس غار واقع ہے جو غارِ حرا کے نام سے مشہور ہے اور تاریخ اسلام میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ ہدایت الٰہی کا نور یہیں سے ساری کائنات میں پھیلا اور جس کے انوار سے تاریکیاں دور ہوگئیں۔ کائنات کے سر بستہ راز بھی اسی غار میں جناب رسالت مآب ﷺ پر منکشف ہوئے۔ یہیں حضور اکرم ﷺ منصب رسالت پر فائض ہوئے۔ جناب رسالت مآب ﷺ جب عمرِ عزیز کے اکتالیسویں سال میں داخل ہوئے تو آپ تنہائی پسند ہوگئے۔ آپ کا زیادہ تر وقت غارِ حرا میں یاد الٰہی اور غور وفکر میں گزرتا اور کئی کئی شب غارِ حرا میں رہ کر عبادت کرتے۔ یہیں ماہِ رمضان المبارک کی ایک مقدس شب کو قرآن کریم کی ابتدائی وحی کے ذریعے آپ ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوئیں۔

جنت المعلٰی:

مکہ شریف کا مشہور اور تاریخی قبرستان ہے۔ یہاں پر متعدد صحابہ اکرامؓ، تابعین، اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبریں ہیں۔ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بھی آرام فرما ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔ شمال میں ایک چھوٹے احاطہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضور اکرم ﷺ کے اجداد کی قبریں ہیں اس میں داخل ہونے کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہے۔ یہ دروازہ پہلے بند رہتا تھا۔ اور اس کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ مگر اب کھلا رہتا ہے اور لوگ اطمینان سے حضرت ام المومنینؓ کی قبر پر فاتحہ خوانی کر سکتے ہیں۔ اس حصے میں اور بہت سے صحابہ کرامؓ کی بھی قبریں ہیں۔ جن میں حضرت اسماء بنت ابی بکر، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ، حضورؐ کے دادا جناب عبدالمطلبؓ اور چچا محترم جناب ابوطالبؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت فضیل بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادگان قاسمؓ، طاہرؓ، طیبؓ کے مزارات ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار تابعینؒ اور اولیائے کرام دفن ہیں۔ یہ قبرستان شارعِ غزوہ پر مسجد جن کے قریب ہے۔ یہی سڑک آگے کی طرف منیٰ کو جاتی ہے۔ اور منیٰ کی بسیں وہاں سے ہو کر گزرتی ہیں۔

مسجد طُویٰ:

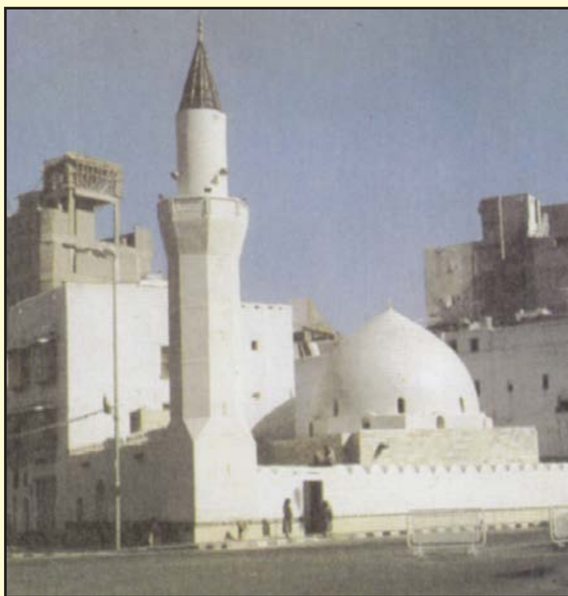
جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے یہ مسجد ہے۔ جب حضرت رسول اکرم ﷺ نے عمرہ فرمایا تھا تو یہیں ٹھہرے تھے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔



مسجد ابوبکر صدیقؓ



مسجد عمر فاروقؓ



مسجد علیؓ



مسجد عائشہؓ

حجراسود:

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں پانچ یا ساڑھے چار فٹ بلندی پر سیاہ پتھر ہے جو چاندی کے فریم میں جڑا ہوا ہے۔ یہ جنت کا متبرک پتھر ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیواریں تعمیر کر رہے تھے تو انہوں نے اسے گوشہ میں نصب کر دیا۔ روایت ہے کہ حجرِ اسود ایک بڑا پتھر تھا۔ حجراسود پر کئی حادثے پیش آئے بعض بے دینوں نے اسے توڑا۔ سب سے بڑا حادثہ ۳۱۷ھ میں پیش آیا جب ابوطاہر قرامطی نے خانہ کعبہ میں قتل وخون کیا اور حجرِ اسود اُٹھا کر اپنے وطن بحرین لے گیا اور بائیس سال تک اپنے پاس رکھا۔ ۳۳۹ھ میں حجراسود واپس لایا گیا اور دوبارہ کعبہ میں نصب کیا گیا۔ حجراسود کو یمین اللہ فی ارض کہا گیا ہے۔ یعنی زمین پر اللہ کا دایاں ہاتھ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجراسود کے سامنے تشریف لائے اور اپنے ہونٹوں کو اس پر رکھا اور دیر تک روتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس مڑے تو دیکھا کہ عمرؓ بن خطاب بھی رو رہے تھے جس پر آپؐ نے فرمایا اے عمر یہ وہ جگہ ہے جہاں آنسو نکل آتے ہیں۔



خانہ کعبہ کی ایک پرانی تصویر

مدینہ منورہ کا سفر

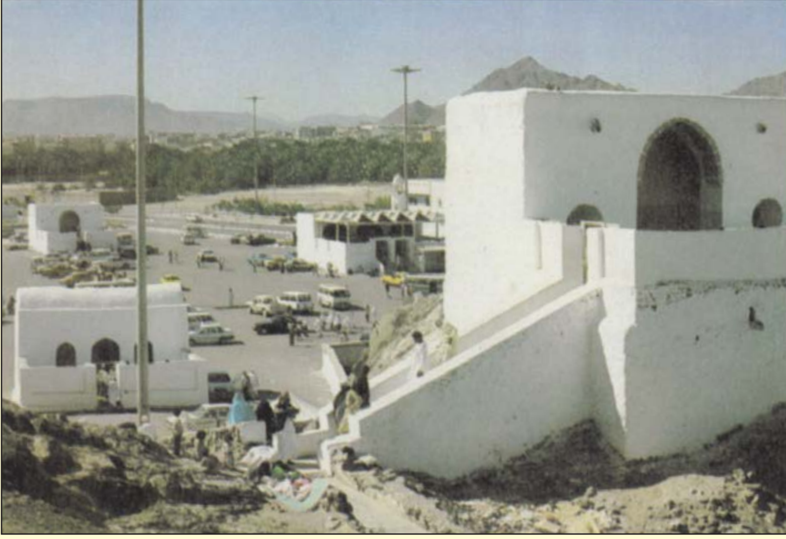
مدینہ منورہ کے سفر کے لئے آپ کا معلم آپ کو بتائے گا۔ آپ اپنا پورا سامان لے کر چلیں (اگر حج کے بعد جا رہے ہیں)۔ کیونکہ یہ باری ایسے حساب سے آئے گی کہ مدینہ منورہ سے آپ سیدھے جدہ جائیں گے، جہاں آپ کو وطن واپسی کے لئے اسی دِن یا دوسرے دِن ہوائی جہاز تیار ملے گا۔

(اگر حج سے پہلے مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ آ رہے ہوں تو حالت احرام میں داخل ہونا واجب ہے)

مکہ معظّمہ مدینہ منورہ کا فاصلہ ۲۷۷ میل ہے جس کی مسافت بذریعہ بس طے کرنے میں کم و بیش ۹ سے ۱۰ گھنٹے لگتے ہیں۔ حج کے دِنوں میں راستہ میں کئی جگہوں پر ٹھہرنا ہوتا ہے۔ جہاں کھانے پینے کی سہولتیں میسّر ہیں۔ (اب مکہ سے مدینہ ٹرین کی سہولت میسر ہے جس میں 2 گھنٹے 20 منٹ لگتے ہیں)

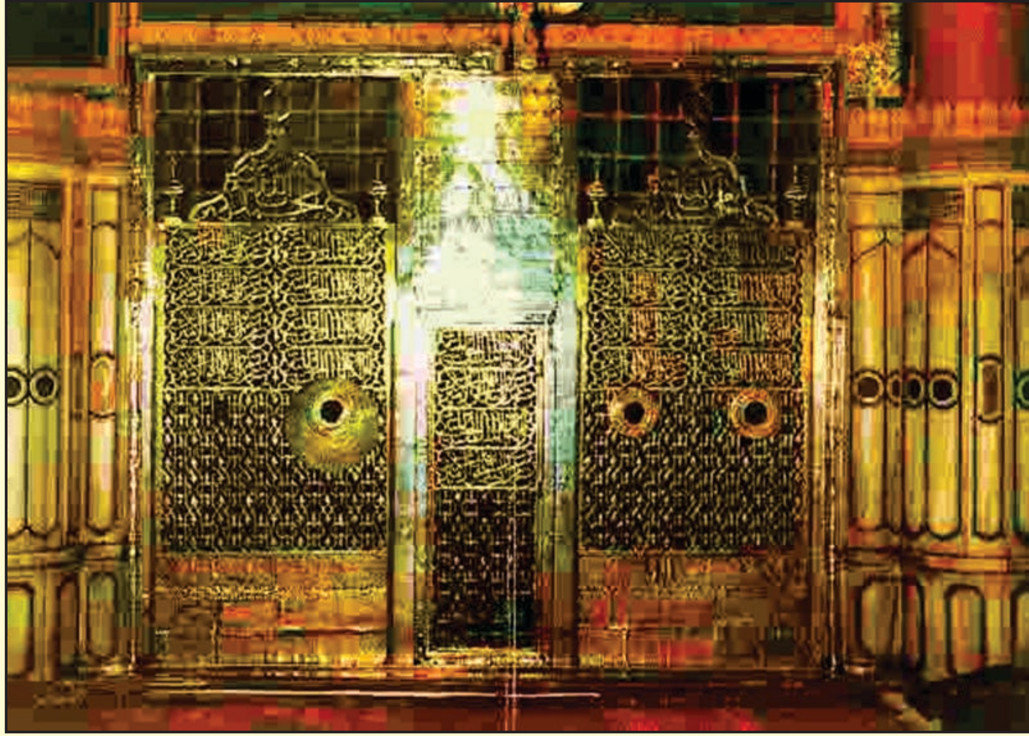
جب مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو اطمینان سے اپنا سامان اپنے ٹھکانے پر رکھیں اور اگر ممکن ہو تو غسل کریں۔ ورنہ صرف وضوء کریں، مسواک کریں، اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اب مسجد نبویؐ میں داخل ہونے اور روضۂ اقدس پر حاضری دینے کے ارادے سے مسجد نبویؐ کی طرف چلیں۔ جس کی بنیاد آج سے ۱۴۵۰ سو سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی اور اسی مسجد میں اپنے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آخری آرام گاہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.



جبل سلع کے میدان میں مساجد (یہاں جنگ خندق ہوئی تھی)





روضۂ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کی زیارتیں

مدینہ منورہ میں تاجدارِ مدینہ نے اپنی زندگی کے آخری دَس سال گزارے ہیں۔ یہاں قدم قدم پر برکات ہیں، کیونکہ شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کوچوں اور گلیوں میں آمدورفت فرماتے تھے۔ آپؐ کو ہر چیز سے محبت واُلفت تھی، اس لئے کسی مدنی کی دِل آزاری نہ کریں۔

مدینہ منورہ کی حاضری میں یہ اختیار ہے کہ چاہے حج سے قبل ہو چاہے حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سرورِ کونین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس کی حاضری ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو میری قبر پر میری زیارت ہی کا مقصد لے کر آئے تو مجھ پر اس کا یہ حق ہوگا کہ قیامت کے دِن اس کی شفاعت کروں'' (طبری)

مسجد نبویؐ کے فضائل:۔

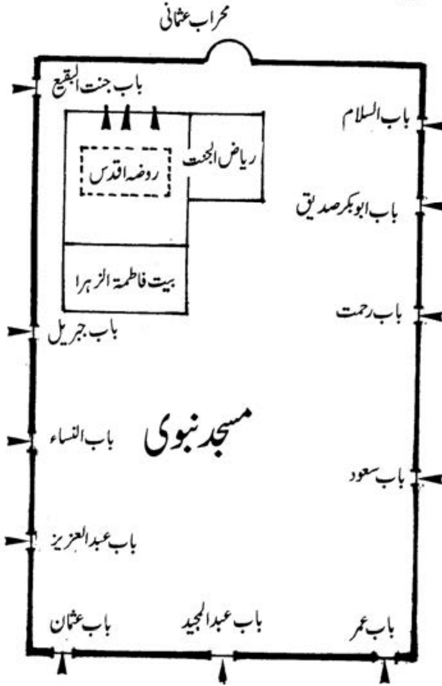
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جو شخص میری مسجد میں ۴۰ نمازیں لگاتار ادا کرے اور درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہو تو وہ دوزخ کی آگ عذاب اور نفاق سے بری ہوجاتا ہے'' (ترمذی۔احمد)

احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ مسجد نبویؐ میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں پچاس ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے'' (مسلم) سوائے مسجد الحرام کے۔

حاجی عام طور پر یہاں ۴۰ نمازوں کو پورا کرتے ہیں۔ ویسے ہی یہ مسجد اب اس قدر وسیع اور عالی شان ہے کہ یہاں عبادت کرتے کرتے انسان تھکتا ہی نہیں۔ صفائی کا معیار نہایت اعلیٰ ہے۔ آب زم زم کا انتظام ہر طرف کیا ہوا ہے۔

مدینہ منورہ



منبر رسول اور روضہ اقدس کے درمیان کا حصہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے۔جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک ہے

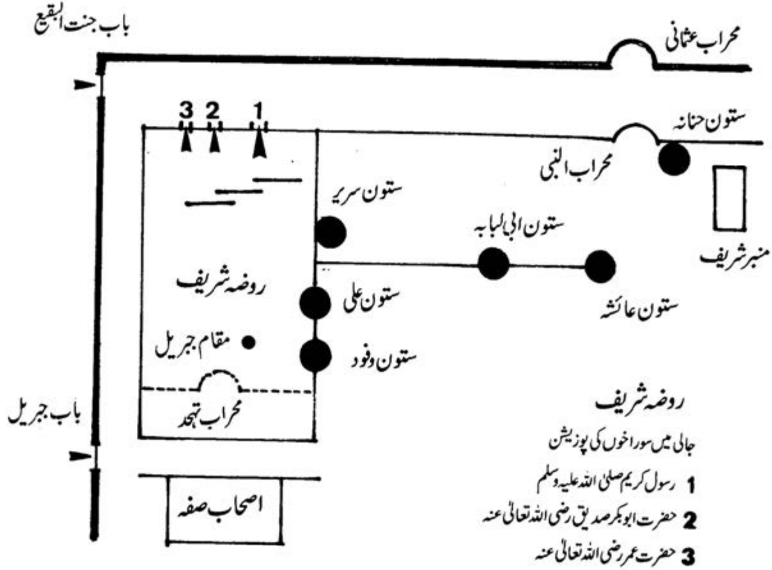
روضہ اقدس کے اندر جانا تو عام آدمی کے لئے ناممکن ہے لیکن کتابوں میں درج ہے کہ روضہ اقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی جگہ رکھی ہوئی ہے

حضور اقدس کے وقت یہ مسجد سادہ مگر پروقار عبادت گاہ تھی۔جس کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے۔ بارش ہوتی تو چھت ٹپکتی تھی۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گیلی زمین پر بھی بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے۔ لہٰذا صحن میں کنکر بچھا دئے گئے۔جن پر حضور اقدس آرام فرماتے۔دس سال تک حضور اقدس نے اس مسجد میں نمازیں ادا کیں۔فتح خیبر سات ہجری کے بعد آپ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس مسجد کی از سر نو تعمیر کروائی۔ اگرچہ موجودہ مسجد جزوی طور پر ترکی کے دور حکومت سے تعلق رکھتی ہے۔لیکن ایک بڑا حصہ سعودی عرب کے فرمانروا ملک عبدالعزیز السعود اور ان کے جانشینوں شاہ فیصل اور شاہ خالد کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔اس مسجد کے گیارہ دروازے ہیں۔موجودہ توسیع کے بعد ایک شاندار بلڈنگ بن گئی ہے اور مکمل طور پر ایرکنڈیشنڈ ہے۔

حضور اقدس کا ارشاد ہے۔کہ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

مدینہ منورہ

مسجد نبوی ستونوں کا نقشہ



ستون حنانہ۔ یہ محراب النبی کے قریب ہے نبی اکرم اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے

ستون عائشہ۔ یہ وہ جگہ ہے جس کے متعلق حضور اقدس نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ لوگوں کو اگر وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کی علم ہو جائے تو وہ قوعہ اندازی کرنے لگ جائیں

ستون ابی لبابہ۔ صحابی ابی لبابہ کا قصور یہاں معاف ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ اس ستون سے باندھ لیا تھا

سنون سریر۔ اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور یہی رات کو آپ کے لئے بستر بچھادیا جاتا تھا

ستون علی۔ اس جگہ حضرت علی اکثر نماز پڑھا کرتے تھے

ستون وفود۔ اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات کیا کرتے تھے

مہراب تہجد۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے

اصحاب صفہ۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور۔ یہ اہل صفہ کہلاتے تھے

مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیَ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَہِ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْكَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتِكَ۔

''یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوران کی آل پر۔ یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اے اللہ آج کے دِن تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں مجھے سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا بنالے۔ تیرا قرب حاصل کرنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ قریب بنالے اورزیادہ کامیاب کران میں سے جنہوں نے تجھ سے دُعا کی اوراپنی مرادیں مانگیں۔

ریاض الجنۃ:

مسجد نبویؐ میں جب آپ باب جبریل سے داخل ہوں گےتو آپ کے بائیں ہاتھ پرایک حجرہ نظر آئے گا۔ یہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا گھر تھا۔ جب آپ اس کے سامنے سے گذر جائیں توفوراً بعد بائیں الجنۃ کہلاتا ہے۔ اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے''جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہےوہ جنت کے باغوں میں سےایک ہے''

(گھر سے مرادحضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ ہےجس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہےاورجوحضرت بی بی فاطمہؓ کےحجرہ کے پیچھے ہے)

یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جواس دنیامیں منتقل کیا گیا ہےاورقیامت کے دِن یہ ٹکڑا جنت میں چلا جائیگا ۔ اسی ریاض الجنۃ میں حضور سرورِکونین کا مصلیٰ بھی ہے جہاں آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوکر امامت فرمایا کرتے تھے۔اس جگہ آج ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے۔ جو محراب نبوی کہلاتی ہے۔ ولید بن عبدالملک کے دور میں ولید کے حکم سے عمر بن عبدالعزیز نے جب مسجد نبویؐ کی توسیع کی تو اس جگہ یہ محراب بھی بنوادی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مصلیٰ رسول جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ سوائے قدم مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے۔ بعد میں ترکوں نے بھی اس دیوار کی حد تک محراب بنوادی۔ چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو اس کا سجدہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی جگہ پڑتا ہے۔

اس وقت جو مقدس محراب بنی ہوئی ہے وہ ۹ فٹ سنگِ مرمر کے ایک ہی ٹکڑے کی ہے جس پر سونے کے پانی سے خوبصورت مینا کاری کی گئی ہے۔ دونوں جانب سرخ سنگِ مرمر کے بے مثال ستون بنے ہوئے ہیں۔محراب کے اوپر وہ آیت لکھی ہوئی ہے جس میں درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔یعنی سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۶۔اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔اس لئے اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اَبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اَبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اَبْرَاھِیْمَ اَنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

محراب کی مغربی جانب ’’ھذا ا، مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوا ہے۔مسجد نبویؐ کے قدیم حصہ کی پشت پر قبلہ کی سمت تین فٹ اونچی پیتل کی جالیوں کی دیوار بنی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ محرابُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں پیتل ہی کے دروازے بنے ہوئے ہیں۔ان دروازوں اور جالیوں سے

آگے کا حصہ حضرت فاروق اعظمؓ کا اضافہ کردہ ہے۔آج کل مسجد نبویؐ میں امام صاحب اسی حصے کے اگلے حصے میں امامت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔اس محراب پر تاریخ تعمیر ۱۸۲ھ درج ہے اور یہ سلطان شرف ابوالنصر کے دور کی تعمیر ہے۔

اس ریاض الجنۃ میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھیں۔اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد میں جہاں جی چاہے پڑھ لیں۔اوراس سعادت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدۂ شکر بجالائیں کہ کتنا مہربان ہے اللہ تعالیٰ کہ اس مقام پر جانے والوں کو اسی دنیاوی زندگی میں انہیں جنت کے فرش پر سجدہ کرادیتا ہے۔

نماز سے فارغ ہوکر آپ مزار مبارک کی طرف چلیں۔اس مزار کے سامنے جالیاں ہیں۔انتظامیہ آپ کو ان جالیوں سے کم ازکم ایک میٹر دور رکھتے ہیں۔اوران جالیوں کو چھونے نہیں دیتے۔جب آپ مزار مبارک کے سامنے سے گزر رہیں ہونگے تو آپ کو خاموشی سے دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ وہاں کھڑا ہونے کی اجازت نہیں۔

یہاں ایک بات یادرکھنے کی ہے کہ حضور پاک ﷺ کے مزارِ مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں۔اور تینوں میں سوراخ ہیں۔عام لوگ بلکہ اکثر عرب حضرات بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ پہلی جالی میں حضور پاک ﷺ دوسری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور تیسری میں حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔ایسا نہیں ہے بلکہ درمیان والی جالی ہی میں آپ تینوں آرام فرمارہے ہیں۔درمیان والی جالی میں ایک گول سوراخ رکھا گیا ہے۔یہ آپ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اسی سوراخ سے تھوڑا ہٹ کر حضور پاک ﷺ کا چہرہ مبارک کے سامنے ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سینے کے پاس حضرت عمر فاروقؓ کا سر ہے۔ان کے چہرۂ مبارک کے سامنے بھی ایک گول سوراخ بنا ہوا ہے گویا درمیان کی جالی میں تینوں آرام فرما ہیں۔

جب آپ درمیان کی جالیوں کے سامنے کھڑے ہوں گے تو اس جگہ کی پہچان یہ ہے کہ درمیان کی جالی میں آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک گول سوراخ ہے۔ یہ حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہے۔اس کے ساتھ ہی ملا ہوا ایک دروازہ ہے جو بند رہتا ہے۔اس کے فوراً بعد دائیں ہاتھ

ہی کی طرف ایک گول سوراخ ہے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے چہرۂ مبارک کے سامنے اور اس کے فوراً بعد دائیں ہاتھ ہی کی طرف پھر ایک سوراخ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروقؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے۔

اصحاب صفہ: ۔صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبویؐ کے شمال مشرقی کنارے، مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ یہ جگہ اس وقت باب جبریل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محرابِ تہجد کے بالکل سامنے ۲ فٹ اونچے پیتل کے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۴۰x۴۰ فٹ ہے۔ اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر آپ یہاں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تو مشکل ہی سے جگہ مل سکے گی۔

یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور یہ "اہل صفہ" کہلاتے تھے اور اس جگہ کو "صفہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی تعلیم حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً تبلیغِ اسلام کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے۔ یوں تو تمام صحابہؓ کی زندگی بہت زیادہ سادہ تھی مگر اصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور لاتعلقی پائی جاتی تھی۔ یہ لوگ دِن رات تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کے حصول کی خاطر فیضانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہونے کے لئے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے تھے نہ انہیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپؐ کے دیدار، کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات اور جسم و جان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس اور ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

"میں نے ستّر اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہہ بند تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں کے قریب پہنچ جاتی تھی اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے" (بخاری شریف جلد اوّل ص ۶۳)

غزوہ احد ۳ھ: مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً چار میل کے فاصلے پر وہ پہاڑ ہے جو "جبل

اُحدؔ‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ۳ھ میں اُحد کی مشہور جنگ اسی پہاڑی دامن میں لڑی گئی تھی۔
یہ پہاڑ شرقاً غرباً چار میل پھیلا ہوا ہے کفارِ قریش کے تین ہزار جنگجو اور نبرد آزما حملہ آوروں کا لشکر
۳ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا۔ جنہیں مسلمانوں کے مقابلے میں تعداد اور سامان حرب کی
برتری حاصل تھی۔ اس کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ منافقوں کی
سازش کی وجہ سے عین لڑائی کے وقت صرف سات سو افراد پر مشتمل رہ گیا تھا۔ ان کے پاس بھی
صرف ایک سو زرہ بکتر تھے، ایسے نازک موقع پر منافقوں کے فرار سے مسلمان فوج کے حوصلے پر
بھی فطری طور پر بُرا اثر ہوا تاہم آپؐ اور جلیل القدر صحابہؓ نے ان کی ہمت بندھائی۔ آپؐ نے
مسلمانوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے کو کہا۔ پھر آپ ﷺ نے بہ نفسِ نفیس فوج کی صف
بندی کی۔

اسلامی فوج کی پشت کی جانب ایک درّہ تھا۔ آپ نے ۵۰ تیر اندازوں کو وہاں مقرر فرما کر تاکید کی
کہ اسلامی فوج کو چاہے جیت ہو یا ہار اس جگہ کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا، جنگ شروع ہوئی مگر اسلامی
فوج کے مقابلے میں دشمن کی کچھ نہ چلی۔ کفار اسلامی فوج کے حملے کی تاب نہ لا کر میدان سے
بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا مسلمان تیر انداز جن کو آپؐ نے تاکید فرمائی تھی کہ
کسی حال میں بھی جگہ نہ چھوڑیں۔ وہ بھی تعاقب کرنے والوں کے ساتھ ہو لئے، کفار نے اس موقع
سے فائدہ اُٹھایا اور اس اہم دفاعی مقام کو خالی پا کر مسلمانوں پر عقب کی سمت سے اس وقت حملہ کیا
جب مسلمانوں کی صفوں میں ترتیب باقی نہیں رہی۔ اس طرح مسلمان فوج دونوں طرف سے گھِر
گئی اور کافی جانی نقصان ہوا اور آپؐ بھی زخمی ہوئے آپ کے چند دندان مبارک اس جنگ میں
شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ سمیت ۷۰ صحابہ نے بھی اس جنگ میں جامِ
شہادت نوش فرمایا۔

غزوۂ احزاب (یا غزوۂ خندق) ۵ھ

ہجرت کا پانچواں سال تھا۔ یہودیوں، منافقوں اور مشرک قبائل پر مشتمل دشمنانِ اسلام کا ایک لشکرِ جرار جس کی تعداد دس ہزار تھی۔ اسلام پر آخری اور کاری بلکہ فیصلہ کن ضرب لگانے اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو صحابہ اکرامؓ کو صلاح و مشورہ کی غرض سے طلب فرمایا اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے کے مطابق جبلِ سلع کو پشت کی جانب رکھ کر مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی گئی۔

اس لشکر جرار نے مدینہ پہنچ کر اس شدّت کے ساتھ حملہ کیا کہ مدینہ کی سرزمین کانپ اُٹھی مگر یہ لوگ خندق ہونے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ لہٰذا ایسی حالت میں یہ محاصرہ تقریباً ایک مہینے تک جاری رہا (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاقوں کی تکلیفیں برداشت کیں)۔ ایک رات شدید اور سرد آندھی چلی جس نے مشرکین کے خیموں کو اکھاڑ پھینکا اور خیمے جب زمین پر گرے تو اس کی وجہ سے خورد و نوش کا سامان مٹی میں مل گیا۔ سردی کی سیاہ اور مہیب رات طوفانی آندھی، خیموں کا ایک ایک کر کے گرنا۔ فوج میں ابتری اور سراسیمگی پھیل گئی اور یہ لوگ گھبرا کر رات کی تاریکی میں محاذِ جنگ سے بھاگ نکلے۔ صبح ہوئی تو میدان صاف تھا اور محاصرہ ختم ہو چکا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

جبلِ سلع کے دامن میں جہاں جنگ ہوئی تھی اس وقت چھ مساجد ہیں جو اس جنگ کی یادگار ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بلندی پر واقع ہے یہ مسجدِ فتح کہلاتی ہے۔ روایت کے مطابق آپؐ نے جنگ کے دوران متواتر تین روز تک اس جگہ دُعا کی تھی اور پھر قبولیت دُعا کی بشارت پائی۔ پہلی مسجد جو مسجد فتح کے قریب بائیں ہاتھ کی جانب ہے۔ اسکو مسجدِ سلمان فارسیؓ کہتے ہیں اور مسجدِ سلمان فارسیؓ سے سیدھے ہاتھ کی جانب سڑک سے ملی ہوئی مسجدِ ابو بکرؓ صدیق ہے۔ مسجد ابو بکر صدیقؓ کے بائیں ہاتھ کی جانب تھوڑا سا پیچھے مسجدِ عمرِ فاروقؓ ہے۔ مسجدِ عمرِ فاروقؓ کے پیچھے ایک چھوٹی مسجد ہے۔ یہ بی بی فاطمہؓ کی مسجد کہلاتی ہے اور مسجد فاطمہؓ کی بائیں جانب بالکل پہاڑی کے دامن میں مسجد علیؓ ہے۔ ان مساجد کو ان عظیم ہستیوں کے نام سے منسوب کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ غزوۂ خندق کے دوران ان عظیم ہستیوں کے مقام انہیں جگہوں میں واقع ہوں گے۔

مسجد قبلتین :

یہ مسجد نبویؐ سے تقریباً تین میل کے فاصل پر واقع ہے۔ یہ مسجد تاریخ اِسلام کے ایک اہم واقعہ کی علامت ہے۔ ابتداء میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے ادا فرماتے تھے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک مکہ معظّمہ میں تشریف فرما رہے یہی دستور رہا مگر آپ نمازیں اس طرح ادا فرماتے تھے کہ بیت اللہ بھی سامنے رہے۔ مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں مکمل طور پر بیت المقدس ہی قبلہ تھا اور تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ بیت المقدس مسلمانوں کے لئے اس لئے بھی مقدس تھا کہ یہاں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔لیکن اس تمام عرصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے تھے بالآخر ایک روز عین نماز کی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوِهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوْتُواْ الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (البقرة:۱۴۴)

ترجمہ: یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔لو ہم اُسی قبلے کی طرف تمہیں پھیرے دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو۔مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف رُخ پھیر دو۔اب جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔

یہ حکم رجب یا شعبان ٦ ھ میں نازل ہوا تھا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشر بن براء بن معرورؓ کے ہاں بنوسلمہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنوسلمہ کی مسجد میں نماز

کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ کی اقتداء میں جماعت کے تمام لوگ بیت المقدس سے کعبہ کے رُخ پھر گئے ۔ بیت المقدس مدینہ منورہ سے عین شمال میں واقع ہے اور کعبۃ اللہ بالکل جنوب میں ۔نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے میں لامحالہ آپ کو چل کر مقتدیوں کے پیچھے آنا ہوا ہوگا اور مقتدیوں کو صرف رُخ ہی نہ بدلنا پڑا ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنی پڑی ہوں گی ۔ اس طرح ایک نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور دو رکعتیں کعبۃ اللہ کی جانب ادا فرمائی گئیں ۔اسی لئے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین کہا جاتا ہے۔

مسجد جمعہ:

مسجد قبا سے کچھ فاصلہ پر مدینہ منورہ کے راستے میں قبیلہ بنو سالم آباد تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا۔ ابھی آپ قبیلہ بنو سالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ منورہ میں یہی آپؐ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ اس جگہ جہاں آپؐ نے جمعہ ادا فرمائی تھی، اب مسجد بنادی گئی ہے۔ قبا سے واپسی پر اگر موقعہ ملے تو مسجد جمعہ میں دو رکعت نفل ادا کریں۔ مسجد قبا سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آتے ہوئے تقریباً ایک میل کے بعد دائیں ہاتھ کو ایک سڑک مُڑتی ہے۔ مُڑنے کے بعد سیدھے ہاتھ پہ سُنسان سڑک پر مسجد واقع ہے۔

مسجد غمامہ:

یہ شہر ہی میں حرم نبویؐ کے قریب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہاں عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کو مسجدِ مصلٰی بھی کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نمازِ استسقاء پڑھائی تھی اور اسی وقت بادل نمودار ہو کر بارش ہوئی۔ اس لئے یہ مسجد غمامہ (بادل) سے موسوم ہے۔ مسجد کے سامنے میدان میں حکام کی طرف سے مجرموں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔

مسجد فاطمہؓ: یہ مسجد نبوی کے قریب تھی جسے اب شہید کر دیا گیا ہے۔

مسجد ابوبکر:

مسجد غمامہ کے قریب شمال کی جانب ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے وہاں کچھ نفلی نمازیں پڑھیں تھیں۔

مسجد عمرؓ:

یہ مسجد بھی مسجد غمامہ کے نزدیک ہے۔قبا جانے والی سڑک پر بائیں طرف ہے۔

مسجد علیؓ:

یہ مسجد غمامہ کے قریب ہے۔ یہاں حضرت علیؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کے محصوری کے زمانہ میں نماز عید ادا کی تھی۔ یہ مسجد اب بند کر دی گئی ہے۔

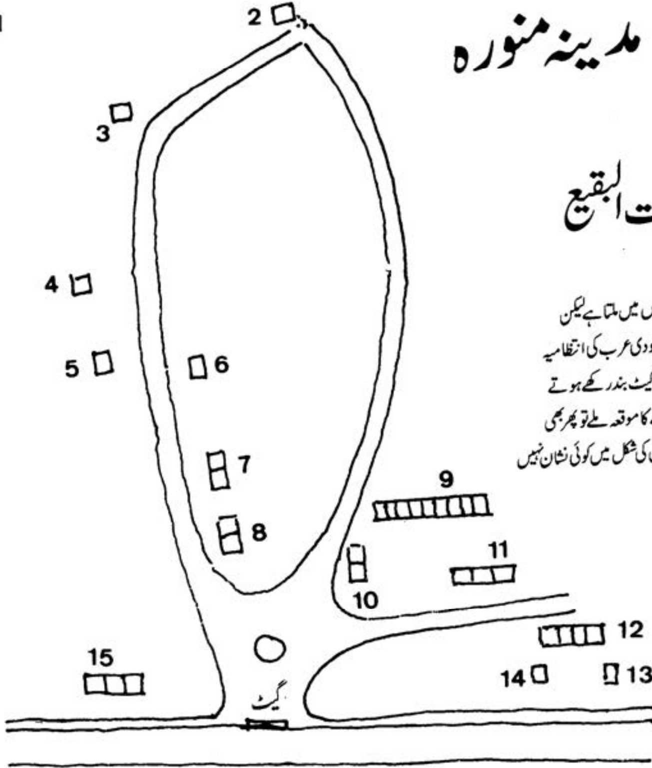
مسجد قُباء:

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے۔اسے قُبا کہا جاتا ہے۔ہجرت مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے۔ اس وقت عُمر بن عوف کے خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ہی کے ہاں چار دِن تک قبائل میں قیام فرمایا تھا اور وہیں اپنے دستِ مبارک سے مسجد قُبا کی بنیاد رکھی تھی۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے یہی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ مسجدِ قُباء میں دو نفل نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے اور یہی بات مسجد کی محراب کے اوپر عربی میں لکھی ہوئی ہے۔

جنت البقیع:

مدینہ پاک کا مشہور قبرستان ہے۔ جہاں ہزاروں صحابہ کرامؓ اور اہل بیت مدفون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اُن کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے۔

مدینہ منورہ



جنت البقیع

یہ پلان مختلف کتابوں میں ملتا ہے لیکن
حج کے دنوں میں سعودی عرب کی انتظامیہ
نے جنت البقیع کے گیٹ بند رکھے ہوتے
ہیں۔ اگر اندر جانے کا موقعہ ملے تو پھر بھی
تو ان قبروں کا قطبوں کی شکل میں کوئی نشان نہیں

1 فاطمہ بنت اسد۔ ابو سعید حذری
2 حضرت عثمان
3 حلیمہ سعدیہ
4 شہدا احد
5 شہدا حرا
6 حضرت ابراہیم
7 امام نافع۔ امام مالک
8 جعفر طیار۔ عقیل

9 ازواج مطہرات۔ نو قبریں
10 حضرت عقیل۔ حضرت علی کا بھائی
11 صاجبزادیاں زینب۔ ام کلثوم۔ روقیاء
12 امام حسن۔ زین العابدین۔ محمد الباقر۔ جعفر الصادق
13 بی بی فاطمہ
14 حضرت عباس
15 پھوپھیاں

مدینہ شریف سے رخصت ۔ الوداعیہ دُعا

آپ مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے اب دو رکعت نماز مسجد نبوی میں ادا کریں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک پر جائیں ۔ اپنے لئے، بچوں، اپنے والدین، اقربا اور دوستوں کے لئے دُعا مانگیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جدائی پر آنسو بہائیں اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ بِنُوۡرِ وَجۡهِكَ اَنۡ تَغۡفِرَلِيۡ وَلِجَمِيۡعِ اَهۡلِ بَيۡتِيۡ وَاَحِبَّآئِيۡ وَلِنَاشِرِ هٰذِهِ الۡاَ دَعِيَةِ وَلِوَالِدِهٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ مَغۡفِرَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنۡباً وَّتُدۡخِلَنَا الۡجَنَّةَ جَمِيۡعاً بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۔ اَللّٰهُمَّ اَعِذۡنَا جَمِيۡعاً مِّنۡ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيۡنِ وَاَمِتۡنَا وَاَمِتۡهُمۡ مَّعَ الۡاِيۡمَانِ عَلٰى مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ وَسُنَّتِهٖ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ ۔

یا اللہ! میں دُعا کرتا ہوں تجھ سے بطفیل تیرے نور ذات کے ۔ تو مجھے اور میرے کل خاندان اور سب دوستوں اور ان تمام دُعاؤں کے ناشر اور اس کے والدین اور اہل وعیال ۔ کل مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے ۔ ایسی بخشش جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے اور ہم سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرما دے ۔ یا اللہ! ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ اور ہم سب کا ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کر ۔ اپنی اور اپنے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور ان کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرما ۔

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ط

”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت نیکی اور نہ گناہ سے بچنے کی مگر سوائے اللہ کی مدد سے جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے“